بھیڑ کی صورت میں بھیڑیا

یعنی

دیندار انجمن

مفتی رشید احمد لدھیانوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

توجہ فرمائیں!

ختم نبوت ڈاٹ آرگ پر دستیاب تمام پی ڈی ایف کتب عام قارئین کے مطالعہ و تحقیق کے لیے ہیں۔

تنبیہ

- کسی کتاب کو تجارتی نفع کے لیے استعمال کرنا اخلاقاً شرعاً قانوناً جرم ہے۔
- عقیدہ ختم نبوت و تقابل ادیان پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر اشاعتِ اسلام میں بھرپور شرکت اختیار کریں۔

کتاب کے مندرجات کے متعلقہ مزید تحقیق و آراء کے لیے ختم نبوت فورم کی آفیشل ویب سائٹ پر رابطہ کریں۔ختم نبوت فورم سوشل میڈیا پر عقیدہ ختمِ نبوت و رد قادیانیت پر روز و شب کوشاں ہے،فورم کے ساتھ آپ کی مالی جانی وقتی معاونت اللہ کی بارگاہ میں عظیم نیکی ہے اللہ پاک اخلاص کے ساتھ دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین

منتظم اعلیٰ ختم نبوت فورم
مفتی سید مبشر رضا قادری
+92-3247448814

www.khatmenbuwat.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

ایک نظر ادھر بھی

اسلام کو دو قسم کے دشمنوں کا سامنا ہوتا رہتا ہے۔ ایک وہ جو کھل کر سامنے آجاتے ہیں اور علانیہ اسلام کے خلاف نبرد آزما رہتے ہیں۔ دوسرے وہ جو بظاہر اسلام کے مدعی ہوتے ہیں۔ اپنے کو اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ ظاہر کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت وہ مسلمان نہیں ہوتے۔ بلکہ کافر و مشرک مسلمان کی شکل میں آ آ کر اندر اندر سے اسلام کی جڑیں کاٹنے میں مشغول رہتے ہیں۔ پہلی قسم کی بہ نسبت یہ دوسری قسم زیادہ خطرناک ہے۔ اس میں کفر کے ساتھ نفاق بھی ہوتا ہے۔ یہ مار آستین کی طرح ہے۔ پتہ نہیں چلتا کہ کب ڈسے گا۔

ان خفیہ اور علانیہ سازشوں کا مدمقابل اگر اسلام کے سوا کوئی اور مذہب ہوتا تو کب کا اس کا نام ونشان مٹ چکا ہوتا۔ لیکن اسلام کی قیامت تک حفاظت کا چونکہ اللہ تعالیٰ نے ذمہ لے لیا ہے۔ اس لئے اس کے مقابلے میں دشمنان اسلام کی ایک بھی نہیں چلتی۔ جہاں کوئی فتنہ نمودار ہوا وہاں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کسی بندے کو فوراً متوجہ فرمادیتے ہیں کہ تیار ہو جاؤ۔ اس طرف سے کوئی فتنہ سر اٹھا رہا ہے اور پھر ناصرین اسلام رجال کی ایک جماعت سینہ سپر ہو کر زبان وقلم بلکہ تیغ وتفنگ اور ہر ممکن قوت سے ان باطل قوتوں کی سرکوبی میں مشغول ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ابتداء اسلام سے آج تک کوئی ایسا فتنہ چھوٹا یا بڑا نہیں آیا۔ جس کا مقابلہ علماء اسلام نے نہ کیا ہو اور فتح وکامرانی نے ہمیشہ ان کے قدم نہ چومے ہوں۔

اب سے تین ہفتہ پہلے کی بات ہے کہ میرے محسن ومربی حضرت مفتی (رشید احمد لدھیانوی) صاحب مدظلہم نے احقر سے فرمایا کہ دیندار انجمن والوں کے عزائم بڑے خطرناک ہیں۔ جتنی جلدی ہو سکے ان سے متعلق کچھ لکھ کر عوام کو اس فتنہ سے باخبر کرنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت والا نے قلم برداشتہ زیر نظر رسالہ لکھنا شروع کر دیا۔ لیکن احقر کے ذہن میں اس بات کی اتنی اہمیت محسوس نہ ہوئی جو ہونی چاہئے تھی۔ اتفاقاً بندہ ایک کام سے اپنے ایک دوست کاتب کے پاس گیا تو معلوم ہوا کہ دیندار انجمن کے موجودہ نگران اعلیٰ سعید بن وحید آج کل اپنے اس مشن کو دوبارہ منظم کرنے اور نشرواشاعت کے ذریعہ اپنی انجمن کا پروپیگنڈہ کرنے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کاتب صاحب کو بعض پمفلٹ دے رکھے تھے اور ان کو اپنے مخصوص انداز میں تبلیغ کر کے ایک حد تک متاثر کر دیا تھا اور ایک کتاب ان کو معروف اجرت سے کافی زیادہ پیشگی رقم دے کر کتابت

کے لئے دے دی تھی۔ کاتب صاحب کی ہمت قابل داد ہے کہ انہوں نے حقیقت منکشف ہونے پر زیادہ اجرت کی پرواہ کئے بغیر ان کی رقم اور مسودہ مع کتابت شدہ کاپی سب واپس کر کے کتابت لکھنے سے صاف انکار کر دیا۔ بعد میں حضرت والا کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو فرمایا کہ یہ لوگ مرتد ہیں۔ ان کی رقم واپس نہیں کرنی چاہئے تھی۔ ہاں کسی مسکین کو دے دیتے۔ دیگر کاتب حضرات سے بھی یہ اپیل ہے کہ وہ ان دشمنان اسلام مرتدین کی کتابیں نہ لکھیں۔ ان کی یہ تگ ودو دیکھ کر فتن کے نباض حضرت فقیہ العصر مجدد القرن الخامس عشر حضرت مفتی (رشید احمد لدھیانوی) صاحب دامت برکاتہم کی دور رس نگاہ جو بات تاڑ گئی تھی۔ اس کی اب بہت ہی زیادہ اہمیت بلکہ نہایت ضرورت ذہن میں آئی تیز ساتھ ہی اس انجمن کی بعض کتب بندہ کے ہاتھ آ گئیں۔ ان کو دیکھ کر تو اور زیادہ اس کی اہمیت وضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ دوسری اہم مصروفیات کے باوجود ایک ہی ہفتہ میں حضرت والا نے یہ رسالہ مکمل فرما دیا۔ خیال یہ تھا کہ احسن الفتاویٰ مکمل مبوب جس کی آج کل ترتیب ہو رہی ہے۔ اس کی کتاب الایمان میں اسے شائع کر دیا جائے گا۔ مگر مضمون کی اہمیت اور اس کی فوری اشد ضرورت کے پیش نظر اس کو الگ بھی شائع کیا جا رہا ہے۔

یہ رسالہ دیندار انجمن کے فتنہ سے متعلق ہے۔ جس کے بانی صدیق دیندار چن بسویشور ہیں۔ جنہوں نے حیدر آباد دکن میں خانقاہ سرور عالم بنائی تھی۔ نیز پیغمبری بلکہ خدائی تک کے دعوے بھی کئے۔ ان کی مکمل تفصیل آپ کو اس کتاب میں ملے گی۔ ذیل میں ہم ان دعاوی کی ایک مختصر فہرست لکھ دیتے ہیں۔ تا کہ ایک نظر میں اس انجمن اور اس کے بانی کے نظریات کا خلاصہ بیک وقت آپ کے سامنے ہو۔ دعاوی کی جو فہرست یہاں دی جا رہی ہے۔ ان میں سے ایک ایک آپ کو ترتیب کے ساتھ اسی رسالہ میں جستہ جستہ مل جائے گا۔

چن بسویشور کے دعاوی کی مختصر فہرست

مامور وقت، ایشور، چن بسویشور، پرماتما، شنکر، موسیٰ، مثیل موسیٰ، داؤد، یوسف موعود، شمکھ، مصلح موعود، پیران پیر محمد، امام الغیب، صدیق حکیم اللہ، سپہ سالار، محبوب، تو محمد جلال ہے، مہدی آخرالزمان، دھن پتی، دیندار، محی الدین، صاد جنگ، سری پتی، تاج الاولیاء، فاتح ہندوستان، نور محمد، محمود صدیق، جری اللہ، نبی کریم کے فرزند، سکندر اعظم، عبدالقادر، عبداللہ، سلیمان، مولانا، نگہبان، عیسیٰ، پہلوان، عادل سیران صاحب، آسمان کا تارا، بی بی فاطمہ کا لعل،

اندر جیونی، میرا صابر، چراغ دیر، سلطان نصر الدولہ، کروناتھ، یا منصور، یوسف، بابا صدیق، فنافی الرسول، مظہر اللہ، محمد ﷺ کی بعثت ثانی، بروز محمد، قاضی حشر، حوض کوثر کا قاسم، آخرین کا سردار، بشیر فنافی الرسول، رحمتہ للعالمین، اللہ، انبیاء کے سردار وغیرہ۔

ناظرین! یہ وہ القاب ودعاوی ہیں جنہیں عام طور پر چنن بسویشور اپنی ہوس جاہ کو پورا کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اپنے لئے اعزاز واکرام کے اور عنوان بھی متعدد واقع میں استعمال کئے ہیں۔ جو درحقیقت اعزاز واکرام نہیں بلکہ ان کی روسیاہی اور جہنم کا ایندھن بننے کے موجب ہیں۔ نیز ان کا یہ کہنا کہ جہنم بے کارخانہ ہے۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایک غیر مسلم یعنی چنن بسویشور کی شکل میں آئیں گے۔ قرآن مجھ پر دوبارہ نازل ہوا اور اس قسم کے ہزاروں خرافات زیرنظر رسالہ میں حوالہ کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔ تاہم یہ سرسری مطالعہ کا نتیجہ ہیں۔ ورنہ ان کی کتابوں میں مندرجہ خرافات کے مقابلہ میں یہ مشتے نمونہ ازخروارے بھی کم ہیں۔

اس کتاب کے پڑھنے والوں بلکہ تمام مسلمانوں سے میری یہ اپیل ہے اور سرکار دوعالم ﷺ کے شیدائیوں کے دل کی یہ آواز ہے کہ:

۱...... اس کتاب کو شروع سے آخر تک غور سے پڑھیں۔

۲...... کتاب کو پڑھ کر اپنی الماری کی زینت نہ بنائیں۔ بلکہ کسی اور مسلمان کو پڑھنے کے لئے دے دیں۔

۳...... خود کتاب پڑھنے پر اکتفاء نہ کریں۔ بلکہ اس فتنہ کو ختم کرنے کی بھرپور جدوجہد کریں۔

۴...... نیز اس فتنہ سے تمام مسلمانوں کو باخبر رکھنے کی سعی وکوشش کریں۔ آپ کے جو دوست آپ سے دور ہیں۔ ان کو اس فتنہ سے بذریعہ خط وکتابت مطلع کریں۔ ان کے عزائم اور دعاوی سے ان کو مطلع کریں۔ تاکہ وہ ان کی خفیہ سازشوں کے جال میں نہ پھنسیں۔

۵...... یہ کوشش رہے کہ مسلمانوں کا کوئی گھرانہ ایسا نہ رہے جو ان کے فتنوں سے باخبر نہ ہو۔

۶...... مصنف کی طرف سے اس کتاب کے چھاپنے کی ہر ایک کو اجازت ہے۔ نیز اسے رسائل واخبارات والے حضرات اس کتاب کو بعینہ قسط وار یا اس کے اقتباسات شائع کریں۔

۷...... اہل ثروت حضرات اس کتاب کے مزید نسخے حاصل کر کے دوسرے لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

۸...... ہر مسلمان ہر امکانی کوشش کر کے حکومت کے کانوں تک یہ مطالبہ پہنچائے کہ وہ ان کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ کرے۔ کیونکہ یہ دراصل قادیانیوں ہی کی ایک شاخ ہے اور نفاق کی وجہ سے قادیانیوں سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ حکومت پاکستان کے موجودہ قانون کے لحاظ سے ان کا وہی حکم ہونا چاہئے۔ جو مرزائیوں کے دونوں فرقوں (قادیانی اور لاہوری) کا ہے۔

۹...... اس کتاب کے اقتباسات کو الگ شائع کر کے مساجد بلکہ دفاتر اور اسکولوں میں بھی تقسیم کیا جائے۔

۱۰...... کوئی کاتب ان کی کتابیں نہ لکھے اور پریس والوں سے بھی اپیل ہے کہ وہ سرکار دوعالم ﷺ کی نبوت پر ڈاکہ زنی کرنے والے اس کافر و مرتد گروہ کی کتابیں چھاپ کر اپنی عاقبت برباد نہ کریں۔ اس کے عوض دنیا میں اگرچہ تھوڑی بہت رقم مل جائے گی۔ مگر آخرت میں اللہ کا عذاب اس سے کئی گناہ زیادہ ہے۔ ’’والعذاب الاخرۃ اکبر ‘‘ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان معروضات پر عمل کی توفیق عطاء فرمائیں۔ آمین! ’’وما ذلک علیٰ اللّٰہ بعزیز‘‘

دیندار انجمن کا خیر خواہ: احتشام الحق آسیا آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

الحمد للّٰہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ عبادہ الذی اصطفیٰ اما بعد ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب!

کسی مذہب، ملت یا مستحکم قانون کو دو طرح کے خطرات کا سامنا ہوتا ہے۔ جب مخالفین کسی نظریہ کو ناکام بنانا چاہتے ہیں تو وہ اپنے طور پر ہزاروں بلکہ لاکھوں حربے استعمال کریں۔ مگر سب کا حاصل اندرونی سازش اور بیرونی یلغار ہے اور بس کوئی مذہب یا نظریہ یا کسی بھی مملکت کا ایسا وجود نہ آیا ہے، نہ آئے گا کہ اس کے خلاف کوئی سازش میں لگا ہوا نہ ہو اور عادۃ اللہ بھی یہی ہے کہ اسی تقابل کے میدان میں آ کر کھرے کھوٹے کا پتہ چلتا ہے۔

عام طور پر کسی نظریہ کو فیل کرنے کے لئے ابتداءً خارجی وسائل بروئے کار لائے جاتے ہیں اور جب ان سے ناامیدی ہو جاتی ہے تو اندرونی طور پر ایسے لوگ تیار کئے جاتے ہیں۔ جو اس

تحریک کو ناکام بنادیں۔ امتحان و آزمائش کی ان سخت گھڑیوں میں بعض مات کھا جاتے ہیں اور بعض اس آزمائش سے عہدہ برا ہو جاتے ہیں۔

اسلام چونکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام دین فطرت ہے۔ فطرت انسانی کی صحیح ترجمانی اگر کہیں پائی جاتی ہے تو وہ صرف اسلام ہے۔ نظریۂ اسلام اور دیگر مختلف نظریات میں جہاں دوسرے فرق ہیں۔ وہاں یہ فرق نہایت واضح ہے کہ وہ تمام قوانین ونظریات جو غیر اسلامی ہیں۔ وہ ایک خاص طبقہ اور مکتب فکر کے جذبات کے ترجمان ہوتے ہیں۔ وہ خالص جذبات پر مبنی ہونے کی بناء پر اوّل تو مصالح بشریہ سے بالکل خالی ہوتے ہیں اور اگر ان میں کچھ مصلحت ہو بھی تو وہ مخصوص طبقہ اور مخصوص زمانے تک محدود ہوتے ہیں۔ بخلاف اسلام کے کہ وہ چونکہ خالق کائنات کا اپنی مخلوقات کے لئے بنایا ہوا ضابطہ ہے جو علیم وخبیر ہونے کی وجہ سے بندوں کے حالات مابعد وما قبل سے بخوبی واقف ہے۔ اس لئے اس ضابطۂ حیات میں جہاں جذبات انسانی کی رعایت رکھی گئی ہے۔ وہاں اس کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے کہ وہ انسان کی طبیعت سلیمہ اور فطرت عالیہ کی حقیقی ترجمانی کرتا ہو۔ ارشاد ربانی ہے: ''فاقم وجهك للدين حنيفا فطرت الله التى فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله ذالك الدين القيم ولكن اكثر الناس لا يعلمون (روم)''

ویسے تو ہر فرد بشر جب اپنی ڈیڑھ انچ کی مسجد بنالیتا ہے تو وہ اسی کو اپنی معراج اور کائنات کی نجات کا واحد ذریعہ قرار دیتا ہے۔ ارشاد ہے: ''الذين فرقوا دينهم وكانوا شيعاً كل حزب بما لديهم فرحون (روم)''

لیکن جب واقعات اور حقائق پر نظر ڈالی جاتی ہے تو لوٹ کر بات پھر وہیں آ کر رک جاتی ہے۔ جہاں سے ہم چلے تھے کہ: ''الا يعلم من خلق وهو اللطيف الخبير (ملك)''

لیکن ظاہر ہے کہ ایسا عالمگیر مذہب اور جذبات وفطرت انسانیہ پر حاوی ضابطۂ حیات دشمنوں کو ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ اس لئے زیر گردوں جب اسلام کا سورج چمکا تو شپرہ چشموں کی آنکھیں خیرہ ہونے لگیں اور دیکھنے والوں نے دیکھ لیا کہ اس کو ختم کرنے کی کس قدر سعی لاحاصل کی گئیں۔ مگر وہ قدم قدم پر اسلام کی ترقی کا موجب بنتی رہیں۔

آخر کار جب ان دشمنان اسلام نے دیکھ لیا کہ اس طرح سے ان کا داؤ نہیں چل رہا

ہے تو انہوں نے دشمنی کا دوسرا روپ اختیار کر لیا۔ چاہیں تو اسے وہ طریقہ کہہ لیں جسے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے سرکار دو عالم ﷺ کی عداوت میں شروع کیا تھا۔ یا ہوسِ نبوت کا وہ تخم زہر قاتل کہیں جس کی آبیاری مسیلمہ کذاب اور اس کے ہمنواؤں سجاح اور طلیحہ اسدی نے کی تھی۔ بہر حال ہیں یہ سب ایک ہی شجرۂ خبیثہ کے برگ و بار۔ ''الکفر ملۃ واحدۃ'' کا قانون اٹل ہے۔ نام اور کام کے رنگ ڈھنگ کا فرق ہے اور بس۔

عشق کی چوٹ تو پڑتی ہے دلوں پر یکساں
ظرف کے فرق سے آواز بدل جاتی ہے

اور شاعر نے ایسی ہی حالت کے مطابق کیا خوب کہا ہے کہ۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

مگر یاد رہے کہ یہ تمام حربے اندرونی ہوں یا بیرونی۔ جس طرح اب تک ان کے لئے غیر مفید رہے ہیں۔ اسی طرح آئندہ بھی ان کا ہر حربہ بے نقاب ہو کر انہیں کے لئے ذلت و رسوائی کا موجب ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

مسلمانوں کے دلوں سے اسلام کی اہمیت کو کم کرنے بلکہ انہیں بے دینی کی راہ پر لگانے کے لئے جہاں دیگر ذرائع کام میں لائے گئے۔ انہی میں ایک فتنہ دعوائے نبوت کا بھی ہے۔ نبی بننے کو ایسا آسان کر دیا گیا کہ جب چاہیں نبی بن جائیں۔ بلکہ حد یہ کر دی کہ ایک احمق کو نبی بننے کا شوق ہوا تو اس کو یہ بھی یاد نہ رہا کہ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ مبعوث فرماتے ہیں۔ جب دعویٰ نبوت کیا تو لوگوں نے پوچھا کس نے تمہیں نبی بنا کر بھیجا ہے؟ تو فرمانے لگے۔ مجھے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراؓ نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

ناطقہ سر بگریباں ہے کہ اسے کیا کہیئے

یوں تو سرکار دو عالم ﷺ کے انتقال کے بعد کتنے لوگوں نے نبی، رسول، مسیح موعود، یوسف موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ بلکہ بروز محمد (ﷺ) اور عین محمد (ﷺ) ہونے تک کے دعوے بھی ہوئے۔ لیکن مردم خیزی کا جو شرف ہند و پاک اور خصوصاً سرزمین پنجاب کو نصیب ہوا ہے وہ دنیا کے کسی اور خطے کو خواب میں بھی نصیب نہ ہوگا۔

اس خطۂ مقدسہ میں غلام احمد قادیانی ''لعنۃ اللہ علیہ وعلیٰ من حذا حذوہ''

نے جو کشت نبوت بوئی ہے اور جس کے پودے پروان چڑھ رہے ہیں۔ یہ شرف کسی اور دشمن اسلام کو کم ہی نصیب ہوگا۔ اس کی وجہ غالباً یہی ہو سکتی ہے کہ اس کی خمیر میں وہ تمام خباثتیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہیں۔ جو معلم الملائکہ ابلیس "علیہ وعلیٰ اتباعہ اللعنة الیٰ یوم الدین" میں اس کی سرکشی کے عوض ودیعت رکھی گئیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ شیطان نے خدا بننے کا دعویٰ نہیں کیا۔ لیکن آپ کے شاگرد بھی خدا بن گئے۔

این چہ شوریست کہ در دور قمری بینم

یاالٰہی! میں یہ کیا سن رہا ہوں۔ یا اللہ! یہ تیرا ناسپاس گذار غلام ہے۔ جواب خدائی کا دعویدار ہے۔ کبھی تو چہرے سے مکھی بھی نہ ہٹا سکے اور اب جو آپ نے صحت وقوت عطاء فرمائی ہے تو تیرے مقابل آ کھڑا ہے۔ "اللهم خذهم اخذ عزيز مقتدر" عجیب اتفاق ہے کہ استاذ وپیر (غلام احمد قادیانی) تو درجۂ نبوت سے نہ بڑھ سکے اور مرید (صدیق دیندار چن بسویشور) نبوت سے ترقی کر کے مظہر خدا بن بیٹھے۔ خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔ ورنہ...... اکبر الہ آبادی مرحوم انہیں سے تو نالاں ہو کر یہ کہہ گئے۔

صورت فانی سے آخر کیوں نہ پہچانے گئے
مجھ کو حیرت ہے کہ یہ بت کیوں خدا مانے گئے

ان بیچاروں نے بچپن گذارا۔ جوانی کے دن عیش وعشرت میں کاٹے۔ پیری کے لمحے بسر کئے۔ یہاں تک کہ موت نے آدبوچا۔ مگر یہ نہ سمجھے کہ ہم کیوں آئے تھے اور کیا کر چلے، اکبر یہاں بھی آپہنچے۔

اجل آپہنچی قبل اس کے کہ سمجھیں راز ہستی کا
بگاڑا موت نے اور یہ نہیں سمجھے بنے کیوں تھے؟

مگر دوسرے مصرع میں اتنی تبدیلی ناگزیر ہے۔ اکبر مرحوم کی روح بھی انشاء اللہ اس سے خوش ہوگی۔

بگاڑا موت نے اور یہ نہیں سمجھے تھے کیا تھے؟

واللہ! یہ اور ان کے پجاری خوب جانتے ہیں کہ خدا جس نے ساری کائنات کو بشمول ان کے پیدا فرمایا ہے۔ وہ کوئی اور ذات ہے صدیق دیندار چن بسویشور نہ خود خدا ہے نہ اس کا مظہر

اور نہ کوئی نیک بندہ۔ بلکہ یہ سب گورکھ دھندا ہے۔ بے وقوف بننے کا شوق ہوا تو سوچا کہ اس طرح سے بھی بے وقوف بنا اور بنایا جاتا ہے۔ ورنہ۔

کہاں ہم اور کہاں وہ نکہت گل

آج تو بار بار اکبر ہی یاد آ رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے سامنے بھی ایسا کوئی بے وقوف ہوگا۔ ارشاد ہے۔

واعظا ہم بھی سمجھتے ہیں خدا ہے کوئی اور
دل لگی کے لئے ایک بت بھی لگا رکھا ہے

مگر ان بیچاروں کا قصور نہیں۔ ان کو ان کے دادا (انگریز) نے یہی سبق سکھایا ہے کہ قسمت آزمائی کرتے رہو۔ ہوسکتا ہے قرعہ اندازی میں مرزا قادیانی کی مصاحبت کی بدولت خدا بننے کے لئے نام نکل گئے۔ ورنہ پیغمبروں میں تو شمار ہو ہی جاؤ گے اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اس لئے کہ۔

عہد انگلش میں ہے ہر چیز کے اندر نمبر
کیا تعجب ہے جو نکلا پیمبر نمبر

مرزا غلام احمد قادیانی کے مریدین میں نبی تو بہت سے بنے ہیں۔ بلکہ ایسے بھی ہیں جو اپنے گرو سے بھی پانچ انگل آگے نکل گئے ہیں۔ لیکن یہ سعادت بہت کم لوگوں کو نصیب ہوئی ہے جو بیک وقت یوسف موعود بھی ہو، نبی بھی ہو، عین محمد (ﷺ) بھی ہو اور مظہر خدا بھی۔ مگر صدیق دیندار چن بسویشور میں یہ تمام صفات متضاد موجود ہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے مرزائیش

ذیل میں ہم اس مرد مجاہد صدیق دیندار چن بسویشور (لعنہ اللہ) سے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں اور یہ سلسلہ کی آخری کڑی نہیں ہے۔ بلکہ فتنہ مرزائیت کے بعد حکومت اور عوام کو اس کی طرف توجہ دینے کی ایک اپیل ہے۔ سب سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ صدیق دیندار کا مختصر تعارف کرا دیا جائے۔

صدیق دیندار چن بسویشور

انسانی تاریخ میں وہ دن کتنا منحوس تھا جس میں صدیق دیندار نے جنم لیا۔ جس نے

اپنے خودساختہ دین کو دیندار کا لیبل لگا کر کفر وارتداد کی ظلمت پھیلادی۔ سادہ دل بندوں کو احتیاط، توسع، شوق جہاد اور اتفاق پسندی کے سبز باغ دکھا کر قعر مذلت میں گرادیا۔ بلکہ جو سادہ لوح مسلمان اس کے دام تزویر میں پورے طور پر نہیں آئے۔ ان کو بھی شیطان نے یہ فریب دے رکھا ہے کہ یہ خدمت اسلام کرنے والے مجاہدین کی ایک فکری غلطی ہے۔ حالانکہ کفر وارتداد کی طغیانی میں یہ خودتو غرق ہوچکے۔ اگر تمہاری یہ روش رہی تو خدانہ کرے ایک نہ ایک دن یہ تم کو بھی بہالے جائیں گے۔

خودتو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے

اس بدبخت کا نام صدیق ہے۔ دیندار لقب ہے۔ عام طور پر اپنے نام کے ساتھ چن بسویشور لکھا کرتے تھے۔ حیدرآباد دکن میں ان کی رہائش تھی۔ ۴رمضان المبارک ۱۳۰۳ھ بروز پیر میں دکن ہی میں اپنا منحوس قدم رکھا۔ عام طور پر اپنا نام اور لقب اس طرح لکھا کرتے تھے۔ ’’صدیق دیندار چن بسویشور‘‘

آصف نگر حیدرآباد میں ان کی خانقاہ کا نام ’’خانقاہ سرور عالم‘‘ یا جگت گروآشرم تھا۔ جس میں سیرت النبی کے جلسے بھی کراتے تھے۔ خود چونکہ تقریر میں زیادہ اچھے نہ تھے۔ اس لئے اپنے جلسوں کو رونق افروز کرنے کے لئے بعض دوسرے حضرات کو بھی بلایا کرتے تھے۔ صدیق دیندار صاحب غلام احمد قادیانی کے ساتھ میل ملاپ رکھتے تھے۔ لیکن بشیرالدین محمود خلیفہ قادیان سے جاکر بیعت کی پھر۔ محمد علی لاہوری مرزائی سے جاکر قادیانی تفسیر پڑھی۔ اس کے بعد پھر حیدرآباد دکن آکر ہندوؤں کی کتابوں اور مرزاغلام احمد قادیانی کی پیش گوئیوں کو کھینچ تان کر اپنے اوپر چسپاں کرتے ہوئے ہندوؤں کا اوتار چن بسویشور ہونے کا دعویٰ کردیا۔ یوسف موعود، مثیل موسیٰ مظہر خدا کے دعویٰ کے ساتھ ساتھ یہ بھی دعویٰ کیا کہ خانقاہ سرور عالم واقع آصف نگر (حیدرآباد دکن) میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی دوبارہ بعثت ہوئی ہے۔ نیز اپنے کو اللہ، قیامت کا مالک اور شافع محشر بھی لکھا۔ یہ سب باتیں انشاء اللہ انہی کی کتابوں کے حوالہ سے پیش کی جائیں گی۔

چن بسویشور کی تصانیف میں اب تک مہر نبوت، خادم خاتم النبیین، جامع البحرین، معراج المؤمنین اور دعوت الی اللہ کے حوالے ملتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی تصانیف ہیں جو بہائیوں کی کتاب اقدس کی طرح فضا سازگار ہوتے پر میدان میں آئیں گی۔

مؤخر الذکر کتاب دعوت الی اللہ ان کے مذہب اور دیگر کتابوں کا سنگ بنیاد ہے۔ان کی باقی کتب اور مریدین کی دیگر تصانیف گویا اسی کی تعبیر وتشریح ہیں۔ کتاب کے سرورق پر یہ عبارت چھپی ہوئی ہے۔

''دعوۃ الی اللہ، الداعی تقدیس مآب حضرت قبلہ مولانا صدیق دیندار چن بسویشور یوسف موعود سردار آخرین جو باہتمام اراکین دیندار انجمن رزاقی پریس مغل پورہ میں طبع ہوکر ربیع آخر ۱۳۵۹ھ میں حیدر آباد سے شائع ہوئی۔''

دیندار انجمن

صدیق دیندار چن بسویشور نے ۱۹۲۴ء میں اپنے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے ایک انجمن قائم کی۔جس کا نام دیندار انجمن رکھا۔نام کی ملمع سازی نے بہت سے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ میں ڈال کر گرفتار بلا کر دیا۔اس انجمن کا اصول یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے ایسی باتیں ظاہر کی جائیں جوان کی نظروں کے لئے جاذب ہوں۔مثلاً جہاد کی ترغیب، اتفاق واتحاد کی کوشش وغیرہ اوران کے نبی چن بسویشور کے جو اصل عقائد ان کی کتابوں میں ہیں۔حتیٰ الامکان یہ کوشش رہے کہ وہ عوام کے سامنے نہ آئیں۔

آج کل اس انجمن کی تین تحریکیں تین مختلف ناموں سے چل رہی ہیں۔ان کی وضاحت اس لئے کرنا ضروری ہے کہ کہیں عوام کسی دوسرے نام سے ان کے دھوکہ میں نہ آجائیں۔ پورے ہندو پاک میں ان کے مبلغین پھیلے ہوئے ہیں۔ ہندوستان میں یہ تحریک، حزب اللہ دیندار انجمن کہلاتی ہے۔اس کی ایک شاخ کراچی میں بھی ہے۔

کراچی ہی میں سعید بن وحید بی اے (علیگ) کی امارت میں جمعیت مجاہدین فی سبیل اللہ دیندار انجمن کے نام سے یہ لوگ کام کرتے رہے ہیں۔یہ انجمن آج کل فقراء مبلغین اسلام دیندار انجمن اور زیادہ تر صرف دیندار انجمن کے نام سے کام کر رہی ہے۔جس کا سربراہ سعید بن وحید ہے۔اس انجمن کا مرکزی دفتر کورنگی کراچی میں ہے۔تیسری تحریک مرکزی دیندار انجمن کے نام سے ہے۔جس کے مبلغین پنجاب اور پشاور وغیرہ میں ظاہر اور پوشیدہ طریقوں سے کام کر رہے ہیں۔عوام کو دھوکہ دہی کے لئے ان کے مبلغین کے دو خاص پیشے ہیں۔بعض پیش امام بن کر مساجد میں امامت کرتے ہیں اور بعض پیر بن کر اپنے حلقۂ ارادت میں یہ زہر پھیلا رہے ہیں۔ان کی وضع قطع مخصوص ہے۔اس لئے اسے بھی لکھا جاتا ہے۔تاکہ ناواقف مسلمان ان کو وضع قطع سے پہچان کر ان کا شکار ہونے سے بچ جائیں۔

وضع قطع

دیندار انجمن کے لوگ ہرے رنگ کے عمامے باندھتے ہیں۔ جس کے نیچے عموماً سادہ ٹوپی ہوتی ہے۔ رنگے ہوئے گیرو ے کرتے پہنتے ہیں۔ سر پر لمبی لٹیں، لمبی داڑھی اور پراگندہ منہ دکھائی دیتے ہیں اور چائے سے مکمل پرہیز، زاہد صدیقی صاحب سابق مبلغ دیندار انجمن جواب تائب ہوگئے ہیں۔ فاران کراچی فروری ۱۹۵۷ء میں لکھتے ہیں۔

''راقم الحروف نے چار سال کا عرصہ ہوا۔ جمعیت حزب اللہ دیندار انجمن کو ایک تبلیغی ادارہ تصور کرتے ہوئے زندگی وقف کر کے اپنی خدمات پیش کر دی تھیں۔ اس کے بعد سے مندرجہ بالا واقعہ تک میں ایک سرگرم مبلغ کی حیثیت سے مغربی پاکستان میں دورہ کرتا رہا اور ہزارہا افراد کے مجمع میں اس جماعت کا تعارف کراتا رہا۔ لیکن یہ کسے خبر تھی کہ جنہیں میں نے خدام الدین سمجھا ہے وہ غارت گر ایمان اور منکرین ختم نبوت ہیں۔ صوفیانہ حلیہ، دیندارنہ وضع قطع فرقوں کے اتحاد کے متمنی، غرض یہ کہ انہیں آپ دیکھ کر کبھی یہ تصور نہیں کر سکتے کہ اس وضع قطع کے لوگ بھی دینداری کی آڑ لے کر بے دینی اور مشرکانہ عقائد کی درپردہ تبلیغ کرتے ہوں گے۔''

اقتباسات

یہاں تک اس انجمن کا اجمالی تعارف کرایا گیا ہے۔ اب انجمن کے بانی صدیق دیندار چن بسویشور کی تصانیف سے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔ ان سے ان کے معتقدات، عزائم اور کئی دیگر خرافات آپ کو معلوم ہو جائیں گی اور پھر اندازہ لگائیں کہ یہ لوگ (دیندار انجمن والے) حقیقت میں کیا ہیں اور کس روپ میں دکھائی دیتے ہیں۔ ان عقائد و عزائم کے حاملین عوام میں جہاد و اتحاد کے نام سے تبلیغ کر کے عوام کو اپنے جال میں پھنسا رہے ہیں۔

لباسِ خضر میں یاں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں
اگر دنیا میں رہنا ہے تو پھر پہچان پیدا کر

لیجئے! اقتباسات ملاحظہ فرمائیں:

چن بسویشور اور مرزا غلام احمد قادیانی

دیندار انجمن کے بانی صدیق دیندار چن بسویشور فرماتے ہیں: ''نبیوں کے اسرار مجھ پر کھلنے کے دو اسباب ہیں۔ پہلا سبب یہ کہ فقیر ۱۹۰۸ء میں فتنہ دجال سے کما حقہ واقف ہو کر

جستجوئے مسیح میں تھا۔۱۹۱۴ء میں مسیح (مرزاغلام احمد قادیانی) کو پایا اور نہایت مخلصانہ طور پر اٹھائیس سال کی عمر میں ترک دنیا کر کے مزید حصول علم دین کے لئے قادیان پہنچا اور مرزا قادیانی کے تحریر کردہ دس ہزار صفحات سے جن میں تین سو جگہ مسئلہ نبوت کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پورا پورا واقف ہو گیا۔ اس طرح ''اسرار نبوت'' کے کھلنے کا اس فقیر پر یہ پہلا سبب ہے۔'' (مہر نبوت ص ۲۵)

اس اقتباس سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔ چمن بسویشور کا قادیان جانا، مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود ماننا اور ان کی تصانیف سے استفادہ دینی اور اسرار نبوت کا کھلنا۔ قارئین حضرات یہیں سے اقتباسات کو ذہن نشین کرتے جائیں اور یہ بات نہ بھولیں کہ یہیں سے دیندار صاحب پر اسرار نبوت کھلنے شروع ہو گئے۔ اس وقت اٹھائیس برس کی عمر ہے۔ آج ترک دنیا کر کے مرزا قادیانی کی کتابوں سے کفریات کی خوشہ چینی میں مصروف ہیں۔ کل کو پتہ چلے گا کہ ''اسرار نبوت'' کھلے ہیں یا جہنم کے انگاروں سے دامن بھر لیا ہے۔

آج جو کفر سے مصروف ہیں سرگوشی میں
ہوش آئے گا انہیں موت کی بیہوشی میں

(اکبر الہ آبادی)

غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے اسرار نبوت خاک ملتے وہاں تو اغواء نفسانی کے غول بیابانی کمین گاہ میں شکار کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ کہیں زقوم کے کانٹوں میں بھی پھول ملا کرتے ہیں۔ اب تو جہنم رسید ہونے کے بعد چمن بسویشور صاحب دل ہی دل میں کہتے ہوں گے کاش میں وہاں نہ جاتا۔ مگر اب تو ''یلیتنی کنت ترابا'' کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آنے کا۔

مدتوں بیٹھا ترے ہنگامۂ عشرت میں میں
روشنی کی جستجو کرتا رہا ظلمت میں میں
مدتوں ڈھونڈا کیا نظارۂ گل خار میں
آہ! وہ یوسف نہ ہاتھ آیا ترے بازار میں

(علامہ اقبال)

دربار قادیان سے ناامید لوٹے، تبھی تو قادیانیوں بالخصوص میاں محمود سے روٹھے اور اپنی مستقل نبوت اور ماٴمور و موعود ہونے کے دعویدار بنے اور زبان حال سے یہ کہتے ہوئے دربار قادیان سے لوٹے کہ۔

چشم حیراں ڈھونڈتی اب اور نظارے کو ہے
آرزو ساحل کی مجھ طوفان کے مارے کو ہے
چھوڑ کر مانند بو، تیرا چمن جاتا ہوں میں
رخصت اے بزم جہاں سوئے وطن جاتا ہوں میں

(علامہ اقبال)

یعنی نبی بننے کا راستہ ڈھونڈ رہا ہوں۔ جو آپ کے پاس نہ ملا۔
اے میرے خضر ختم کب ہوتی ہے مری طلب
اس کو چلا ہوں ڈھونڈنے جو ابھی ملا نہیں

یوسف موعود

صدیق دیندار چن بسویشور نے چونکہ قادیان میں جا کر غلام احمد قادیانی کے علمی خزانے سے کافی استفادہ کیا تھا۔ جس کی وجہ سے اسرار نبوت آپ پر منکشف ہوگئے تھے۔ اس لئے اب دعوائے نبوت کرنے میں کیا دیر تھی۔ بس حیدر آباد پہنچا تھا کہ دعویٰ کر دیا۔ میں یوسف موعود ہوں۔ ماٗمور من اللہ چن بسویشور ہوں اور اپنے دعویٰ کی وضاحت کے لئے ایک کتاب خادم خاتم النبیین کے نام سے لکھ ڈالی۔ جس میں اکثر و بیشتر مرزا غلام احمد قادیانی کے الہام و پیش گوئیوں سے اپنے دعویٰ کو مبرہن کیا ہے۔ آپ بھی چند اقتباسات سن کر قوت دلیل کا اندازہ کر لیں۔

''اب حق آ گیا۔ اس کی طرف حضرت صاحب (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اشارہ کیا تھا کہ جب تک کوئی روح القدس سے تائید پا کر کھڑا نہ ہو تم سب مل کر کام کرو اور اس کے بعد اس کی اتباع کرنا، اسی میں نجات ہے۔ اس کام کے لئے اپنی جماعت میں دن رات دعا کرتے رہنے کے لئے کہا تھا۔''

عید مناؤ اے احمدیو تم سب مل کر
منتظر جس کے تھے آج وہ موعود آیا

گذشتہ تین سال میں میاں صاحب کے نام میں نے متعدد خطوط بھیجے اور بار بار لکھا کہ دکن کے اولیاء اللہ (ہندو، سادھو وغیرہ) کی کتب پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ ایک شخص شمال میں دیر بسنت (اولو العزم محمود) نامی پیدا ہوگا۔ وشنو (غلام احمد قادیانی) کی گادی پر بیٹھے گا۔

اس کے بعد اور بھی تفصیل ذکر کر کے بشیر الدین محمود کو ہندوؤں کی کتابوں سے موعود انسان ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنے متعلق لکھا ہے کہ: ''اس کی اصلاح صدیق دیندار چن بسویشور کرے گا۔'' (خادم خاتم النبیین ص ۱۰۹، از دیندار چن بسویشور)

لیجئے! یوسف موعود کا دعویٰ ذرا اور وضاحت سے فرماتے ہیں: ''حضرت مرزا (غلام احمد قادیانی) کی بشارت میں جتنی صفتیں یوسف موعود کی آئی ہیں وہ کل درجہ پر مجھ پر صادق آتی ہیں۔'' (خادم خاتم النبیین ص ۵۸)

اس کے بعد اسی کتاب میں ص ۵۸ سے ص ۶۸ تک رات کے دو بجے ایک حسین نوجوان لڑکی کا ان کے بستر ے میں آ کر لیٹ جانے کا واقعہ ذکر کیا ہے اور آخر میں حضرت یوسف علیہ السلام پر اپنی فضیلت کی چھ وجوہ ذکر کی ہیں۔

یوسف موعود کے دنیا میں آ کر لوگوں کی اصلاح کرنے کی روایت ہندوؤں کی کتابوں یا پھر مرزا غلام احمد قادیانی کے الہامات سے کوئی پیش کرے تو کرے، قرآن وحدیث وکتب شرع میں تو اس کا نام ونشان تک نہیں۔

سرِ خدا کہ عابد و زاہد کسے نگفت
درحیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید

ماٴمور وقت

جب صدیق دیندار نے ہندوؤں میں چن بسویشور کا دعویٰ کیا تو اس سلسلے میں لکھا: ''دکن میں ایک مامور کا انتظار تقریباً آٹھ سو سال سے چلا آ رہا ہے اور اس دھوم سے کہ کرناٹک کا ہر بچہ بڑا واقف ہے۔ اتنا انتظار کسی ماٴمور کا مسلمانوں میں نہیں۔ اس کثرت سے نشانات بیان کئے گئے ہیں کہ مہدی اور مسیح کے بھی نہیں۔'' (خادم خاتم النبیین ص ۱۱)

مزید سنئے اور چن بسویشور صاحب کے علم کلام میں مہارت کی بھی داد دیجئے۔ ''میری ماٴموریت کے انکار کی صورت میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ اگر وہ موعود میں نہیں ہوں تو دوسرا کوئی پیش کرے۔'' (خادم خاتم النبیین ص ۵۹)

ٹھیک فرمایا حضرت والا نے کیسی دوررس نگاہ ہے۔ خانہ خالی را دیو میگیرد ماٴمور وقت جیسا اہم عہدہ خالی پڑا رہنا زیب نہیں دیتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جناب والا کی شان عالیہ میں شاعر کہہ گئے ہیں۔

دل نفس کا تابع غفلت میں دنیا کی حقیقت کیا جانے
اُمڈے ہیں فریب امیدوں کے طوفاں میں بپا ارمانوں کے
تھی عقل زباں پر اے اکبر اور عشق پہ رکھی ہم نے نظر
ممتاز رہے ہشیاروں میں سرخیل رہے دیوانوں کے

یوسف موعود ہونے کا دعویٰ ایک اور روپ میں

خدا کرے ذیل کا دعویٰ بھی آپ کی سمجھ میں آجائے۔ سنئے اور سر دھنئے!

''یوں تو جلال کے لحاظ سے موسیٰ بھی ہوں اور داؤد علیہ السلام بھی، مسیح موعود کی عبارت میں ان دونوں کا نام کیوں نہیں آیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ یوسف مصر کے بادشاہ تھے۔ وہ جس قوم پر حکومت کرتے تھے۔ وہ عربی النسل قوم تھی۔ قبل ظہور اسلام دو ہزار سال کے اندر اندر وہ تمام قوم ہندوستان کے جنوبی علاقے میں پہنچ گئی تھی...... یہ بچھڑے کے پجاری اور شرک پر قائم رہے۔ ان میں ایک رسول کی بشارت چلی آرہی تھی۔ جس کو شمکھ اوتار کہتے ہیں۔ شمکھ کے اصلی معنی نفس امارہ کا مقابلہ کرنے والے کے ہوتے ہیں۔ درحقیقت یہ یوسف کا تعریفی نام ہے۔ قوم لنگایت میں شمکھ کا مجھ سے پیشتر ۲۷ دفعہ آنا مانا جاتا ہے اور یہ آخری ظہور ہے۔ آج سے آٹھ سو سال پیشتر اولیاء اللہ (ہندو سادھو) نے اس کو دیندار چن بسویشور کے نام سے موسوم کیا ہے۔''

(دعوۃ الی اللہ ص ۲۸)

قارئین حضرات! کیا سمجھے؟ حضرت یوسف علیہ السلام مصر میں صرف ایک مرتبہ نہیں آئے۔ بقول چن بسویشوران سے قبل ستائیس دفعہ وہ ہندوستان کی قوم لنگایت میں تشریف لا چکے ہیں۔ اب اٹھائیسویں مرتبہ ایک ہندو چن بسویشور کے روپ میں آئے۔ نعوذ باللہ من شرذالک! خدا کا پیغمبر اور ہندو کے روپ میں۔ یہ منہ اور مسور کی دال۔ یاد رہے یہ دعاوی کی پہلی سیڑھی ہے۔ آگے چل کر خود حضرت یوسف علیہ السلام پر اپنی فوقیت جتلاتے ہیں۔ خاموشی اور انگشت بدنداں رہ جانے کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں۔ بات سمجھ میں آئے تو کوئی عرض بھی کرے یہاں پر تو۔

رنج آسماں میں ہے نہ راحت زمیں میں ہے
اپنے ہی حسن کا جوش ہے سب کچھ ہمیں میں ہے

اپنے قارئین دوستوں کو بس اتنا بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں اور اس سے بڑھ کر یوسف

دوران کا تعارف مجھ ناچیز سے نہ کرایا جاسکتا ہے۔ نہ ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ جس قدر آپ کے ذہن میں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حسن مبارک ہوگا۔ اتنا ہی چن بسویشور کی بدصورتی کا اندازہ کرلیں اور یہ حقیقت ہے مبالغہ آمیزی نہیں۔ ان کو جہنم رسید ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ دیکھنے والے ابھی تک زندہ ہیں۔ درحقیقت ؎

برعکس نہند نام زنگی کافور

مہدی آخرالزمان

جو شخص نبی بننے کی صلاحیت رکھتا ہو اس کے لیے مہدی آخرالزمان بننا کیا مشکل تھا۔ جب کہ اس سلسلہ میں ایک خواب بھی بطور تائید نظر آیا تھا۔ فرماتے ہیں: ''حضور (ﷺ) نے میری طرف انگلی سے اشارہ کر کے عوام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جب تک کوئی شخص اس میں فنا نہ ہوگا وہ مجھ تک نہیں پہنچ سکتا۔'' (خادم خاتم النبیین ص ۸)

میرے آقا سرور کونین ﷺ کی طرف جھوٹا خواب نسبت کر کے آسمان سے تو پروانہ مل ہی چکا تھا۔ اب لوگوں کو دھوکا دینا تو بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ ایسی صورت میں دعویٰ مہدیت اور بیعت رضوان لینے میں کیا چیز مانع تھی؟ جس سادہ لوح مسلمان نے حضور ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ بشارت سنی۔ اپنا تن من دھن قربان کر ڈالا اور مہدی مان کر بیعت کرلی۔ سنئے چن بسویشور کی اپنی زبانی۔

''بیلی میں ایک عورت میرا وعظ سن رہی تھی۔ روحانیت کا اتنا اثر ہوا کہ جدھر دیکھے چن بسویشور نظر آرہا ہے اور ہر ایک آواز چن بسویشور ہے۔ اگر مرغ بانگ دے تو چن بسویشور کہتا ہے اور بچہ بھی روتا ہے تو چن بسویشور ہی کہتا ہے۔ بگھار چڑھا ہوا ہے تو چن بسویشور آواز آرہی ہے۔ کئی دن ایسا رہا۔ اس معاملہ میں وہ عورت گھبرا گئی۔ اپنے خاوند کو لے کر میرے پاس آئی۔ میں نے بیعت لے کر دعا دی اب تک وہ اچھی ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو بعد وعظوں کے پکار اٹھے کہ آپ مہدی ہیں۔ بعض نے مہدی مان کر بیعت کرلی۔'' (خادم خاتم النبیین ص ۴۸)

ایسے ہی اسی کتاب میں اپنی روحانیت کا ایک اور واقعہ بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

''وہ (کوئی لڑکی) بن سنور کر رات میں مجھ سے آکر لپٹ گئی۔''

یہ ہیں مہدی آخرالزمان کی روحانیت کے کرشمے۔

دردا کہ راز پنہاں خواہد شد آشکارا

آپ کا کوئی قصور نہیں۔ اصل میں اسلام کو چھوڑے ہوئے کافی زمانہ گذر گیا ہے۔ اب یاد نہیں رہا کہ مہدی کیا ہوتے ہیں۔ بس سمجھ کی غلطی ہے۔ بیچارہ یہی سمجھا کہ مہدی آخر الزمان بھی کوئی چاکیواڑہ کا غنڈہ ہوگا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

گھر کو چھوڑے ہوئے مدت ہوئی صیاد مجھے
کس چمن میں تھا نشیمن یہ نہیں یاد مجھے

تعجب ان دیوانوں پر نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ ہوس آ کر سب سے پہلا وار ہوش پر کرتی ہے۔ جب عقل وخرد ہی رخصت ہوگئی تو پھر کسی کا کیا رونا۔ مگر تعجب ان مسلمان بھائیوں پر ضرور ہوتا ہے۔ جو ایسی خرافات بکنے والوں کے سامنے ہاتھ باندھ کر ادب سے کھڑے ہو جاتے ہیں اور انہیں اپنا رہبر تسلیم کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ مگر ''لکل ساقطة لا قطة'' کے قانون پر اس کے بغیر عمل ہی ناممکن تھا۔

گردش چرخ بدل دیتی ہے دنیا کا طریق
ہو ہی جاتے ہیں سب ان شعبدہ پرداز کے ساتھ

گل تازہ شگفت

''اگر میں احمدیوں کا مامور موعود نہیں ہوں تو دوسرا کوئی بتائے کہ جو عین وقت یعنی ۱۹۲۴ء میں آیا۔ اگر میاں (محمود) صاحب کے مامور ہونے کا انتظار ہے تو وہ بالبداہت غلط ہے۔ پہلے تو اسی بناء پر غلط ہے کہ ماً مور کبھی ایک زبردست جماعت کا خلیفہ نہیں ہوا کرتا۔ کیونکہ مامور کے ساتھ ہونے والوں کو ایمان بالغیب اور امتحانات میں سے گذرنا پڑتا ہے اور سوائے اس کے حضرت (مرزا قادیانی) نے یوسف موعود کے لئے نطفہ اور علقہ لکھا ہے اور لکھا ہے کہ وہ معمولی انسان ہوگا۔ تمہاری نظریں دھوکہ کھا جائیں گی اور یہی سنت اللہ ہے...... ایسی صورت میں نہ خواجہ کمال الدین صاحب کھڑے ہو سکتے ہیں اور نہ مولانا محمد علی صاحب اور نہ میاں (محمود) صاحب یہ کل مشہور انسان ہیں۔ اگر یہ لوگ اس کام کے لئے مامور ہو جائیں تو خدا کی سنت میں فرق آتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ جل شانہ نے اپنی سنت کے مطابق جماعت احمدیہ کے ابتلاء کے زمانہ میں صدیق کا انتخاب کیا۔ دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ کا وعدہ پورا کیا۔ اس کا تفصیل وارذکر آئندہ آئے گا۔

ہر لفظ پیش گوئی کا فقیر پر چسپاں ہوتا ہے۔ پہلے تو یہ نشان کہ وہ نطفہ علقہ کی طرح ہے۔
اس کو دیکھ کر لوگوں کی نظر دھوکہ کھائے گی۔ وہ اس طرح کی پیدائش کے لحاظ سے بھی میرا یہ حال ہے کہ میں حد درجہ کا کمزور پیدا ہوا تھا۔ رونے کی آواز تک نہیں نکلتی تھی۔ والد نے یہ کہا کہ یہ بچہ کیا جیتا ہے؟ کوڑے پر پھینک دو۔ والدہ نے کہا کہ ابھی جان ہے۔ ذرا ٹھہرو...... اللہ جماعت احمدیہ سے کام لینا چاہتا ہے۔ ان میں مخلص لوگ کثرت سے ہیں...... اللہ اس جماعت کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ پھر دوبارہ فضل ہوا ہے۔ حضرت (مرزا قادیانی) نے لکھا ہے کہ جب تک کوئی روح حق پاکر کھڑا نہ ہو سب مل کر کام کرو۔ اس روح حق والے کی طرف ہو جاؤ اور وہ صدیقی رنگ میں ہے۔ نطفہ اور علقہ کی طرح ہے۔ حقیقت نظر آئے گا۔ دھوکا نہ کھانا، غرض اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ خدا کے وعدے پورے ہو رہے ہیں۔'' (خادم خاتم النبیین ص ۱۸)

ٹھیک فرمایا، آنجناب نے واقعی آپ احمدیوں (قادیانیوں) کے مامور موعود ہیں۔ جو شک کرے کافر ہوگا۔ ''اشهد انك من القاديانيين متنبيهم لعنة الله عليك وعلى شيخك غلام احمد وعلى من حذا حذوكم الىٰ يوم التنادو اخذكم الله تعالىٰ اخذ عزيز مقتدر'' بڑا افسوس ہوا آپ کے خلیفہ سعید بن وحید کی قلمی کتاب ختم نبوت کا قرآنی مفہوم دیکھ کر اس نے صرف لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے آپ کو اور آپ کی جماعت کو قادیانی جماعت سے الگ بلکہ بیزار ظاہر کیا ہے۔ بے شک آپ قادیانی نہ ہونے کے الزام سے بری ہیں۔ بلکہ پکے قادیانی ہیں۔

چمن بسویشور کی روح معذب کو میرا مشورہ ہے کہ اس ناخلف خلیفہ کو جو کورنگی میں رہتے ہیں، جلدی ریٹائر کردیں ورنہ یہ تمہارے مذہب ہی کو مٹا دینے کو تیار ہیں۔

ان خام دلوں کے عنصر پر بنیاد نہ [illegible] تعمیر نہ کر

چمن بسویشور نے اپنے مامور وقت ہونے کے دعویٰ کے سلسلہ میں ہندوؤں کی کتابوں سے بھی بعض پیش گوئیاں درج کی ہیں۔

شیخو خود دنیا کی ایک سو ایک ذاتوں کو عام کرنے آئے گا۔ دس اوتار کے رنگ میں خود گھوڑے پر سوار ہو کر ملک ملک پھرے گا...... بسو پربھو اس انسان کو سمجھ کر انکار کرکے اس سے بات مت کرو...... دائم قائم رہنے والا پرماتما خود اترا ہے۔ معجزے دکھائے گا...... ایشور کے روپ

والا..... دنیا میں ایشور آتا ہے کوئی دیر نہ ہوگی..... دنیا کا ایشور چن بسویشر دنیا کے کھیل اور فریب فاش کرے گا۔ شنکرز مین پر اترے گا۔ (دعوۃ الی اللہ ص ۱۷، ۱۸)

دیکھ لیا چن بسویشور قائم دائم رہنے والا ہے۔ یعنی ''ھو الحی القیوم'' بہت خوب، یہ عجیب ''الحی القیوم'' ہے کہ مدت ہوئی جہنم رسید ہوگئے۔ شیو کو تو ہم پہلے سے جانتے ہیں کہ وہ غلام احمد قادیانی ہے۔ ایشور کی حضرت نے تشریح کر دی کہ وہ چن بسویشور ہے۔ مگر یہ شنکر اور پرماتما سمجھ میں نہیں آیا کیا بلا ہیں۔ ویسے حسن ظن تو یہی رکھتے ہیں کہ وہ آنجہانی ہیں اور دس اوتار جن کے رنگ میں ایشور صاحب کا ظہور ہوگا اور وہ ملک ملک پھرے گا۔ اس کی تشریح ابھی رہنے دیتے ہیں۔ اس کا عقدہ کوئی اور دوست انشاء اللہ سمجھا دے گا..... اچھا بھئی بسو پر بھو جن کا یہاں ذکر ہے کہ وہ آپ کو انسان سمجھیں گے۔ اس نے تو واقعی بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا۔ ننگ انسانیت کو انسان سمجھنا یہ تو واقعی ان کی ناسمجھی ہے۔ مگر یہ نہیں پتہ چلا کہ مرد مجاہد بسو پر بھو ہے کون؟

حضور ﷺ پر تہمت

نبوت اور مامور ہونے کی تائید میں اگر غلام احمد قادیانی کے الہامات اور ہندو سادھوؤں کی پیش گوئیوں پر اکتفاء کرتا تو تعجب نہ ہوتا کیونکہ وہ اسی زمرے میں شمار ہیں۔ مگر سرکار دوعالم ﷺ پر بھی اپنی تائید کی جو تہمت لگائی اس میں جھوٹ اور دیدہ دلیری کی حد کر دی ہے۔

''حضور ﷺ نے جو تاریخ پیدائش میری بتائی ہے اور حالات بتائے ہیں۔ وہی اولیاء دکن (سادھوؤں) نے بتائے ہیں اور انہوں نے جو تاریخ پیدائش اور حالات بتائے ہیں وہی حضرت مرزا کی کتب میں نظر آتے ہیں۔'' (خادم خاتم النبیین ص ۱۶)

جھوٹ، سفید جھوٹ، حضور ﷺ نے یہ کہاں فرمایا؟ نبی کریم ﷺ پر یہ اتنی بڑی تہمت ہے کہ اس پر جو بھی بڑی سے بڑی سزا تجویز کی جائے وہ اس جرم کی بہ نسبت کم ہے۔

سر خدا کہ عابد و زاہد کسے نہ گفت
درحیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید
غلطی سے ان کو بادہ فروش کہا۔ ورنہ یہ ہیں بادہ نوش

مثیل موسیٰ علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

''مسیح موعود نے بھی میری نسبت فرمایا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ ایک موسیٰ ہے میں اس کو ظاہر کروں گا۔'' (دعوۃ الی اللہ ص ۳۱)

سچ فرماتے ہیں۔ میں بھی تائید کرتا ہوں کہ آپ مثیل موسیٰ بلکہ عین موسیٰ ہیں۔ لیکن پتہ ہے کون سا؟ وہی موسیٰ جس کے بارے میں ارشاد ہے۔

فموسیٰ الذی رباہ جبریل کافر

(اس عبارت میں موسیٰ سے مراد سامری ہے۔ سامری کا نام بھی موسیٰ تھا۔ مرتب)

آپ کا کوئی قصور نہیں۔ مرزا قادیانی کا الہام سمجھنے میں کچھ غلطی ہوئی ہے اور یہ اجتہادی غلطی ہے۔ آپ کے شیخ الشیخ حضرت مرزا علیہ ما علیہ سے بھی ایسی ہی غلطی ہوئی تھی۔ شیطان نے دل میں وہم ڈالا تو وہ سمجھے کہ یہ وحی نازل ہو رہی ہے۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش

حد یہ کر دی کہ ہوس نبوت جب بڑھی تو اپنے لئے مختلف نام تجویز فرمائے اور ہونا بھی چاہئے۔ اس لئے کہ صرف چن بسویشور، یوسف موعود، مثیل موسیٰ، مصلح موعود، سماٗ مور وقت، شنکر اور پرماتما وغیرہ کے دعوؤں سے کہاں تسلی ہوتی۔ چنانچہ اپنے الہامی ناموں کا اعلان کر دیا۔

''لہٰذا آج پچیس سال سے مجھ سے مکالمہ الٰہیہ جاری ہے اور میرے اعزازی نام یہ ہیں: اے پیران پیر، محمد، امام الغیب، صدیق، کلیم اللہ، سپہ سالار، محبوب، تو محمد جلال ہے، مہدی آخر الزمان، دھن پتی، دیندار، محی الدین، صادق جنگ، سری پتی، اے تاج الاولیاء، فاتح ہندوستان، نور محمد، محمد صدیق، جری اللہ، اے نبی کے فرزند، سکندر اعظم، عبدالقادر، عبداللہ، موسیٰ، سلیمان، مولانا نگہبان، اے عیسیٰ، اے پہلوان، عادل میران صاحب، اے میرے آسمان کے تارے، بی بی فاطمہ کے لعل، اندر جیوتی، میرے صابر، چراغ دہر، سلطان نصر الدولہ، کرونا تھ، یا منصور اور بھی کئی نام ہیں۔ ان ناموں کے علاوہ مجھے بار بار یوسف پکارا گیا اور کھلے الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے کہا یوسف ہے بابا صدیق اور کہا تو ہی چن بسویشور ہے۔'' (دعوۃ الی اللہ ص ۳۵)

ایک ہی شجر کے برگ و بار

خلیفہ قادیان کے بارے میں لکھا ہے: ''اے خلیفہ جماعت احمدیہ میں آپ کو ایک زمانے سے جانتا ہوں کہ آپ متقی ضرور ہیں۔'' (خادم خاتم النبیین ص ۴۷)

اسی صفحہ پر مزید تقدیس بیان کرتے ہیں: ''بھلا اس وقت کیا حال ہو گا جب دیر بسنت (اولوالعزم محمود) دکن تشریف لائیں گے۔ میں میاں محمود احمد صاحب کو دکن کی بشارتوں کی بناء پر خلیفہ جماعت احمدیہ مانتا ہوں۔ گو لاہور کی جماعت مخالف ہی کیوں نہ ہو۔''

حقیقت یہ ہے کہ صدیق دیندار کی جماعت ہو یا قادیانی یا لاہوری سب ایک ہی درخت کے برگ وبار ہیں۔ صدیق، دیندار اور اس کی کتابوں سے جہاں قادیانیت کو تقویت پہنچتی تھی۔ وہاں انہی کے ذریعہ لاہوریت کا پرچار بھی رہا۔ چنانچہ محمد علی لاہوری کے بارے میں لکھتا ہے: ''حضرت مولانا محمد علی امیر جماعت احمدیہ نے ایک خط میں مجھے اطلاع دی ہے کہ آپ سے ہماری جماعت کا ہر فرد خوش ہے۔'' (حوالہ بالا)

ایک ایسا ہی خط قادیان سے آیا ہے۔ اسے بھی ذیل میں درج کرتے ہیں:

مکرمی السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

عرض یہ ہے کہ مجلس مشاورت کے بعد آئندہ سال کے پروگرام میں دکن کی طرف وفد بھیجنے کی کوشش کی جائے گی...... بہرحال آپ کام کرتے رہئے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے اپنے وقت پر پورے ہو جائیں گے۔ مزید برآں یہ عرض ہے کہ بوجہ مالی تنگی اس علاقہ کی طرف توجہ نہ ہوسکی...... کام کی رپورٹ براہ کرم بھیج دیا کریں اور مشکلات اور نتائج سے آگاہ کرتے رہیں۔

والتسلیم! دستخط عبدالرحیم نیر نائب ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

(منقول از کتاب خادم خاتم النبیین ص ۷۸)

جس کتاب سے یہ حوالے دیئے جارہے ہیں وہ خود بانی انجمن صدیق چن بسویشور کی تصنیف ہے۔ ان اقتباسات بالخصوص مذکور خط سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دیندار انجمن باقاعدہ ایک شاخ کی حیثیت سے اپنے مرکز قادیان میں کام کی رپورٹ اور نتائج بھجوایا کرتی تھی۔ اس لئے جماعت کے بعض افراد کا یہ کہنا کہ ہمارا قادیانیوں سے نہ نظریاتی کچھ تعلق ہے اور نہ ہی کسی اور قسم کا، بدیہی البطلان ہے۔

دیندار انجمن والوں کا امتحان

عوام کی دھوکہ دہی کے لئے دیندار انجمن کے مبلغین یہ کہا کرتے ہیں کہ ہمارا قادیانیوں اور ان کے عقائد سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ہماری انجمن کے بانی چن بسویشور کے وہ عقائد نہ تھے جو مرزا غلام احمد قادیانی کے تھے اور یہ کہ وہ نبوت کے مدعی نہ تھے۔ وغیرہ!

یہ سب فریب اور ملمع سازی ہے۔ جہاں تک ان کے مرزائیت کی دونوں جماعتوں قادیانی اور لاہوری سے تعلقات کا معاملہ ہے۔ اس سے متعلق ہم پیچھے خود بانی جماعت کی کتابوں سے ثابت کرچکے ہیں کہ ان کی جماعت قادیانی جماعت کی ایک شاخ کی حیثیت رکھتی ہے۔

قادیانیوں کے ساتھ چنن بسویشور کا اتفاق اور غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود وغیرہ ماننے کی تصریحات بھی پیچھے ذکر کی جا چکی ہیں اور خود بانی کے دعویٰ نبوت سے متعلق بھی بعض عبارتیں پیچھے آ چکی ہیں اور بعض آئندہ آ رہی ہیں۔ یہ ایسے حقائق ہیں کہ ان کا انکار کسی طرح نہیں کیا جا سکتا۔

اگر واقعۃً ان مبلغین حضرات کو ان عقائد سے کوئی تعلق نہیں ہے تو یہ خوشی کا مقام ہے۔ مگر صرف اتنا کہہ دینا کافی نہیں بلکہ جن لوگوں نے بشمول صدیق چنن بسویشور نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ ان سب کو علی الاعلان تقریراً تحریراً کافر کہیں اور ان کی کتابوں کو میدان میں رکھ کر جلائیں ان کی جماعت سے اپنی برأت کا اظہار کریں۔ اگر اس کے لئے تیار نہیں بلکہ بانی انجمن کے نام لیواؤں میں اپنے کو شمار کرتے ہیں۔ ان کی تحریک کو آگے بڑھانے میں مصروف عمل رہتے ہیں۔ ان کی کتابوں کو چھاپتے اور ان کی اشاعت کرتے ہیں۔ تو ظاہر ہے کہ صرف زبان سے یہ کہہ دینا کہ ہمارا ان عقائد سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ جس طرح بانی جماعت چنن بسویشور اپنے عقائد کفریہ کی بنا پر دجال اور دائرہ اسلام سے خارج شمار کیا جاتا ہے۔ یہی حکم ان کا بھی ہوگا۔

قارئین حضرات! اس کا تجربہ کریں۔ جب بھی بھیڑ کی صورت میں کسی بھیڑیئے کو دیکھیں۔ لمبی لٹوں اور سبز پگڑی والے کسی خضر صورت منافق سے ملاقات ہو تو اوّلاً تو اس کے ملعون چہرہ ہی پر اس کی دل کی ظلمت نمایاں ہوگی۔ مزید تجربہ کے لئے اس سے مرزا قادیانی اور ختم نبوت سے متعلق دریافت کریں تو وہ مرزا سے سخت بیزاری اور ختم نبوت پر ایمان کی تقریر کرے گا۔ اگر آپ اس سے ملعون قادیانی اور چنن بسویشور کی تکفیر کے اعلان کا مطالبہ کریں تو وہ اس پر ہرگز تیار نہ ہوگا۔

آج سے تقریباً بیس برس قبل غالباً ۱۳۷۶ھ میں مجھے دارالعلوم کورنگی میں اطلاع ملی کہ لانڈھی ماچس فیکٹری کی مسجد میں دیندار انجمن کا ایک منافق امام ہے۔ میں نے دارالعلوم سے ایک طالب علم کو چنن بسویشور کی کتابوں کے حوالے مہیا کر کے جمعہ کے روز اس مسجد میں بھیجا۔ انہوں نے بوقت نماز جمعہ عوام کے سامنے اس مردود امام کے نفاق کا پردہ چاک کیا۔ لوگوں نے اس ملعون کو انتہائی ذلت کے ساتھ مسجد سے نکالا۔ وہ بھاگتا ہوا میرے پاس پہنچا اور یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ اس کا دیندار انجمن اور قادیانیون کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور وہ پکا مسلمان ہے۔ بالآخر یہاں تک کہا کہ میں آپ کے سامنے اسلام قبول کرتا ہوں اور مرزا قادیانی اور چنن بسویشور کو کافر کہتا ہوں۔ آپ میری امامت بحال کرا دیں۔ میں نے کہا کہ آپ جمعہ کے روز اسی مسجد میں یہ اعلان کریں۔

''میں پہلے مرتد تھا۔اب دوبارہ میں نے اسلام قبول کیا ہے۔میں غلام احمد قادیانی اور صدیق دیندار چن بسویشور اور ان کی جماعت کو کافر اور مرتد سمجھتا ہوں۔ میں آئندہ ان کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھوں گا۔''

نیز یہی اعلان اخبار جنگ اور انجام میں بھی شائع کریں۔ اس کے بعد آپ کو مسلمان قرار دیا جائے گا۔ باقی رہا امامت کا مسئلہ تو آج ہی کوئی سکھ اسلام قبول کرے اور فوراً اسے امامت کا منصب بھی دے دیا جائے یہ نہ عقلاً قابل تسلیم ہے نہ شرعاً۔ ایک سال تک آپ کے حالات اور دیندار انجمن سے قطع تعلق کا جائزہ لیا جائے گا۔ اطمینان ہونے کے بعد آپ کو امام بنایا جاسکتا ہے۔

اس منافق نے جب دیکھا کہ یہاں اس کا کوئی داؤ نہیں چل رہا تو راہ فرار اختیار کی۔ کسی دوسری مسجد میں جا کر امامت کی صورت میں عوام کے ایمان پر غارتگری شروع کر دی ہوگی۔

راہزن، ڈاکو، لٹیرے، خود غرض، حق ناشناس
بھیڑیے پہنے ہوئے پھرتے ہیں بھیڑوں کا لباس

حضور ﷺ کی بعثت ثانی

اپنی کتاب مہر نبوت میں لکھتے ہیں: ''الحمد للہ اعلان نبوت منجانب احمد یاں مسیح موعود کی شہرت کا باعث بنا اور یہ شہرت قیامت کے قائم ہونے کی ایک عظیم الشان حجت تھی۔ یہی ایقان قیامت بعثت ثانی کے ثبوت میں بینات بن کر ہمالیہ کے پہاڑ کی طرح سر بلند اور مستحکم کھڑا ہے۔''

(مہر نبوت ص ۵۶)

اس عبارت سے تشفی نہ ہو تو مزید تشریح سنئے: ''جب بعثت ثانی میں ان کے باپ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف لائے ان کو چھوڑ کر احمدیوں نے ولد اللہ کی حقیقت کو قائم رکھنا چاہا تو ان کو فتنوں میں مبتلا کر دیا۔'' (مہر نبوت ص ۳۶)

میرے خیال میں حضرات قارئین نہیں سمجھے ہوں گے۔ یہ دفع دخل مقدر ہے۔ مطلب یہ کہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ تو نبی برحق ہے تو یہ احمدی (قادیانی) تجھے کیوں نہیں مانتے؟ جواب یہ دیا ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضور ﷺ تشریف لائے تو اکثر عیسائیوں نے نہ مانا، اسی طرح مسیح موعود کے بعد جب دوبارہ حضور کی بعثت ثانی بشکل چن بسویشور ہوئی تو ان احمدیوں نے بھی عادت سابقہ کی طرح نہ مانا۔

اگلی عبارت اس کی مزید وضاحت کررہی ہے۔ ملاحظہ ہو: "دوسرے الفاظ میں اس ولی کے وجود میں بزمانہ قیامت حضور منبع انوار خود تشریف لاتے ہیں۔ اس حقیقت کی وجہ سے یہ بروز محمد کہلاتا ہے۔ اسی وجود کی نشاندہی میں مسیح ظاہر ہوتا ہے۔ جو "انہ لعلم للساعة" کی حقیقت منکشف کرنے کے لئے بچہ کی طرح کچھ نہ کچھ کہہ دے کر عقائد کی طوفان مچاتا ہے۔ قیامت کا علم دینے کے لئے اس کی بدنامی مقدر ہوتی ہے۔" (مہر نبوت ص ۴۳)

قارئین حضرات! اس عبارت میں آخری فقرہ "بدنامی مقدر ہوتی ہے" کو دوبارہ ملاحظہ فرمالیں۔ کیا آپ کو یہ گوارا ہے کہ خدانخواستہ آپ کی بدنامی مقدر ہو۔ یقیناً نہیں تو کیا جو خدا کا نبی یا بروز نبی ہوگا۔ اللہ کو یہ گوارا ہوسکتا ہے کہ اس کی بدنامی ہی مقدر ہو؟ ظاہر ہے کہ نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس رسوا سر بازار کو امتحان و آزمائش اور بدنامی میں امتیاز نہیں۔ لیکن اچھا ہوا اپنے ہی قلم سے تقسیم مناصب کردی۔ جو اللہ تعالیٰ کا مقرب اور نبی ہوتا ہے۔ بعض موقعوں پر اللہ تعالیٰ اسے آزمائش میں ڈالتے ہیں۔

آزمائش ہے نشان بندگان محترم
جانچ ہوتی ہے انہی کی جن پہ ہوتا ہے کرم

اور جو نبی نہیں بلکہ متنبی (جھوٹی نبوت کے دعویدار) ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کے لئے بدنامی مقدر ہوتی ہے۔ چمن بسویشور کو اپنی حقیقت کا علم تو تھا ہی اس لئے حقیقت ظاہر کردی کہ وہ ایسا بروز محمد ہے کہ بدنامی اس کے لئے مقدر ہے۔ "سود الله وجه یوم القیامة"

بروز محمد کی تشریح

پچھلی عبارت میں بروز محمد (ﷺ) کی تشریح اگرچہ آچکی ہے کہ اس ولی کے وجود میں حضور منبع انوار خود آتے ہیں۔ لیکن اس کی مزید تشریح اشعار میں بھی کردی ہے۔ اسے بھی ملاحظہ فرمالیں۔

بروز محمد ہے نبیوں کا حاکم
ہے مظہر خدا کا قرآں کا ہے عالم ہے قاضی حشر حوض کوثر کا قاسم

(مہر نبوت ص ۴۳)

سردار دو جہاں ﷺ نے اپنے کو قاضی حشر نہیں فرمایا: "سید ولد آدم" تو فرمایا ہے لیکن حاکم الانبیاء نہیں فرمایا۔ اس لئے یہاں بروز محمد کی جو تشریح کی ہے۔ وہ ایسا بروز ہے۔ جو حضور ﷺ سے بھی قدر و منزلت میں بڑھا ہوا ہے۔ بلکہ قاضی حشر یا مالک حشر تو صفات خداوندی ہیں۔ اس لئے بلا مبالغہ بروز محمد کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ خدا جو صفات محمدیہ کے ساتھ بشکل ہندو...... چن بسویشور آیا ہے۔ وہ یہ بندہ ناچیز ہے۔

خرد کو جنوں کہہ دیا جنوں کو خرد
جو چاہے تیرا حسن کرشمہ ساز کرے

مذہب چن بسویشور میں اس کے اندر کوئی استحالہ نہیں۔ اس لئے کہ ان کے نزدیک مسلمان کا درجہ نبی کے برابر ہے اور جو جامع الانبیاء ہو وہ ظاہر ہے کہ کم از کم خدا تو ہوگا ہی۔ مسلمان اور نبی کا درجہ برابر ہے۔ اس سلسلے میں خود چن بسویشور کے الفاظ سن لیجئے۔

نہیں کوئی مسلم ہے نبیوں سے کچھ کم

(مہر نبوت ص ۶۱)

یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ایک نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ ورنہ عام مسلمانوں کے برابر ہوتا۔ العجب ثم العجب!

بسویشور کے دربار میں نبیوں کا اجتماع

ہوس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوع انسان کو

حد ہوگئی ہوس جاہ کی، ماموروقت سے لے کر مہدی آخرالزمان اور یوسف موعود و دیگر خیالی مراتب تک پہنچنے کے بعد اب بھی ہوس پوری نہیں ہوئی تو بکنے لگا کہ تمام انبیاء میرے دربار میں حاضری دیتے ہیں۔

فرماتے ہیں: "بروز محمد سے مطلب بعثت ثانی میں 'آخرین منھم' کے مالک اور آقا ہیں...... یہی وقت اجتماع انبیاء کا ہوگا۔ جب کل انبیاء جمع رہیں گے ان پر حاکم ایک امتی فنانی الرسول ہوگا۔ جو بروز محمد کہلائے گا۔" (مہر نبوت ص ۴۴)

جب خود بروز محمد ہو گئے محمد ﷺ کی بعثت ثانی بشکل جن بسویشور ہوگئی۔ بیت المقدس کی بجائے حیدرآباد دکن میں انبیاء کرام جمع ہوگئے۔ حاکم بسویشور صاحب مقرر ہو گئے۔ اب آسمان سے نزول قرآن کے خیالی تصور میں کیا دیر لگتی، اس لئے ارشاد ہے: "علم قرآن جب خلیج

عوج میں اولیاء کی بعثت کے زمانہ میں بتدریج ایک ہزار سال کے اندر آسمان پر چڑھ جائے تو دوبارہ وہ ذات بابرکت تشریف لائیں گے۔ان پر علم قرآن نازل ہوگا۔" (مہر نبوت ص۴۴)

عجیب وہ قرآن جس کا نزول سرکار دو عالم ﷺ پر مکہ و مدینہ میں ہوتا تھا۔آج ہندوؤں کے اوتار چنن بسویشور پر اس کا نزول حیدرآباد دکن میں ہوگیا۔

وائے رے قرآن مظلومی تری

بہائیوں کی کتاب اقدس دنیا میں عمل کے لئے آئی تھی۔فضا سازگار نہ ہونے کی وجہ سے بھاگ کر چھپ گئی۔فضا سازگار ہوگی تو پھر نزول کرے گی۔اس دشمن خدا کے نزدیک قرآن بھی ایک ہزار سال تک بھاگ کر آسمان پر چھپا رہا۔اب چنن بسویشور کی موجودگی میں حیدرآباد کی فضا سازگار ہوئی تو وہ اتر آیا۔

وائے ناکامی متاع عقل ہی غارت گئی

ارے دشمن خدا! ہوش کے ناخن لے کہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب بھاگا کرتی ہے۔کتاب اللہ تو اس لئے آتی ہے کہ بے عملی کے زمانے میں لوگ اس سے عمل سیکھیں۔

دریدہ دہنی کی انتہاء کردی

پہلے مسیلمہ کذاب کی بوجہلیت سن کر داد دیں۔" یہ فقیر فنافی الرسول اپنے اندر سے حضور منبع انوار کی قدسی طاقت کو ظاہر کر رہا ہے۔جس کی وجہ سے میرے سامنے نہیں بلکہ حضور منبع انوار کے سامنے کل انبیاء زانوئے ادب طے کئے بیٹھے ہیں۔" (مہر نبوت ص۶۲)

دیکھ لیا من تو شدم تو من شدی کا عجیب وغریب مظاہرہ کہ کل انبیاء میرے سامنے زانوئے ادب طے کر کے بیٹھے ہیں۔مگر چونکہ میں بروز محمد ہوں۔اس لئے درحقیقت حضور کے سامنے انبیاء ادب سے بیٹھے ہیں۔یہ کیسا عجیب منطقی جملہ ہے۔نبوت بھی اپنی ایجاد اور منطق بھی۔

یہ مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج نہیں تو اور کیا ہے۔تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ایسی توہین کہ وہ ایک ہندو کذاب کے سامنے زانوئے ادب طے کئے بیٹھے رہیں۔اس انجمن کی کوئی تصنیف اس قسم کی لغویات سے خالی نہیں۔ضرور ان حرکات شنیعہ کے پس پردہ کوئی شقی ہاتھ کام کر رہا ہے مگر۔

سنبھل کے رکھنا قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

جنت نہیں بیکار خانہ

تصور آخرت، جہنم کا خوف، جنت کی طلب یہ ایسی چیزیں ہیں جو مسلمان کو عمل کی طرف دعوت دیتی ہیں۔ اس لئے اس دشمن خدا کے دل میں یہ شرارت پیدا ہوئی کہ پہلے اس تصور کا خون کر دیا جائے تا کہ آگے مختلف دعاوی کر کے اپنی ہوس پوری کی جاسکے اور تصور آخرت دل سے مٹ جانے کے بعد مسلمان سحر نفس بن کر اس کی ہوسنا کیوں کو برداشت کر لیں۔ ارشاد ہے:

''جب دنیا میں گناہوں کا زور ہوتا ہے تو جنتی ارواح کو غیرت ہوتی ہے۔ اللہ کے اذن سے بصورت اولیاء اللہ آ کر کام کرتی ہیں۔ ورنہ یہ خیال کیا جائے کہ جنتی لوگ ہمیشہ جنت میں پڑے رہتے ہیں۔ اس سے تو جنت نہ ہوئی۔ بیکار خانہ ہوا۔ بیکاری انسان کی بیکاری کا باعث ہوا کرتی ہے۔ بے کار انسان جنتی نہیں کہلا سکتا۔'' (معراج المومنین ص ۵۶)

برادران اسلام اس طرز فکر کو سمجھئے مرنے کے بعد انسان کامل کہاں جاتے ہیں؟ دوبارہ لوٹ کر گناہوں کی دنیا میں آجاتے ہیں؟ لوٹنے سے قبل کہاں تھے؟ بیکار خانہ جنت میں چن بسویشور کے عقیدہ کے مطابق اب ساڑھے تیرہ سو سال کے بعد حضور کی بعثت ثانی ہوئی۔ لیکن اس ساڑھے تیرہ سو سال میں حضور کہاں تھے؟ کیا نعوذ باللہ بیکار خانہ میں رہے؟ اگر نہیں تو فرمایئے اس درمیانی وقفہ میں کہاں رہے؟

مسلمانو! ہوش میں آؤ کچھ سمجھے، یہ کیا کہا جا رہا ہے؟ چن بسویشور بکتا ہے۔ تصور آخرت غلط ہے۔ جنت بیکار خانہ ہے۔ حضورﷺ بے کار خانہ میں رہ نہیں سکتے۔ اس لئے آپ اسی دنیا میں بہ لباس دیگر تشریف لائے ہیں۔ جب تمہارا نبی اس بیکار خانہ میں رہنے کو پسند نہیں کرتا تو تم جنت کی فکر میں لگ کر کیا حماقت کر رہے ہو؟

یہ چوہے اسلام کی جڑیں کاٹنے میں کس قدر منہمک ہیں اور ستم بالائے ستم یہ کہ مسلمانوں سے چندہ کر کر کے اسلام کے خلاف یہ سازشیں ہو رہی ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر دل و دماغ بے قابو ہوئے جاتے ہیں۔ اے کاش کہ اس وقت میرے ہاتھ میں بجائے قلم کے تلوار ہوتی اور حضور اکرم ﷺ فداہ ابی وامی کی توہین کرنے والے اور اسلام کا مذاق اڑانے والے ان جھوٹے نبیوں، دیندار انجمن والوں اور ان تمام لوگوں کی گردنیں قلم کرنے میں مصروف ہوتا جو ان دجالوں کو چندہ دیتے ہیں۔ مگر ع

یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

راز کھل گیا

اسلام پر مرمٹنے والو! خوب سمجھ لو۔ چن بسویشور کو حضور اقدس ﷺ کے ساتھ محبت نہیں کہ آپ کا بروز اور فنافی الرسول کہلا رہا ہے۔ بلکہ یہ سازش انگریز نے سوچ سمجھ کر تیار کی ہے۔ جب انہوں نے یہ دیکھ لیا کہ مسلمانوں کو اپنے پیغمبر سے عشق کے درجہ تک محبت ہے اور اس کو کم کرنے کی اور کوئی صورت نظر نہ آئی تو ان کی نظر انتخاب اس پر پڑی کہ لوگوں کو پہلے یہ باور کرایا جائے کہ حضور کا بعینہٖ مع اپنی تمام صفات کے کسی دوسرے انسان میں حلول ہو جاتا ہے اور پھر چند بد اخلاق غنڈوں کو اس دعویٰ پر تیار کر دیا۔ تاکہ مسلمان یہ دیکھ لیں کہ ہمارا نبی جس پر ہم مرمٹنے کو تیار ہیں۔ وہ ان اخلاق و عادات کا مالک ہے۔

لیکن اس بد دماغ کو یہ نہیں معلوم کہ جو منافق ہیں وہ ان کا ساتھ دیتے ہیں اور اسلام کو ان کی ضرورت نہیں بلکہ اچھا ہوا کہ ان کے ذریعہ کھرے کھوٹے الگ ہو گئے اور جو مسلمان ہیں۔ ان کو حضور کی صفات عالیہ و اخلاق حمیدہ کا درس رب العزت نے اپنی آسمانی کتاب قرآن مجید میں دے دیا ہے: ”وکان خلقه القرآن (حدیث)“ ﴿آپ کے اخلاق قرآن کے مطابق تھے۔﴾

یہ سبق مسلمانوں کو اس قدر یاد ہو چکا ہے کہ بھولے سے نہیں بھولتا۔ تمہاری اس سازش کا صرف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو منافق بشکل مسلمان اسلام کے دعویدار بنے تھے۔ وہ الگ ہو گئے۔

فللّٰه الحمد علیٰ ذالك!

مچھ اوتار

چن بسویشور کے متعلق حقیقت حال خود اس کی زبانی معلوم ہو گئی کہ وہ اپنے کو مسلمانوں کا پیغمبر نہیں ہندوؤں کا اوتار کہتا ہے۔ مہر نبوت کی عبارت ملاحظہ ہو: ”ہے کوئی دنیا میں نبی ایسا جس کے دربار میں انبیاء جمع ہوں۔ آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک کل انبیاء اور مچھ اوتار سے لے کر گوتم بدھ اوتار تک کل انبیاء جمع ہوں۔“ (مہر نبوت ص ۶۲)

پھر وہ ایسا نبی کون ہے۔ اس کی خود تشریح فرماتے ہیں: ''یہ فقیر فنافی الرسول اپنے اندر سے حضور منبع انوار کی قدسی طاقت کو ظاہر کر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے میرے سامنے نہیں بلکہ حضور منبع انوار کے سامنے کل انبیاء زانوئے ادب طے کئے بیٹھے ہیں۔'' (مہر نبوت ص ۶۲)

پیچھے کئی عبارتوں میں یہ دکھایا جا چکا ہے کہ انہوں نے ہندو، سادھوؤں کو اولیاء اللہ کہا ہے۔ ہمیں تو اس پر تعجب ہوتا تھا کہ ہندوؤں کو اولیاء اللہ کیسے کہا۔ مگر جو خود کو ہندوؤں کا اوتار کہے ظاہر ہے وہ ہندوؤں کو اولیاء اللہ ہی کہے گا۔ ایسی تحریریں دیکھ کر بے ساختہ ان کی عقل پر ماتم کرنے کو جی چاہتا ہے۔ مسلمانوں میں دعوت و تبلیغ کر رہے ہیں اور اپنے کو ہندوؤں کا اوتار ثابت کر رہے ہیں۔ مگر سوائے اس کے ہم کیا کہہ سکتے ہیں کہ ؎

عجوبہ فقط آسماں ہی نہیں
یہاں پر عجائب نظارے بہت
فلک پر ہی دمدار تارا نہیں
زمیں پر بھی دمدار تارے بہت

نہیں کوئی مسلم ہے نبیوں سے کچھ کم

دل پر انتہائی جبر کر کے لکھ رہا ہوں۔ ورنہ نہ قلم ایسی عبارتیں نقل کرنے کو تیار ہے۔ نہ ضمیر اس کی اجازت دیتا ہے کہ ایسی بکواس کو نقل کیا جائے۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں ایسی توہین آمیز عبارتیں دیکھ کر جذبات قابو سے باہر ہو جاتے ہیں۔ جگر قاش قاش ہوا جاتا ہے۔ خدا کی قسم مسلمانوں کو ان کے مکائد سے بچانے کی خاطر یہ عبارتیں ان کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ ورنہ ان خرافات کا نقل کرنا تو درکنار میں ان کو دیکھنا بھی گناہ کبیرہ سمجھتا ہوں۔

چمن بسویشور نے اپنے ساتھ اپنے مریدین کی بھی آخرت تباہ کر ڈالی۔ ان کو سبز باغ دکھا کر ان کا ضمیر موہ لیا۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ پیر صاحب تو محمد ثانی بن بیٹھیں اور مرید بیٹھے منہ تکتے رہیں اس لئے اپنے مریدین کو انبیاء کا معزز لقب دے کر انہیں الو بنا دیا۔ قارئین حضرات کو یاد ہوگا کہ غلام احمد قادیانی نے اپنے چیلوں کو صحابی کا لقب دیا تھا۔ لیکن یہاں تو ایں خانہ ہمہ آفتاب است والا معاملہ ہے۔ ارشاد ہے ؎

بروز محمد فنافی الرسولم
ہمہ انبیاء را رفیقہای بینم

جہاں اپنے مریدین کوخوش کرنے کے لئے انہیں نبی کا خطاب دیا۔ وہاں عامۂ مسلمین کی دلجوئی کے لئے عام قانون بنادیا کہ ۔

نہیں کوئی مسلم ہے نبیوں سے کچھ کم

چلنے لگے ہاتھوں، چمن بسویشور کی اپنی عبارت ملاحظہ فرمالیں۔ ''جو مسلمان پیدا ہوتا ہے یا مسلمان ہوتا ہے۔ وہ پہلے ہی قدم میں کسی نہ کسی نبی کا مثیل بننے کی بالقوۃ طاقت رکھتا ہے اور دوسرا تصرف حضرت منبع انوار کا مسلمانوں میں یہ چل رہا ہے کہ کسی مسلمان کو خیال تک نہیں ہوتا کہ وہ اپنے کسی بچہ کا نام کسی نبی کی غلامی میں رکھے۔ جیسے عام طور پر غلام محمد، غلام احمد، غلام علی، غلام دستگیر نام رکھتے ہیں۔ اس طرح غلام ابراہیم، غلام موسیٰ، غلام عیسیٰ رکھنے کا کسی مسلمان کو خیال نہیں ہوتا۔ کیونکہ ۔

نہیں کوئی مسلم ہے نبیوں سے کچھ کم

(مہر نبوت ص ۶۰، ۶۱)

اس خامہ فرسائی کو دیکھ کر ان کی عقل پر جتنا ماتم کیا جائے کم ہے۔ یہ اس قابل بھی نہیں کہ اس کا رد کرنے کے لئے کاغذ ضائع کیا جائے۔ لیکن اس کی آڑ لے کر دیندار انجمن کے موجودہ نگران اعلیٰ سعید بن وحید نے کشمیر میں سیرت النبی کے جلسہ میں کہا تھا کہ: ''جہاں سے نبوت ختم ہوتی ہے۔ وہاں سے تو مؤمن کے کمال کا آغاز ہوتا ہے اور کوئی مؤمن اگر نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ اپنے مرتبہ سے نیچی بات کا دعویٰ کرتا ہے۔''

دریدہ دہنی کی انتہاء ہوگئی کہ مؤمن نبی سے بڑے درجے کا ہوتا ہے۔ نبی اگر مؤمن سے کم درجہ ہے تو اس کا صاف مطلب یہی ہے کہ انبیاء مؤمن نہیں اور جب انبیاء کے لئے مؤمن ہونا ضروری نہیں تو وہ کافر ہی ہوں گے۔ جیسا کہ چمن بسویشور صاحب عجیب منطقی چال ہے۔ نبوت ایسی سستی کردی کہ ایمان کی شرط بھی اڑادی۔ اگر نبوت بے ایمانی اور بے غیرتی کا نام ہے تو وہ تمہیں ہی مبارک ہو ۔

رقیب سرٹیفکیٹ دیں تو عشق ہو تسلیم
یہی ہے عشق تو اب ترک عاشقی اولیٰ

(اکبر الہ آبادی)

حقیقت کچھ اور ہے۔ انہیں خود بھی پتہ نہیں کہ نبی کیا ہوتے ہیں۔ دراصل غلام احمد

قادیانی کی بدولت مسیح موعود، مہدی آخرالزمان اور نبوت کے دعوے کو کھلی چھٹی ملی۔ چنانچہ بیسوں جھوٹے نبی اسی زمانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کو بھی شوق ہوا کہ چلو ہم بھی انہی کے ساتھ۔

نہیں معلوم منزل ہے کدھر کس سمت جاتے ہیں
مچا ہے قافلے میں شور ہم بھی غل مچاتے ہیں

(اکبرالہ آبادی)

چمن بسویشور نے اپنی تصانیف میں بار بار مقام مسلم کو مقام نبوت سے اعلیٰ و افضل ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اپنی تصنیف مہر نبوت کے شروع میں رقمطراز ہیں۔

نبوت کے اسرار بے انتہاء ہیں
بفضل خدا اس کے در مجھ پہ وا ہیں
کہوں رازداری کے اسباب کیا ہیں
میں ان کی جگہ ہوں وہ میری جگہ ہیں
کہ عیسیٰ تلک جس قدر انبیاء ہیں
وہ رفقاء کار رسول خدا ہیں
فنافی الرسول خدا جو ہوا ہے
وہ لاریب حق میں نبی ہو گیا ہے
کہ نبیوں سے دربار اس کا بھرا ہے
ہیں رفقاء نبی یہ عجب ماجرا ہے

نیز اسی کتاب کے شروع میں یہ بھی ہے کہ۔

ہے فائق ہمارا ولی ہر نبی پر

انتہاء کر دی چمن بسویشور کے شاگرد مولوی غازی ابوالکلام عبدالغنی نے۔ پیر نے تو صرف اپنے رفقاء کی انبیاء پر فضیلت ثابت کی۔ مگر عبدالغنی سوداللہ وجہہ نے تو یہاں تک کہہ ڈالا کہ چمن بسویشور کا مبعوث ہو کر محمد ﷺ کی امت میں آجانا، دوسرے انبیاء کے لئے باعث معراج ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون، لکھتے ہیں۔

محمد کی امت میں پھر ان کا آنا
نبیوں کا گویا ہے معراج پانا

(شمس الضحیٰ ص ۶۲)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چمن بسویشور مہر نبوت لکھتے وقت یہ قسم کھا کر بیٹھے ہیں کہ انبیاء کی توہین جس قدر ہو سکے اس میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں گے۔ لکھا ہے: "ان کا ایک وجود کئی کئی انبیاء کو اپنے اندر رکھتا تھا۔ اسی وسیلہ سے انبیاء اقوام عالم جن پر صرف سلام تھا۔ رحمۃ اللہ اور رضی اللہ کے حقدار ہوئے۔" (مہر نبوت ص ۳۴)

ستم بالائے ستم

توہین نبوت کا جو کردار چمن بسویشور نے ادا کیا ہے۔ اس کو نوک قلم پر لاتے ہوئے ہاتھ کانپنے لگتے ہیں۔ لیکن ان کے مرید ابوالکلام عبدالغنی نے توہین نبوت کا جو بیڑا اٹھایا ہے۔ بلاشبہ جس کے دل میں ذرا بھی ایمان ہو تو وہ اس بدبخت کا سر کچلنے کے لئے بے قرار ہو جاتا ہے۔

لرزتے تھے دل نازک قدم مجبور جنبش تھے

اے کاش کہ میرے مسلمان بھائیوں کو ان کی خرافات کا پہلے سے علم ہوتا۔ تاکہ مجھے نقل کفر کی ضرورت نہ پیش آتی اور خدا شاہد ہے کہ نقل کفر کفر نباشد کو سامنے رکھ کر یہ قدم اٹھا رہا ہوں۔ عبدالغنی مذکور کی عبارت ملاحظہ ہو۔

"جماعت دینداران کو خطابات من جانب اللہ ملے ہیں۔ دو سو سے زیادہ مرد میدان اکثروں نے نبیوں کے منازل طے کئے۔ وہ متعدد انبیاء کے ناموں سے پکارے گئے۔ وہ دربار بروز محمد (خانقاہ سرور عالم آصف نگر دکن) میں جمع ہیں۔ صرف رام اور کرشن اوتار ہی ایک درجن سے زیادہ ہیں۔" (شمس الضحیٰ ص ۹۱)

غور فرمایئے! کیا یہ چیلا اپنے گرو سے سبقت نہیں لے گیا؟ واقعی لائق انعام ہے۔ چٹکیوں میں جماعت کے درجنوں افراد کو ہندوؤں کا رام اور کرشن اوتار بنا دیا۔ کئی حضرات کو آن واحد میں نبی بنا دیا اور جو منتظر نبوت ہیں۔ ان کو خطابات من جانب اللہ تقسیم کر ڈالے۔ بخدا یہاں تو قادیانیت بھی شرما رہی ہے۔ وہاں تو چھان بین کے بعد نبوت ملا کرتی تھی۔ مگر یہاں تو منازل نبوت بہت جلدی طے ہو جاتے ہیں۔

ادھر تو یہ ظالم عوم کالانعام کو اپنا سامان طرب بنا کر رقص کرا رہے ہیں۔ ادھر مجنونانہ بڑ میں خرافات بکی جا رہی ہیں اور وہ لوگ جن کو نبوت کا سرٹیفکیٹ ملنے والا ہے۔ انتظار میں بیٹھے بندروں کی طرح ان بدبختوں کی ڈگڈگی پر رقص میں مصروف ہیں۔

صحابہ کی گروہ بندی

سرور کائنات ﷺ کے صحابہؓ کو جو اعزاز حاصل ہے۔ اب چمن بسویشور اپنی جھوٹی نبوت

پر ایمان لانے والے الوؤں کا بھی وہی مرتبہ بتا رہے ہیں۔ اس طرح صحابہ کے دو دور ہو جاتے ہیں۔ اس خوش کن گروہ بندی کو ذکر کر کے دو قرنوں سے متعلق لکھتے ہیں: ''اب تک یہ وعدہ دو دفعہ پورا ہو چکا۔ زجاجہ قرن اولیٰ، زجاجہ قرن اخریٰ۔'' (مہر نبوت ص ۳۴)

یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ بے شعور صاحب تو شور مچائیں اور باشعور صاحب خاموش منہ تکتے رہیں۔ اس لئے گروکی لے میں لے ملا کر عبدالغنی باشعور فرماتے ہیں۔

عیاں قرن اولیٰ میں تھی ان کی ثمت
عیاں قرن اخریٰ میں ہے ان کی قلت

(شمس الضحیٰ ص ۸۷)

شمس الضحیٰ

اس کتاب کا مصنف ابوالکلام عبدالغنی ہے۔ جس کی کتاب کے متعدد حوالے پیچھے گزر چکے ہیں۔ اس کتاب پر دیندار انجمن کے بانی چنن بسویشور کی تقریظ ہے۔ اس تقریظ کی وجہ سے کتاب کی اہمیت اور بڑھ گئی۔ چنن بسویشور اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں: ''مصنف کتاب ہذا مولوی غازی ابوالکلام عبدالغنی صاحب مصنف میثاق الانبیاء نے مضامین تبلیغ کو مسدس کی صورت میں منضبط کیا ہے۔ وہ کتاب میری نظر سے گذری۔ انتہائی معقولیت سے کام لیا ہے۔ ہماری انجمن کے جذبات کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ درحقیقت وہ جذبات کیا ہیں۔ قرآن کریم عمل میں ہے۔ یہ کتاب ہر مسلم کو ہدایت کا باعث ہوگی۔ شفاعت کا باعث ہوگی۔ بڑھنے والوں کو صراط مستقیم پر لائے گی۔'' (دیندار چنن بسویشور الرقوم مورخہ ۲۵ رجب المرجب ۱۳۶۵ھ)

بقول صاحب تقریظ یہ کتاب مسلمانوں کی ہدایت اور صراط مستقیم پر لانے کی غرض سے تصنیف کی گئی ہے۔ وہ صراط مستقیم کیا ہے؟ اس کتاب کی محولہ عبارات اور چنن بسویشور کی تصانیف کی خرافات کو سامنے رکھ کر قارئین حضرات خود فیصلہ فرمائیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ توہین انبیاء چنن بسویشور کو یوسف موعود، مثیل موسیٰ، مصلح موعود، مأمور وقت امام الناس، مالک قیامت، بروز محمد اور اللہ بشکل چنن بسویشور مان لینا۔ نعوذ باللہ من ذالک!

لتنذر قوماً لدّا

کہتے ہیں شیطان کی آنت بہت لمبی ہوتی ہے۔ ان کی لغویات کا بھی عالم ہے کہ

بیان کرنے والا تھک جاتا ہے۔ مگر ان لغویات کا عشر عشیر بھی نہیں کہہ پاتا۔ لیکن لتنذر قوماً لدّا کی جو تفسیر کی ہے۔ وہ تو دریائے معرفت ہے۔ خاص کر اس پر جو عبارت فٹ کر کے اس آیت کی وضاحت کی ہے۔ وہ تو بے نظیر ہے۔ جلدی سے سن لیجئے۔ ایسی بے بہا نعمت اور کہیں سے نہیں ملنے کی۔

''وہ اس خانقاہ میں کیسے آسکتے ہیں۔ جن کے سینے میں قرآن پڑھنے کا جذبہ نہ ہو۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے آسان زبان میں یعنی صدیق کی زبان سے قرآن کریم کے رموز سیکھے۔ صدیق کی زبان دراصل محمدؐ کی زبان ہے کہ جس سے ہم پر قرآن نازل ہوا۔ قرآن کریم نے محمدؐ کی زبان سے پڑھنے کی قید لگائی ہے۔ ''فانما یسرنه بلسانك'' اور آگے ہے ''لتنذر قوماً لدّا'' یعنی آپ آخر زمانے میں قرآن آسان کرنے کے لئے تشریف لائیں گے۔''

(شمس الضحیٰ ص ۳۲)

مصنف کو اختلاط کا مرض ہے۔ صدیق کی زبان سے جو کتاب تم پر آسان کی گئی وہ قرآن نہیں ہندوؤں کی وید ہے۔ جسے تو نادانی سے قرآن سمجھا ہے۔ ارے جس نے قرآن دیکھا ہو وہی بیان کرے۔ اپنے گرو سے پڑھ کر تو آئے وید اور تفسیر کرنے بیٹھے قرآن کی۔

صورت لیلیٰ نہ دیکھی پڑھ لیا دیوان قیس
شاعری ان کو نہیں آئی زباں داں ہو گئے

تبلیغ وہجرت حرام

کتاب شمس الضحیٰ کے دیباچہ میں غازی عبدالغنی لکھتا ہے: ''اب ہم صاف کہہ دیتے ہیں کہ ہمارا ماضی موعودہ اور بشارتوں کی بناء پر گذر گیا۔ مستقبل بھی موعودہ ہے وہ بھی گذر جائے گا۔ آئندہ اس قسم کی تبلیغ، ہجرت اور غزوات تیرہ سو سال تک نہیں ہوں گے۔'' (دیباچہ شمس الضحیٰ)

جہاد کی حرمت کا حکم تو ان کے گرو غلام احمد قادیانی پہلے سے کر چکے تھے۔ اب چیلے نے آ کر تبلیغ اور ہجرت پر بھی بندش لگا دی۔ مگر برعکس نہند نام زنگی کافور کے مطابق غازی کہلاتے ہیں۔ حضرت بجا فرماتے ہیں۔ جس تبلیغ کے لئے دیندار صاحب تشریف نہ لائیں کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ آ کر تبلیغ شروع کر دے۔ یہ میراث تو انہی کو ''ابا عن جد'' ملی ہوئی ہے۔ اس پر دوسروں کی دست اندازی جائز نہیں۔

گھن چکر

مسلمانو! کلیجہ تھام کر گھن چکر کے معنی سمجھ لو اور پھر دیکھو چنن بسویشور صاحب کس کو گھن

چکر بتا کر خود طوفانی دورے پر جاتے ہیں: ''حضور (چمن بسویشور) نے فرمایا۔ میرا کام ختم ہو گیا۔ میں ایک طوفانی دورے پر جانے والا ہوں۔ میں ہمیشہ آتا رہوں گا۔ اللہ بڑا گھن چکر ہے وہ کسی کی سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر وہ کسی کی سمجھ میں آ گیا تو وہ خدا ہی نہیں۔'' (شمس الضحیٰ ص ۱)

برادران اسلام! یہ باتیں عالم ادب میں نہیں کہی جا رہی ہیں۔ کسی مجذوب کی بڑ نہیں ہیں۔ یہاں ہر بات سوچ سمجھ تصنیف کے لئے فارغ ہو کر مصنف قلم سنبھالے اپنے گرو کی باتیں تبرک سمجھ کر لکھ رہا ہے۔ کسی نے آج تک کسی بدمعاش، شرابی اور چرسی کو نشے میں بھی ایسی باتیں بکتے نہیں دیکھا ہوگا۔ اس پر طرہ یہ کہ دیندار انجمن والے انہی بھول بھلیوں پر خوشی سے جھومے جاتے ہیں اور بقول خود پکے مسلمان بلکہ بمنزلہ نبی ہیں۔ جن کو مسلمانوں میں یہ امتیاز ہے کہ دیندار کہلاتے ہیں۔

سوچ لو

اے میرے فریب خوردہ بھائیو! اب بھی ہوش سے کام لو۔ ہمارا تمہارا دین ایک، خدا ایک، نبی ایک، قرآن بھی ایک، آؤ کلمہ شہادت پڑھ کر دوبارہ انہی کی آغوش رحمت میں آرام کرو ان دھوکہ بازوں کے گھن چکر میں آ کر اپنا دین وایمان، مال وآبرو برباد نہ کرو۔ بات سمجھ میں نہ آئے تو کسی سے پوچھ لو۔ خود بھی ذرا عقل سے کام لو۔ یہ عقل ایسے ہی مواقع پر کام میں لانے کے لئے دی گئی ہے۔ صبح کا بھولا شام کو گھر واپس لوٹ آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔

ظالم ابھی ہے فرصت توبہ، نہ دیر کر
وہ بھی گرا نہیں جو گرا پھر سنبھل گیا

تفسیری موشگافیاں

صاحب شمس الضحیٰ سورۃ بلد کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ''اس کے علاوہ اس سورۃ میں ایک متقیوں کی جماعت کا بھی ذکر ہے۔ جو اسلام کے لئے مصائب جھیلنے والی ہے اور اپنے عمل سے صبر اور رحمت کا ثبوت پیش کرتی ہے۔ انہی کو اصحاب میمنہ یعنی غازیان اسلام کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ ان کی مخالفت میں آنے والی قوت کو اصحاب مشئمہ یعنی بدبخت گروہ بتایا گیا۔ ان کی انتہاء یہ ہے کہ وہ ایک ایسی آگ میں دھکیل دیئے جائیں گے۔ جس کو نار موصدۃ کہا گیا ہے۔ یعنی اس آگ سے نکلنے کا کوئی راستہ نہ ہوگا۔ تمام دروازے بند کر دیئے جائیں گے۔ سب سے

پہلے اللہ پاک نے "لا اقسم بھذا البلد" کہہ کرام القریٰ والے بلد امین کی قسم کھائی ہے۔ "انت حل بھذا البلد" کہہ کر حضور کے ایک دوسرے بلد میں مزید اترنے کی بشارت دی گئی ہے۔ جو "انت حل" سے ظاہر ہے۔ "ووالد وما ولد" میں "بلد امین" کو باپ قرار دے کر بعثت ثانی میں دوسرے بلدہ کو اس کا بیٹا قرار دیا گیا ہے۔ جو روئے زمین میں شہر حیدرآباد ہی بلدہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہی اپنے بلدہ کا بیٹا ہے۔ جس میں بعثت ثانی کے لئے حضور سرور عالم نے بھی اس آنے والے موعود کو رجل من امتی اور من ولد ابن ہی کہا ہے اور وہ وجود حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور کا ہے۔ جنہوں نے جسمانی ۵۶ اور اخلاقی ۹۶ نشانات کے ساتھ ایک دوسرے بلدہ میں نزول فرمایا۔ "ولقد خلقنا الانسان فی کبد" میں ایک ایسے انسان کو حجت پیش کی جارہی ہے۔ جو اپنے مقصد کے حصول میں انتہائی مشقت اٹھانے سے گریز نہیں کرتا۔ لیکن وہ بقاء اللہ سے محروم ہے۔ وہ دل گردہ رکھنے کے باوجود روحانیت سے بے بہرہ ہے۔ حضور سرور عالم کے بہ لباس دیگر دوسرے بلدہ میں نزول کو نہیں مانتا اور وہ وجود قاسم رضوی کا ہے۔ "ایحسب الانسان ان لن یقدر علیه احد" یعنی انسان پر یہ حجت پیش کی گئی ہے۔ وہ کیوں اپنے اقتدار میں اس قدر نازاں ہے۔ کیا اسے یہ خیال نہیں ہوتا کہ شاید کسی اور کو اس پر قدرت حاصل ہو؟ یہ وہ عالم بتایا گیا ہے۔ جب کہ سید قاسم رضوی پوری حیدرآباد ریاست پر حکومت واقتدار کے نشہ میں چور تھا اور یہ سمجھتا کہ اس کی سیاست اور قوت ہمیشہ رہے گی۔ حضرت صدیق دیندار اور ان کے فقراء کو نظر میں بھی نہ لاتا تھا۔ لیکن آگے بتلایا گیا ہے۔ "یقول اھلکت مالاً لبدا" یعنی بالآخر وہ شخص اپنے ہاتھوں اپنا بہت سامان برباد کرے گا۔ قوم کی ساری دولت کو اپنی غلط رہبری سے ہلاکت کے گڑھے میں اتار دے گا۔"

(شمس الضحیٰ ص ۸۵)

قرآن کریم کی ایسی دلیرانہ تحریف کہ مطالب قرآنی کو سراسر مطالب نفسانی کے سانچہ میں ڈھال دیا گیا ہے۔

قارئین حضرات یہ نہ بھولیں کہ قرآن چن بسویشور صاحب پر دوبارہ نازل ہوا ہے۔ ان پر علوم قرآنی وا ہیں، تبھی تو قرآن کی ایسی تفسیر لکھی ہے کہ دنیا کے کسی بڑے سے بڑے جھوٹے ظالم نے بھی ایسی تفسیر نہیں کی۔ جو الف تا یا نفسانی خواہشات پر مبنی ہو۔ مگر یاد رہے کہ یہ جھوٹ فریب آخر تا بکے۔

جھوٹ کا بازار تھوڑے روز ہے
بعد اس کے حسرت دل سوز ہے

عدو شرے برانگیزد کہ خیر ما درآں باشد

سورۂ بلد کی تفسیر میں قاسم رضوی کی نسل کو انتہائی ذلت آمیز الفاظ میں ذکر کرتے ہوئے دریدہ دہن عبدالغنی نے لکھا ہے: ''اولیاء اللہ کی مخالفت میں دو ہی قسم کے لوگ کھڑے ہوئے ہیں۔ ایک وہ جن کی نسل صحیح نہ ہو یا پھر وہ جو نسل کا تو اچھا ہے۔ لیکن گنہگار ہے۔ سید قاسم رضوی نے بحیثیت صدر اتحاد المسلمین ہمارے متعلق صدر ناظم کوتوالی کو حکم دیا ہے کہ دیندار چور اور ڈاکو ہیں۔ گداگری کرتے پھرتے ہیں۔ اب کمیونسٹوں کے حملہ کے موقع پر لوٹ مار شروع کر دی ہے۔ یہ عیسائی ہیں، نہ مسلمان، نہ پارسی، یہ بے دین ہیں۔ ان کو بہادر یار جنگ مرحوم ختم کرنا چاہتے تھے۔ افسوس وہ ختم نہ کر سکے۔ میں ان کو ختم کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ میں حکم دیتا ہوں کہ ان کو ختم کر ڈالو۔ جہاں پاؤ پکڑ لو، سخت سے سخت سزا دو۔ یہ دو سو کے قریب ہیں۔ یہ ختم ہو گئے تو دوسرے نہیں۔'' (شمس الضحیٰ ص ۱۰۳)

نیز آپ پر ایک شعر قاسم رضوی کے بارے میں نازل ہوا ہے۔

گئی بزم میں خود ہی خرطوم تیری
گئی حیف بیکار ہڑبوم تیری

(حوالہ بالا)

مصنف نے جس مقصد کے تحت یہ عبارت نقل کی ہے۔ جس میں بہادر یار جنگ کا ان دینداروں کے بارے میں نظریہ اور قاسم رضوی کا ان کو ختم کر دینے کا ذکر کیا ہے۔ وہ تو مصنف ہی بہتر جانتے ہیں۔ مگر اس عبارت سے ہمیں بہت بڑا فائدہ ہوا اور وہ یہ کہ اس متنبی سے متعلق دو ایسے حضرات کی رائیں معلوم ہو گئیں۔ جو ان کو قریب سے دیکھے ہوئے ہیں۔ ان کے دعوؤں اور دیگر نجی اور اخلاقی کیفیات سب پر واقف ہونے کے بعد انہوں نے یہ رائے قائم کی ہے۔

نزول قرآن

قارئین حضرات کو یاد ہوگا کہ چن بسویشور صاحب پر نزول قرآن تو بعثت ثانی میں ہو گیا تھا۔ لیکن اس دعویٰ میں ایک کسر باقی تھی کہ نزول اوّل کے بعد صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں جمع

قرآن بھی ہوا۔لیکن نزول ثانی میں اس کا ذکر ہی نہیں۔اس لئے چنن بسویشور کے چیلے نے یہ کسر بھی پوری کردی ملاحظہ فرمائیں:''انا علینا جمعه وقرآنه ''یعنی قرآن کا جمع ہونا اور اس کا پڑھنا ایک خاص وقت پر ہوتا ہے اور وہ وقت معین ہے۔یہ عمل حضور سرور عالم (ﷺ) کے ظہور پر ہوا یا پھر حضرت مولانا صدیق دیندار قدس سرہ العزیز کے وجود نے اس عمل کو پورا کیا۔''
(شمس الضحیٰ ص۶)

حضور ﷺ کے بعد سے صدیق کے ظہور نامسعود تک قرآن پاک کا پہلا نزول اور جمع وترتیب باقی رہی یا ختم ہوگئی؟ اگر اس عرصے میں وہی منزل قرآن مرتب موجود رہا تو نہ چنن بسویشور پر نزول کی ضرورت رہی اور نہ چنن بسویشور کے جمع وترتیب کی حاجت،اور اگر حضور ﷺ کے بعد قرآن ختم ہوگیا۔العیاذ باللہ!تو فرمایئے کہ اس تیرہ سو برس میں مسلمانان عالم جس قرآن کو قرآن مانتے آئے وہ کیا تھا؟اس عرصے میں جب قرآن ہی نہیں تھا تو ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے پاس جو تھا وہ قرآن کے علاوہ تھا۔اس کی تشریح دیندار انجمن والوں سے مطلوب ہے۔

دشٹ

اب حضرت والا سچ بولنے لگے ہیں۔فرماتے ہیں:''ہم میں تقریباً تمام ہندوستان کے اوتار ہیں۔ہم سے ہندوستان کو امن ہوگا۔دشٹوں کے نمبر میں مت آؤ۔'' (دیباچہ شمس الضحیٰ)

خیر کوئی بات نہیں دشٹوں کا نمبر بعد میں سہی۔مگر آنجناب نے بات بڑے پتے کی بتادی۔ایک اوتار کے لغویات کا تحمل بھی مشکل ہوتا ہے۔جب آپ کے پیرجی میں یا خود آپ میں ہندوستان کے تمام اوتار جمع ہیں تو ایسی صورت میں نہ جانے ان خرافات ولغویات کا کتنا بڑا انبار لگا ہوگا اور بلاشبہ یہاں ایسا ہی ہے۔آپ نے چند اقتباسات اس رسالہ میں بھی ملاحظہ فرمالئے ہوں گے۔

قارئین حضرات!یہ نہ بھولئے کہ اوتار کی اصطلاح مسلمانوں میں نہیں ہے۔یہ ہندو سادھوؤں کی اصطلاح ہے۔ہندوؤں کا خدا کہئے یا موعود مذہبی رہنماء،بہرحال اسلام کا دامن ان اوتاروں سے پاک ہے۔اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مصنف بیچارے کا میلان ہندوؤں کی طرف زیادہ ہے۔جس کی وجہ شاید یہی ہوسکتی ہے کہ ان کی نبوت اور دیگر دعاوی کے دلائل ہی انہی کی کتب سے ماخوذ ہیں۔ایسی صورت میں اگر ان کی دلجوئی کی خاطر ان کی طرف کچھ بھی جھکاؤ نہ رہے تو یہ نمک حرامی ہوگی۔ہمیں کوئی اعتراض نہیں شوق سے ہندوؤں کا نمک ادا کریں۔مگر اسلام کا لیبل لگا کر نہیں۔

مقام محمود پر ڈاکہ زنی

چمن بسویشور کے چیلے عبدالغنی نے اپنی کتاب شمس الضحیٰ میں ایک شعر لکھا ہے۔

زمانے میں قرآن مشہود ہے اب
کہ ذات محمدی محمود ہے اب

حاشیہ مین اس شعر کی طویل تشریح کی ہے اور ایسی تاویل کی ہے کہ بلاشبہ لفظ تاویل بلکہ لفظ شرم کو بھی شرم آتی ہے۔ لکھتے ہیں: ''چونکہ سارے اولیاء حضور کی مدح میں گم تھے۔ لیکن کسی ولی کو مقام محمود، حاصل نہیں ہوا۔ اس لئے کہ وہ دور آگے تھا۔ جیسے کہ اس آیت سے روشن ہے۔ ''عسیٰ ان یبعثك مقاماً محموداً '' آیت کے اس تیسرے حصہ میں حضور ﷺ کی ذات کو مقام محمود پر لانے کی بشارت دی گئی ہے۔ یہ دور آخر ہے۔ جو موعود ہے۔ حضور نے اسی مقام محمود والی بعثت کے لئے مسلمانوں کو بعد اذان دعا سکھائی۔ جس کی تعمیل میں ہر مسلمان ''وابعثه مقاماً محموداً '' کے الفاظ دہراتا ہے۔ ادھر نماز کے قعدہ میں شہادت کی انگلی اسی بعثت ثانی کی شہادت میں اٹھائی جاتی ہے۔ جس کا انتظار مسلمانوں میں ہے۔ وہی بعثت مقام محمود والی بعثت ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ محمد رسول اللہ ہر تیرہ سو سال کے بعد ایک امتی کی قبا پہن کر جلوہ گر ہوں گے۔ اسی لئے قعدہ میں ''السلام علیك ایها النبی '' کہا جاتا ہے کہ جس سے حضور سے مخاطبت ہوتی ہے۔ ''ایها النبی '' کی مخاطبت غائب کی نہیں ہے۔ بلکہ آنکھوں سے دیکھنے کی حجت پیش کرتی ہے...... بہرصورت یہ بعثت ثانی کس رنگ میں ہوگی۔ بعثت ثانی میں وہ اپنا نام کیا پائے گی۔ اس کے لئے خود اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حضور سے دعاء کرنے کے لئے کہا ہے۔ وہ یہ ہے۔ ''قل رب ادخلنی مدخل صدق...... سلطانا نصیراً'' حضور کے سارے کمالات روحانی کا اگر کوئی وجود متحمل ہوسکتا ہے تو وہ وجود صدیق اکبر کا ہے۔ بعثت اوّل میں بھی صدیق تھے۔ بعثت ثانی میں بھی صدیق ہی ہیں...... پس اب ظاہر ہوا کہ حضور شاہد و مشہود بھی ہیں اور روز قیامت میں محمود بھی اور اس طرح جب آپ کا اعادہ ہوتا ہے تو موعود بھی ہیں...... حقیقت یہ ہے کہ یہ آخری بعثت ہے۔ جس کو ''والبعث بعد الموت '' بھی کہا گیا ہے۔ حضورؐ کے سوا کوئی دوسرا وجود اس امت کی اصلاح کے لئے کھڑا نہ ہوگا۔ یعنی اس امت میں ہی ایک کامل انسان بروز محمد کی شکل میں مبعوث ہوگا۔'' (اقتباسات از کتاب شمس الضحیٰ ص ۳۰،۳۱)

اعادہ سے متعلق اشعار بھی سن لیجئے۔ فرماتے ہیں۔

یہ خود عود کر آئے موعود ہوکر
شہادت میں خود اپنی مشہود ہوکر

(شمس الضحیٰ ص ۱۲)

نیز ارشاد ہے۔

ثمر بن کے قرآن کے مشہود آئے
قیامت کی بعثت میں محمود آئے
اعادہ میں اپنے وہ موعود آئے
غرض دور آخر کے مقصود آئے

(شمس الضحیٰ ص ۱۵)

مسلمان کے کسی بچے سے پوچھئے وہ یہی کہے گا کہ ہم چن بسویشور کی بعثت کے لئے یہ دعا نہیں کرتے۔ پھر یہ کہنے کی تمہیں کیسے جرأت ہوگئی کہ حضورﷺ نے تمہاری بعثت کے لئے بعد اذان دعا سکھائی۔ جس کی تعمیل میں ہر مسلمان " وابعثہ مقاماً محمودا " کے الفاظ دہراتا ہے۔ چن بسویشور کو شیطان نے دھوکہ دیا ہے کہ مسلمان تیری بعثت کے لئے دعا کر رہے ہیں۔

اف غضب کر دیا بدبخت نے یہ کہہ کر کہ ادھر نماز کے قعدہ میں شہادت کی انگلی اسی بعثت ثانی کی شہادت میں اٹھائی جاتی ہے۔ العیاذ باللہ حضورﷺ کے ایک ہندو کی شکل میں آنے کی شہادت کوئی مسلمان دے سکتا ہے؟

خدا غارت کرے کہتا ہے کہ حضورؐ کا تیرہ سو سال بعد کسی کی شکل میں ظاہر ہونے کا مسلمانوں میں انتظار ہے۔ مسلمان تو بیچارے خواب میں بھی ایسا گمان نہیں کر سکتے۔ بلکہ دیندار انجمن والے جو بالاتفاق کافر اور منافق ہیں۔ وہ بھی اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر اپنے ضمیر سے فتویٰ لیں کہ کیا واقعی تمہیں کسی کی شکل میں حضورؐ کی بعثت ثانی کا انتظار تھا۔ یقیناً دل سے یہی فتویٰ ملے گا کہ نہیں یہ تو اس جماعت میں شامل ہونے کے بعد سے تمہارے ذہنوں میں بٹھایا ہوا جھوٹ کا پلندہ ہے۔

بعثت ثانی پر دلیل قاطع جو مصنف نے پیش کی ہے۔ وہ یہ کہ قعدہ میں "ایھا النبی"

سے حضور کی طرف مخاطبت ہے اور یہ مخاطبت کسی غائب کی طرف نہیں ہے۔ آنکھوں سے دیکھنے کی حجت پیش کرتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جملے لکھتے وقت بیچارے مصنف کی عقل کا جنازہ اٹھ چکا تھا۔ یہ بھی گمان گذرتا ہے کہ کچھ جام معرفت پی لیا ہوگا۔ تبھی تو ذہن مبارک ایسی بھول بھلیوں کا شکار ہے۔

حضور! فرمایئے کہ بعثت اوّل اور بعثت ثانی کے درمیان جو تیرہ سو سال آپ بھی مانتے ہیں۔ اس میں کیا مسلمان نماز کے قعدہ میں ''ایھا النبی ''نہیں کہتے تھے؟ اب فرمایئے کہ اس زمانے میں مخاطبت نے آنکھوں سے دیکھنے کی کیا حجت پیش کی اور اب چن بسویشور کے جہنم رسید ہوکر طوفانی دورے پر جانے کے بعد تمہاری آنکھوں کے سامنے مخاطب کہاں موجود ہے اور جس زمانے میں یہ خدا کے غضب کا مظہر چن بسویشور اپنی تمام نحوستوں سمیت آصف نگر حیدرآباد دکن میں موجود تھا۔ اس وقت باقی دنیا کے تمام مسلمانوں کے لئے ''ایھا النبی'' نے کون سی حجت پیش کی۔ یہ سب سوچ کر اس سے استدلال کرتے۔ ایسے ابوالکلام کو اور کیا کہا جائے۔ سوائے اس کے کہ۔

اب اگر کچھ شرم ہے تو ڈوب کر مر جائیں وہ
افتراء پردازی و بہتان سے باز آئیں وہ

مجھے بار بار یہ خیال آتا ہے کہ سادہ دل بندے ایسے بوسیدہ جال میں کس طرح پھنس گئے کہ اگر ذرا سی پھونک ماریں تو ان کے جال کے پرخچے اڑ جائیں۔

مسلمانو! ذرا سوچو تو دل میں
پھنسے ہو کس طرح تم آب وگل میں

یہ میرے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر کتنا بڑا بہتان ہے کہ آپ کی دعاء ''رب ادخلنی مدخل صدق ''میں صدق سے مراد صدیق دیندار چن بسویشور ہے۔ خدارا کم از کم اپنی ہی جان پر رحم کرتے۔ بہتان طرازی کی ایسی مثال ہمیں تو کہیں نظر نہیں آئی۔ دیندار انجمن کا کوئی بھی فرد حضور ﷺ سے اس روایت کو ثابت کر کے دکھادے۔ ورنہ اس دریدہ دہنی سے توبہ کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے روز میرے آقا کے سامنے مجرم کی حیثیت سے کھڑا کر دیا جائے اور حضور ﷺ کی یہ حدیث سنا کر جہنم کے انگاروں میں جھلنے کے لئے بھیج دیا جائے۔

''من كذب علی متعمداً فليتبوأ مقعده من النار'' جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

ہلاکت قیصر وکسریٰ

قیصر وکسریٰ کی ہلاکت سے متعلق لکھتے ہیں: ''قرن اولیٰ میں ہلاکت کسریٰ والی پیش گوئی حضرت عمرؓ سے پوری ہوئی اور ہلاکت قیصر والی پیش گوئی ساڑھے تیرہ سو سال بعد حضرت صدیق کے ذریعہ سے پوری ہوئی۔ وہ اس طرح کہ قوم انگریز جو قیصر ہند کہلاتی تھی۔ آپ کی حجت سے وہ اپنے مشرقی جزائر کھو بیٹھی۔ آج نہیں تو کل آنے والی نسلیں ضرور اس بین حقیقت کو تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکیں گی۔ جیسے کہ یوم الجمعہ میں تمام انبیاء کا اجتماع حضور کے دربار میں ہوا تھا۔ وہی اعادہ اسلام کی صورت میں بوقت یوم الجمعہ وارث انبیاء کی جماعت کے ساتھ لوٹ آیا۔''

(شمس الضحیٰ ص ۲۱)

معاف کیجئے، ابوالکلام صاحب! آپ کی نظر تاریخ سے ناواقف ہے۔ قیصر ہند اور ہے قیصر روم اور، یہ قیصر ہند آپ کی اصطلاح ہے۔ حضورﷺ کی نہیں۔ وہ قیصر تو چن بسویشور کے جہنم رسید ہونے سے برسوں پہلے جہنم رسید ہو چکا ہے۔ ذرا کسی سے تاریخ کے الف بے ت پڑھ لیں تو اچھا ہے۔ تاکہ شیطان کے الہامات صحیح سمجھ سکیں۔

ایک مشورہ

دیندار انجمن کے مفتری کذاب (عبدالغنی) کو چاہئے تھا کہ وہ کچھ جھوٹ اور فریب کی باتیں باقی چھوڑ جاتے۔ تاکہ آپ کے بعد جو دوسرے مدعی نبوت آئیں تو ان کے کام آجائیں۔ ورنہ وہ بڑے پریشان ہوں گے۔ ایسی ناانصافی ٹھیک نہیں ہے۔

تصور قیامت

قیامت سے متعلق بھی ان دینداروں کی رائے سن لیجئے۔ ''قیامت صغریٰ مسیح محمدی (مرزاغلام احمد قادیانی) کا ظہور ہے۔ جسے نفخ اوّل کہا گیا ہے۔ نفخ ثانی قیامت کسریٰ کو مختص ہے۔ جو حضور کی ذات کو مختص کرتی ہے۔ اسی کو نشاۃ اخریٰ کہا گیا ہے۔ ''وان عليه النشأة الاخرىٰ'' یعنی دوسری بعثت لازم قرار دی گئی۔ جس طرح اوّل میں ہوا۔ آخر میں ہوگا۔'' (شمس الضحیٰ ص ۱۹)

قیامت حشر ونشر اور جزاء وسزا کی اہمیت کو مسلمانوں کے دلوں سے مٹانے کے لئے اس قسم کی بکواس کئے جارہے ہیں۔ تاکہ مسلمان یہ سمجھیں کہ جس قیامت سے ہم ڈرتے ہیں۔ جس

کے خوف سے کتنی معصیات سے ہم بچے رہتے ہیں۔ وہ قیامت یہ ہے جس میں سے ہم گذر رہے ہیں۔ اس میں نہ جنت ہے نہ دوزخ۔

رحمتہ اللعالمین

سارے خطابات پیر صاحب نے خود اپنے آپ کو دے دیئے تھے۔ لیکن وہ خود کو رحمتہ اللعالمین کہلانے سے بھول گیا۔ اس لئے مرید نے یہ کسر بھی پوری کر دی۔ فرماتے ہیں: ''پہلی دفعہ آپ مخلوق پر رحم فرما کر رحمتہ اللعالمین بن کر تشریف لائے اور مخلوق کو ہر بلا سے بچایا۔ اب دوبارہ آپ ہی تشریف لائے ہیں۔'' (شمس الضحیٰ ص ۷۴)

آپ مخلوق کے لئے رحمت کیا لائے۔ ہاں کفر و ضلالت، الحاد و زندقہ اور بے دینی کے اُمڈتے ہوئے سیلاب لاکر مخلوق خدا کو گمراہ بنانے کا شیطانی کردار ادا کر دیا اور یہ کشت نامراد بو کر چلے گئے۔

شفاعت اور قیامت کا مالک

ستم ظریفی کی انتہاء کر دی کہ شفاعت کے ٹھیکہ دار بن گئے اور اس پر طرہ یہ کہ یہی دھن جی مہاراج چنن بسویشور قیامت کے مالک بھی بن گئے۔ لکھتے ہیں: ''قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کے روز اللہ قاضی کی حیثیت سے آئے گا اور سزا و جزا کے فیصلے سنائے گا۔ مسلمانوں کا ایمان ہے کہ بروز حشر حضور اکرم ﷺ امت کی شفاعت فرمائیں گے۔ یہ بعثت ثانی کی طرف اشارہ ہے۔ اسلام میں ختم نبوت کا مسئلہ مسلم ہے۔ اس لئے کوئی شخص حضور کے بعد دعویٰ نبوت نہیں کر سکتا۔ اس لئے امت کی شفاعت آپ ہی کریں گے۔ وہ یہ لباس دیگر ہوگی۔ وہی بعثت بروز محمد کہلائے گی۔ وہ قیامت کے مالک بن کر آئیں گے۔ وہ وجود حضرت مولانا صدیق دیندار چنن بسویشور صاحب کا ہے۔'' (شمس الضحیٰ ص ۷۶)

شفاعت کا مسئلہ تو الگ ہے۔ یہاں تو یہ فرمایا جا رہا ہے کہ آپ قیامت کے مالک بن کر آئیں گے۔ اس میں تو کسی مسلمان کو شک نہیں کہ قیامت کے مالک اللہ تعالیٰ ہیں۔ اب اگر چنن بسویشور قیامت کا مالک ہے تو معلوم ہوا کہ وہ خود خدا ہے اور اس کا چیلا عبدالغنی مصنف شمس الضحیٰ اس کو خدا ہونے کا سرٹیفکیٹ دے رہا ہے۔ یہ مغالطہ بھی قابل غور ہے کہ اسلام میں ختم نبوت کا مسئلہ مسلم ہے۔ عجیب امر ہے کہ ختم نبوت مسلم ہے۔ اس لئے اب بروزی نبی کی حیثیت سے آجایا کرو۔ یا خدا بن کر آیا کرو۔

فلاح کی راہ

چمن بسویشور اپنے اندر لوگوں کے فنا ہونے کو شرط لازم قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:
''بعد حمد و نعت کے میں تمام بنی نوع انسان خصوصاً مسلمانوں کو جن کی گردن پر تبلیغ کا جوا ہے۔ وہ کسی صورت سے نکل نہیں سکتا۔ اس کتاب (دعوۃ الی اللہ) کے ذریعہ مطلع کرتا ہوں کہ کوئی گروہ اور کوئی فرد واحد موجودہ زمانے میں اللہ تک پہنچ نہیں سکتا۔ جب تک وہ مجھ میں فنا نہ ہو۔ یہ میرے منہ کی بات نہیں ہے۔ یہ تو حضور سرور عالم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔ لاکھ لاکھ درود اس ذات احدیث مآب پر، سولہ سال پیشتر آپ نے اس فقیر کی رویا میں تشریف لاکر اس فقیر کو یہ مرتبہ عطاء فرمایا۔ سننے والوں کو یہ بات شاق گذرتی ہوگی۔ خفگی اور برہمی کی کوئی بات نہیں۔ یہ حقیقت ہے کوئی تعلی اور فخر نہیں ہے کوئی خود غرضی و خود نمائی نہیں۔ ایسے مقام والے وجود انسان ہی ہوتے ہیں۔''
(دعوۃ الی اللہ ص ۲)

خدا تک رسائی کے لئے چمن بسویشور میں فنا ہونے کا نمبر بعد میں آئے گا۔ مگر ذرا یہ بتاؤ کہ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک جو نقل فرمایا ہے۔ وہ کہاں ہے؟ حضور ﷺ آپ کے اندر فنا ہونے کا کیا فرماتے۔ آپ نے تو اپنے اندر فنا ہونے کا بھی حکم نہیں دیا۔ یہی فنائیت ہے جس نے دیندار انجمن والوں کا ایمان فنا کر دیا۔ مگر اب دودماں جل جانے پر بھی ان بے حسوں کو ہوش نہیں آرہا۔

اللہ کا مظہر اور خدائی اختیارات

اب تک تو چمن بسویشور نبوت اور اس کے آس پاس گھوم رہے تھے۔ مگر اب پوری خدائی پر قبضہ جمانے کے خوابوں میں مست ہیں۔ ارشاد ہے: ''یہ کل بے نوری اور خدا سے دوری۔ اس وجہ سے ہے کہ انفرادیت اور انتشار کی حالت والا تقسیم نعمت کا زمانہ ختم ہوگیا۔ وہ جامع الناس، دین کا مالک، قیامت قائم کرنے والا، حشر برپا کرنے والا۔ تیسری دفعہ ''لا تثریب علیکم الیوم'' کہنے کے لئے یوسف کے لباس میں جیل بھگتا ہوا۔ بیڑیاں پکڑا ہوا، ثور کے بطن سے صدیق اور عمنوائیل نام پر زمین و آسمان کے ۹۶ نشانوں کی شہادت کے ساتھ جسمانی اور اخلاقی ۵۶ نشانوں کے ساتھ غیر کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ یہ کامل ''متبع رسول الثقلین ﷺ'' اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل کر کے ''ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم'' کی بشارت کے ساتھ دوبارہ شان اسلام کو دنیا کے کناروں تک چمکانے کے لئے کامل بشارتوں کے ساتھ اللہ کا مظہر صدیق دیندار چمن بسویشور آیا ہے۔ اب اس کی صحبت

میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچتے ہیں۔" (دعوۃ الی اللہ ص ۲)

جیل اور بیڑیوں سے اس طرف اشارہ ہے کہ بقول ان کے چونکہ بدنامی ان کے لئے مقدر ہے۔ اس لئے جس طرح دنیا میں وہ سزایافتہ ہیں۔ اسی طرح آخرت میں بھی وہ سزایافتہ رہیں گے۔

چمن بسویشور صاحب اللہ کا مظہر بنے ہیں۔ لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ ان کے گرد غلام احمد قادیانی اس وصف میں ان سے آگے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے خلیفہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کی شان میں لکھتے ہیں: "فرزند دل بند گرامی ارجمند مظهر الاول والآخر مظهر الحق والعلاله كان الله نزل من السماء"

(تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۶۰، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۰۱)

چمن بسویشور صاحب لاکھ اپنے پیرومرشد کی نقل اتاریں۔

مگر وہ بات کہاں مولوی مدن کی سی

العیاذ باللہ

"حدیث رویت اللہ میں آیا ہے کہ اللہ محشر کرنے آئے گا۔ وہ غیر کی صورت میں رہے گا۔ اس سے مراد یہ کہ اللہ غیر مسلم کے نام ولباس سے آئے گا۔ یعنی چمن بسویشور کے نام سے آئے گا۔ مسلمان ونعوذ باللہ منک کہیں گے واقعی میرے دعوے چمن بسویشور پر مسلمانوں نے بدعقیدہ اور گمراہ سمجھ کر نعوذ باللہ منک کہا۔ پندرہ سال کے بعد اب ان کے امام اور احمدیوں کے موعود یوسف کی صورت میں ظاہر ہورہا ہوں۔ اس سے خوش ہیں۔ اب ضرور "انت ربنا" کہیں گے۔"

(دعوت الی اللہ ص ۱۴)

اس عبارت میں دو جگہ خود چمن بسویشور نے اپنے غیر مسلم ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ ایک یہ کہ انہوں نے مخالفین کو تقابل کی صورت میں مسلمان ذکر کیا ہے۔ دوسرے یہ کہ اللہ غیر مسلم کی شکل میں آئے گا۔ یعنی چمن بسویشور کے نام سے آئے گا۔ اس میں اپنے غیر مسلم ہونے کی صراحت کردی۔ باقی رہا یہ مسئلہ کہ آپ قادیانیوں کے یوسف موعود ہیں۔ یہ مسئلہ قادیانی صاحبان ہی بہتر سمجھ سکتے ہیں کہ ان کا یوسف موعود کون ہے۔

خدا بصورت چمن بسویشور (علیہ ماعلیہ)

یہ جملے آپ کو کتنے ہی ناگوار گذریں۔ مگر پڑھ لیجئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ روز قیامت قاضی حشر کی مغفرت سے محروم رہ جائیں۔ ابوالکلام عبدالغنی اپنے پیر جی چمن بسویشور کا ایک خواب نقل

فرماتے ہیں: ''میں نے خواب میں دیکھا۔ حشر بپا ہے۔ اللہ قاضی کی حیثیت سے آیا ہے۔ ایک بلند تخت پر بیٹھا ہے۔ جزا و سزا کے فیصلے دے رہا ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ میری صورت میں ہے۔'' (شمس الضحیٰ ص ۷۶)

مسلمانو! اب بھی نہ سمجھے اور ان کی بیخ کنی کے لئے تیار نہ ہوئے تو ان دشمنان خدا کے ہاتھوں عذاب چکھنے کا انتظار کیجئے۔

ناپاک عزائم

زاہد صدیقی صاحب جو پہلے اس انجمن کے ایک سرگرم مبلغ تھے۔ جو بعد میں ان کی حقیقت منکشف ہونے پر تائب ہوگئے۔ لکھتے ہیں: ''اے عظمت انبیاء اور ختم نبوت کے دعویدارو! سنو!!! اگر تم نے اب بھی نہ سنا اور نہ مانا اور مخالفت کی تو وعید ہے۔ یہ جو کچھ میں لکھ رہا ہوں۔ اس میں اپنی طرف سے ایک لفظ کا بھی اضافہ نہیں۔ میں حلفیہ کہتا ہوں کہ مخالفین کے بارے میں اس جماعت کے عزائم انتہائی خطرناک اور ظالمانہ ہیں۔ کیونکہ صدیق دیندار چن بسویشور کی وصیت ہے۔ مخالفت کرنے والے مولویوں کو چار مینار پر کھڑا کر کے گولی مار دینا مخالفت دب جائے گی۔''

(فاران کراچی فروری ۱۹۵۷ء)

خدا کا دیدار آصف نگر حیدر آباد دکن میں

دشمن خدا، خدائی کا دعویٰ کر کے لوگوں کو اپنے دیدار کے لئے بلا رہا ہے۔ چنانچہ ''صراط الذین انعمت علیھم'' کے متعلق لکھتا ہے: ''صراط الذین انعمت علیھم کی دعا یہاں سنی جاتی ہے۔ جن لوگوں نے نبیوں کو نہیں دیکھا ہے وہ آئے یہاں دیکھئے ہر بات کا آرام واطمینان یہاں ہے۔ بہشت یہاں ہے، مقربان یہاں ہیں، گلشن اولیاء بھی ہے، یہاں سب سے بڑی نعمت خدا کا دیدار ہے۔ اے طالبان حق! آؤ اے عاشقان رسول آؤ۔ اے محبان علی! آؤ، بڑے انتظار کے بعد یہ روحانی دربار کھلا ہے۔ اپنے وقت مقررہ پر کھلا ہے۔ نشانات دیکھ کر برکات دور آخرین سے فیضیاب ہوجا۔'' وما علینا الا البلاغ ''صدیق دیندار۔'' (دعوۃ الی اللہ ص ۹۴)

یوسف موعود جواب خدا بنے ہیں اور اپنے دیدار کو دیدار خداوندی قرار دے کر لوگوں کو بلا رہے ہیں۔ ان کے حسن کا یہ عالم تھا کہ دیکھ کر بھنگی کو مہتر کہنے کی اصطلاح یاد آنے لگی۔

اللہ چن بسویشور کے روپ میں

چن بسویشور صاحب نے جب خدائی کا دعویٰ کر کے رسول بھیجے اور قیامت برپا کرنے

کا کاروبار شروع کیا تو خیال آیا کہ کتنا بے وقوف سہی مگر ایسے بدیہی البطلان دعویٰ کو کس طرح قبول کرسکتا ہے؟ اس لئے چن بسویشور "من کل الوجوہ اللّٰہ" نہ بنے بلکہ اپنے اندر خدائی صفات کے ضمن میں خدا ہونے کا دعویٰ کیا۔ اللہ جل شانہ کی ذات سے متعلق تمام انبیاء علیہم السلام نے جس عقیدہ کی تبلیغ فرمائی ہے کہ وہ ازل سے ہیں اور ابد تک رہیں گے۔ اس سے متعلق عوام کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر آنکھ مچولی کھیل رہے ہیں۔ ذات باری تعالیٰ کی جو تشریح کی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

"لم یکن شیئاً مذکوراً ظاہر کرتا ہے کہ ایک وقت انسان کا ایسا بھی گزرا ہے کہ اس کا بیان انسانی طاقت سے باہر ہے۔ یعنی ذات واجب الوجود احدیت کے مقام پر تھا۔ جب اس ذات مذکور نے اپنی ذات واجب الوجوب سے مل کر شہادت میں آنے کا ارادہ کیا۔ عقل کل میں آ کر ٹھہری۔ عقل کل سے عالم ارواح کا روپ لیا۔ پھر وہی ذات عالم امثال میں آئی۔ پھر عالم اجسام یا شہادت کا جامہ پہنا۔ رحمۃ اللعالمین کی صورت اختیار کی۔" (معراج المؤمنین ص ۴۱)

یہ فلسفہ یونان کی فکری نکتہ آفرینیاں ہیں۔ جن کا اسلام کے ساتھ جوڑ ملانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ جس طرح قدیم ہیں۔ عقل کل بھی ایسی ہی قدیم ہے اور اللہ تعالیٰ عالم شہادت یعنی چن بسویشور کی صورت میں عقل کل کے محتاج ہوئے۔

آخرین کا سردار

مرزا غلام احمد قادیانی کو آخری خلیفہ مانتے ہوئے لکھتے ہیں: "اسلام کے آخری خلیفہ نے آخری فرقہ بنایا۔ اس طرح دین قیم کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے ...... چونکہ پھل اپنی شاخوں کا مصدق ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ آخرین کا سردار چن بسویشور جملہ فرقہائے اسلام کی تصدیق کرنے والا ہونا ضروری ہے۔ جس کو اولین کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے آخری فرقہ کے سردار مسیح ناصری کی تصدیق کرنے پر آپ کی قوم نے آپ پر تالیاں بجائی تھیں اور کہا تھا کہ یہ عیسائی ہوگیا ہے۔ اسی طرح آخرین کے سردار کے لئے بھی یہ ضروری تھا کہ وہ آخری فرقہ کے سردار مسیح موعود کی تصدیق کرنے پر اس کی قوم تالیاں بجائے اور کہے کہ یہ احمدی (قادیانی) ہوگیا ہے۔"

(دعوۃ الی اللہ ص ۶)

استدلال کا یہ بہترین گر شاید کسی اور کو معلوم نہیں ہوگا کہ خود واقعات بنا کر کسی کی طرف منسوب کریں۔ پھر وجہ نسبت کی تعیین کریں۔ اپنے خود ساختہ علم کلام سے خود ساختہ واقعات کی روشنی میں اپنے دعاوی پر استدلال کریں۔ بس وہی بات ہے کہ۔

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ

اس پر طرہ یہ کہ اس پر واہ واہ بھی خود کریں۔ آخر میں یہ نہ بھولئے گا کہ آخرین کے سردار اور آخری فرقہ کے سردار مسیح ناصری میں جو جدت کا فرق نکالا ہے۔ وہ قابل داد ہے۔ عجیب راہ نکال لی۔

قادیانیوں سے قدیم تعلقات

آج کل دیندار انجمن والے اپنی ناک بنانے کے لئے یہ کہا کرتے ہیں کہ ہمارا قادیانیوں سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ بات قابل التفات تو اس لئے نہیں کہ بانی انجمن نے بار بار غلام احمد قادیانی کا ادب واحترام سے ذکر کیا ہے۔ بلکہ اپنے اساتذہ وشیوخ میں شمار کیا ہے۔ حتیٰ کہ اس ملعون کو مسیح موعود ماننے کا بھی اعتراف کر لیا ہے۔ ان ناقابل تردید حقائق کے ہوتے ہوئے مزید ان کے آپس کے تعلقات کے لئے دلائل کی کوئی صورت نہیں۔ تاہم اس مقصد کے لئے ان کی ذیل کی عبارت بھی ملاحظہ فرمایئے: ''غرض یہ کہ یوسف موعود (چنن بسویشور) اس وقت موجود تھا۔ جس وقت جماعت قادیان اور جماعت لاہور کی مخالفت کا بازار گرم تھا۔ جس نے مئی ۱۹۱۴ء سے ۱۹۲۲ء تک یعنی تقریباً آٹھ سال بہترین مبلغ بن کر مرزا قادیانی کی محبت میں کام کیا۔ تقریباً تمام اضلاع پنجاب کی احمدی جماعتوں کا دورہ کیا۔ اس زمانہ میں کسی کو خبر نہیں تھی کہ اس قدر جوش صدیق میں کیوں ہے۔ اس راز کا علم خود صدیق کو بھی نہیں تھا۔ جب صدیق کی چالیس سال کی عمر پہنچی۔ یعنی ۱۹۲۴ء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام سے بشارت دی کہ اے یوسف! تو ہی چنن بسویشور ہے۔'' پھر الہام ہوا۔ ''یوسف ہے بابا صدیق۔'' غرض بابا یوسف اور صدیق کا نام الہامات میں آنے لگا۔''

(دعوۃ الی اللہ ص۴۴)

سوچ لیں وہ سادہ لوح مسلمان جن کو دھوکہ میں ڈالنے کے لئے یہ کہا جارہا ہے کہ دیندار انجمن کا قادیانیوں اور ان کے عقائد سے کوئی تعلق نہیں۔ کیا آپ کی نظر میں کسی کی محبت میں کام کرنے کے معنی مخالفت کے ہوسکتے ہیں؟ ''فشتان بینھما'' حقیقت یہ ہے کہ ان دو شیطانوں کے باہم بہت قریبی مراسم اور تعلقات پائے جاتے ہیں۔ خاص کر صدیق دیندار تو اپنے ہر دعویٰ میں غلام احمد قادیانی کے مسیح موعود وغیرہ ہونے کی تصدیق بھی ملالیتا ہے۔ پھر یہ بے ربطی کہاں رہی۔

ربط بے ربطی حسن وعشق کیا کیجئے بیاں
بام بے زینہ ہے وہ یہ زینۂ بے بام ہے

قادیانی اختلافات

قادیانی اور لاہوری دو جماعتوں کے اختلافات کے بارے میں اپنے کو فیصل مقرر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''عیسائیوں کے آپس کے اختلافات کا فیصلہ آسمانی محکمہ سے ہوا۔ احمدیوں کے آپس کے اختلافات کا فیصلہ بھی آسمانی حکم یوسف موعود (چنن بسویشور) سے ہی ہوگا۔ جس کی آمد کو قرآن کریم اور احادیث اور بشارات مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور بشارات اولیاء دکن (ہندو سادھو) اور خود یوسف موعود کے الہامات میں اللہ کا آنا کہا گیا ہے۔ ما اختلفتم فیہ من شئ فحکمہ الی اللّٰہ'' (دعوۃ الی اللہ ص ۵۴)

کیا اصلاح کی؟ جس چیز پر آپس کی لڑائی ہو رہی تھی۔ اس پر خود قبضہ جمالیا۔ کیا آسمانی فیصلہ بھی ہوا کہ غلام احمد قادیانی کی نبوت کے بارے میں آپس میں جھگڑا ہو رہا ہے۔ اس لئے تم خود جا کر نبی بن جاؤ۔ ان کا اختلاف ختم ہو جائے گا۔ نیز چنن بسویشور کو تو جہنم رسید ہوئے بھی عرصہ ہوگیا۔ قادیانیوں اور لاہوریوں کا آپس کا اختلاف تو اب تک باقی ہے۔ پھر کیا فیصلہ کیا حضرت والا نے؟ صرف اتنا کرم کیا کہ ان کی خباثت میں مزید خباثت ملا کر ''فزادتھم رجسا الیٰ رجسھم'' کے مصداق بن گئے۔

خود گرو کو جہنم رسید ہوئے عرصہ گذر گیا ہے۔ لیکن ان کے متبعین اور دیندار انجمن کے سربرآوردہ افراد بھی زندہ ہیں۔ ان سب کو ہم یہ چیلنج دیتے ہیں کہ کسی ایک قرآنی آیت میں یوسف موعود کے آنے کی خبر دکھادیں۔ ورنہ صاف کہہ دو کہ گرو نے جھوٹ بولا ہے۔ یہی معاملہ احادیث کا بھی ہے۔ نیز یاد رہے کہ اس میں جہاں اولیاء دکن کا نام آتا ہے کہ انہوں نے میری بشارت دی ہے۔ ان سے خود ان کی مراد دکن کے ہندو سادھو ہیں۔ اس سے یہ عقدہ بھی حل ہوگیا کہ ان کے نزدیک ہندو لوگ پکے دیندار ہیں۔ بلکہ اولیاء اللہ میں ان کا شمار ہے۔ آخر میں جو یہ کہا ہے کہ اللہ کا آنا کہا گیا ہے۔ اس کا مقصد وہی ہے جو ابھی ابھی پیچھے ذکر کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک غیر مسلم یعنی چنن بسویشور کی شکل میں آئیں گے۔

خلیفہ قادیان کی اصلاح

خلیفۂ قادیان میاں محمود کے عقائد کی اصلاح کے بارے میں رقمطراز ہیں: ''اولیاء دکن (ہندو سادھوؤں) نے آج سے تقریباً آٹھ سو سال پیشتر فیصلہ کیا ہے کہ خلیفۂ قادیان کے عقائد غلط رہیں گے۔ وہ اس طرح کہ میاں محمود احمد صاحب کو ویر بسنت کہا گیا ہے اور ویر بسنت کے متعلق لکھا ہے کہ وہ غلط عقائد پھیلاتا رہے گا۔ اس کے عقائد کی اصلاح

کے لئے چن بسویشور آئے گا۔" (دعوۃ الی اللہ ص ۵۴)

عقائد کی یہ اصلاح کی کہ ان کے گرد غلام احمد کو آخری فرقہ کا سردار کہلاؤ۔ اپنے آپ کو آخرین کا سردار اور کوئی اصلاح سمجھ میں نہیں آتی۔ اس لئے کہ چن بسویشور تو خود اپنی اصلاح کے لئے خلیفۂ قادیان میاں محمود سے بیعت ہوا تھا۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ ان لوگوں کے ہاں مرید پیر کی اصلاح کرتا ہو۔ نہ کہ پیر مرید کی۔

لنگایت؟

لیجئے! یک نہ شد دو شد۔ پہلے تو صرف احمدیوں کے موعود تھے۔ اب لنگایت کے بھی موعود ہونے کی تیاریاں زور شور سے جاری ہیں۔ لکھتے ہیں: "اس وقت میں اپنے موعود کی منتظر جماعتوں یعنی لنگایت اور احمدیوں میں پوری طاقت سے پیش ہورہا ہوں۔ وہ بھی ایک بشارت کی بناء پر ہے۔ اس میں کامیابی دکھائی گئی ہے۔ اس میں یہ حقیقت نظر آتی ہے کہ لنگایت ہندوؤں میں اور احمدی مسلمانوں میں یہ دونوں ہر حیثیت سے زبردست جماعتیں ہیں۔ ان کی توجہ بڑے زوروں سے خصوصی ہندوستان کے مختلف مذہبوں کی طرف ہونی چاہئے۔" (دعوۃ الی اللہ ص ۴۵)

بہت خوب، آپ لنگایتوں کے اوتار ہیں۔ یہ راز اب محقق ہوکر کھل گیا کہ آپ ہندوؤں میں سے ہیں۔ اچھا ہے، مسلمان جس مغالطہ میں تھے جناب نے اسے رفع کردیا۔

مسیح گرو اور اس کی خانقاہ

حضرات قارئین! پیچھے مذکور تفاصیل کو خوب ذہن نشین کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔ اب سے کچھ مزید انکشافات ہونے والے ہیں۔ آج کل کے حافظے کمزور پڑ گئے ہیں۔ اس لئے مختصراً پچھلا سبق دھرا کر آگے چلتے ہیں۔ صدیق دیندار چن بسویشور پہلے عام آدمی تھے۔ پھر قادیانی مغضوب کے پاس چلے گئے۔ پھر خلیفہ قادیان سے بیعت [illegible] ئے۔ پھر مہدی آخرالزمان، پھر یوسف موعود، پھر کئی انبیاء کے مثیل، بروز محمد اور عین محمد ﷺ یہ تمام مدارج آسانی طے کرنے کے بعد مظہر خدا، مالک حشر، انبیاء کے حاکم، قاضی حشر ان خدائی صفات کے مالک ہوگئے۔ حتیٰ کہ یہ شیخ چلی خود خدا بن گیا۔

اچھا جناب عالی! یہ سب عہدے مبارک ہوں۔ مگر کیا کسی ہوس کے بندے اور حب جاہ کے بھوکے کا پیٹ صرف ان دعاوی اور ان کے برابر کے دیگر دعوؤں سے بھر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ جن بسویشور خدا تو بن ہی گیا تھا۔ اب رسولوں کے بھیجنے میں کیا دیر لگتی اور ویسے بھی یہ خدا کی ذمہ داری ہے۔ چن بسویشور خدا بننے کے باوجود رسولوں کے بھیجنے کا بندوبست نہ کرے تو مخلوق

کے گمراہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اس لئے رسول بنانے کے لئے ایک تربیتی کورس شروع کر دیا۔ اس کا مرکز جہاں سے مکمل رسول بننے کا سرٹیفکیٹ عنایت ہوتا ہے۔ اس کا نام مسلمان نبی بننے والوں کے لئے خانقاہ سرور عالم ﷺ اور ہندو نبی بننے والوں کے لئے جگت گرو آشرم رکھا۔ دینداروں کے بیک وقت پیغمبر اور خدا نے یہ اعلان بھی کر دیا کہ اب کسی اور کو یہ اختیار نہیں کہ پیغمبر اور رسول بھیجنے کی جسارت کرے۔

سنئے! چن بسویشور کی عبارت ملاحظہ کیجئے: ”حسب بشارت گمنام مقام سے امیوں میں ایک ایسی طاقت (چن بسویشور) کو کھڑا کیا گیا۔ جو مسیح گر ہے۔ (مسیح بنانے والا) اور وہ وجود رسولوں کو جمع کرنے والا ہے۔ جس کی خانقاہ میں وارث انبیاء پیدا ہوتے ہیں۔ مریم بن کر آ بیٹھتے ہیں۔ مسیح بن کر نکلتے ہیں۔ چوتھے آسمان سے ساتویں آسمان تک سیر کرائی جاتی ہے۔ کوئی نوح علیہ السلام، کوئی ابراہیم علیہ السلام ہے، کوئی یحییٰ اور کوئی نارو ہے۔ کوئی موسیٰ علیہ السلام اور کوئی جامع جمیع کمالات کا خطاب پایا ہوا ہے۔ کوئی ہرلیا اور کوئی بسویشور اور کوئی نرسھیوں ہے۔ چونکہ اولین میں یہ روحانیت تھی۔ آخرین میں بھی وہی روحانیت ہے۔ تاکہ مماثلت پوری ہو۔ کیا دنیا میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جس کی خانقاہ کا یہ حال ہو۔ (العیاذ باللہ خدا دوسروں کو اس سے محفوظ رکھے) کیا کوئی روحانیت کے دعویدار گدی نشین کو مسیح گر ہونے کا دعویٰ ہے۔ کیا ان کی خانقاہوں میں مثیل انبیاء پیدا ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے ہر گدی اور خانقاہ کا رخ زمین کی طرف ہے۔“

(دعوۃ الی اللہ ص ۳)

نبی ساز یونیورسٹی

محترم قارئین! مسیح گر کی ترکیب پر غور فرمائیں۔ زرگر کے معنی ہیں سنار۔ آہنگر کے معنی ہیں لوہے کا کاروبار کرنے والا اور مسیح گر کے معنی ہیں مسیح بنانے والا۔ یہ نیا عہدہ مبارک ہو۔ لیکن یہ عجیب اتفاق ہے کہ اس مسیح گر (خدا) کے رسول ابھی تک دنیا میں زندہ ہیں اور خود خدا صاحب جہنم رسید ہوگئے۔ چودھویں صدی کے مکار انگریز کو کچھ ایسے خداؤں کی ضرورت بھی تھی۔ جو رسول اور نبی کا کورس پڑھانے کے قابل ہوں۔ تاکہ خود بیچارے انگریز کو اس کی زحمت نہ اٹھانا پڑے۔ ایک عدد ایسا جامع جمیع کمالات پروفیسر ملا مگر اول تو اتنی بڑی نبی ساز یونیورسٹی کو چلانے کے لئے ایسے کئی پروفیسروں کی ضرورت تھی۔ دوسری یہ اور مصیبت آ گئی کہ وہ ایک نبی ساز پروفیسر بھی جلد ہی مر گیا۔ اکبر آلہ آبادی مرحوم کا یہ شعر انگریز کی اس ہندی نبی ساز یونیورسٹی پر پورا صادق آرہا ہے۔

دفتر تدبیر تو کھولا گیا ہے ہند میں
فیصلہ قسمت کا اے اکبر مگر لندن میں ہے

اس عبارت میں یہ بھی لکھا ہے کہ اس انجمن کے انبیاء کو چوتھے آسمان سے لے کر ساتویں آسمان تک کی سیر کرائی جاتی ہے۔ پہلے تین آسمانوں کی سیر کیوں نہیں کرائی جاتی؟ شاید اس میں کوئی مصلحت ہوگی۔ یا پھر ان میں کوئی سیر کی جگہ ہی نہیں۔

بطور مثال مساوات

اس یونیورسٹی سے جو انبیاء تیار کئے جاتے ہیں۔ ان کی چند مثالیں بھی ذکر کی ہیں اور اپنی انصاف پسندی کا بھی خوب مظاہرہ کیا ہے۔ یہ نبی ساز یونیورسٹی جس میں بیک وقت ہندو اور مسلم انبیاء تیار کئے جاتے ہیں۔ اس میں بننے والے انبیاء کی مثال میں چار مسلمان انبیاء کے نام ذکر کئے ہیں اور چار ہندوؤں کے نام پیش کئے ہیں اور ایک مشترک یعنی جامع جمیع کمالات یعنی مسلمان، عیسائی، یہودی، بت پرست وغیرہ اس طرح سے تمثیل انبیاء میں مساوات کر کے ہندو مسلم اتحاد کی داد حاصل کی ہے۔ یاد رہے کہ اس یونیورسٹی میں مہدی اور مأمور سے لے کر بسویشور تک کے عہدے کے انبیاء اور رجال کار ہوتے تھے۔ صرف ایک عہدہ جو چن بسویشور ہے۔ اس کی تیاری یہاں نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ منصب خود حضرت والا کا ہے اور محولہ بالا عبارت میں اس دعویٰ پر صراحۃً قدغن لگادی گئی ہے۔ ”الا عند اشد الضرورة“ جس کا فیصلہ براہ راست لندن یونیورسٹی سے اس مقصد کے لئے رکھے ہوئے ماہرین امور شیطنت کرلیا کریں گے۔ آج کل چن بسویشور کے واصل جہنم ہونے کے بعد سے یہ منصب خالی پڑا ہے۔ صاحب ضرورت حضرات اپنی درخواستیں بھیج دیں۔ لیکن یاد رہے کہ ماہرین امور شیطنت کا فیصلہ حتمی ہوگا۔ جس کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔

جبریل امین اور نبی کے درمیان واسطہ

پچھلے زمانے میں لوگوں میں ذہانت اور شوق وذوق اس قدر زیادہ تھا کہ اشاروں سے بات کی تہہ تک پہنچ جاتے تھے۔ مگر ہمارے زمانے میں جہاں دوسری چیزوں میں انحطاط آ گیا ہے۔ وہاں ذہانت میں بھی کافی حد تک کمی آ گئی ہے۔ جس کی انتہاء یہ ہے کہ چن بسویشور کی محولہ بالا عبارتوں میں ایک اہم مسئلہ جس کی صراحت کر دی گئی ہے۔ ہمارے قارئین اسے بھی نہیں سمجھے۔ شاید اب وہ ہمارے قائم کردہ عنوان سے سمجھ گئے ہوں گے۔

معزز قارئین! یہاں دراصل ایک اہم عقدہ کو حل کرنے کے لئے چن بسویشور نے نبی

سازاکیڈمی کا ذکر کیا ہے اور وہ یہ کہ رسول اور نبی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک اصلی، دوسری نقلی جو بعینہ اصل کے مطابق یا اس سے اعلیٰ ہوتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ کے بعض انبیاء وہ ہوتے ہیں جن کے پاس براہ راست جبرئیل علیہ السلام آتے ہیں اور بعض وہ جن کے پاس جبرئیل براہ راست نہیں آتے۔ بلکہ وہ باقاعدہ نبوت کا کورس پڑھتے ہیں۔ پھر ان کے نگران اعلیٰ کے پاس جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر آتے ہیں اور یہ آگے اس دوسری قسم کے انبیاء تک یہ پیغام وحی پہنچاتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ پہلی قسم کی وحی میں جبرئیل علیہ السلام کا نزول بلاواسطہ ہوتا ہے اور یہاں سند تو متصل ہے۔ مگر بیچ میں نبی ساز یونیورسٹی کے چانسلر کا واسطہ ہوتا ہے۔ ایک واقعہ سے اس مسئلہ کی مزید وضاحت کر دیتے ہیں۔ کتاب جواہر معصومیہ میں روضہ قیومیہ کے حوالے سے اکبر بادشاہ اور مجدد الف ثانیؒ کے فرزند خواجہ محمد معصومؒ کا واقعہ لکھا ہے کہ خواجہ صاحب ذی لیاقت عالم اور ارکان سلطنت اکبری کے مرد ممتاز اور معتمد علیہ تھے۔ بادشاہ کو آپ پر بڑا بھروسہ اور کامل اعتماد تھا۔ گفتنی و ناگفتنی امور میں آپ کو راز دار جانتا تھا۔ اسی زمانہ میں بادشاہ کے مقرب شیخ ابوالفضل نے بلحاظ اپنی مصلحتوں کے بادشاہ کو باور کرایا کہ آپ ہنود کے اوتار ہیں۔ ایک اوتار کا دنیا میں آنا جو باقی تھا۔ اس کی سب علامتیں بموجب وید کے آپ میں موجود ہیں۔ بعض آیتیں بھی فرشتے نے آپ کے لئے مجھے لا کر دی ہیں۔ چنانچہ ان میں ایک آیت یہ ہے: ''یایھا البشر لا تذبح البقر وان تذبح البقر فما راك السقر '' پھر تو بادشاہ کے خیال میں یہ بات اچھی طرح سما گئی کہ حقیقت میں وہ اوتار یعنی نبی ہے اور ابوالفضل فیضی اور فیاضی اس کے اصحاب ہیں۔

ایک ایسی کتاب بھی ترتیب پانی چاہئے جس میں وہ آیات جو وقتاً فوقتاً نازل ہوں، جمع ہوتی رہیں۔ بالآخر بلحاظ راز داری ولیاقت وکارگزاری بادشاہ نے اپنا امین سمجھ کر اس خدمت کو خواجہ صاحب کے سپرد کر دیا۔

خواجہ محمد معصومؒ ان آیتوں کو جو ابوالفضل کے واسطے سے دستیاب ہوئی تھیں۔ لکھ کر بقیہ آیات کے لئے قلم ہاتھ میں لئے آسمان کی طرف دیکھنے لگے تو بادشاہ نے آپ سے پوچھا کہ آپ کیا دیکھتے ہیں، کتاب لکھئے۔ آپ نے کہا کہ جبرائیل کا منتظر ہوں۔ وہ لائے تو لکھوں، بادشاہ نے سمجھایا کہ کچھ تو لکھو۔ مگر آپ نے کہا کہ آسمانی کتاب کا یہ قاعدہ نہیں ہے کہ ویسے ہی لکھ لی جائے۔ بہر حال اکبر بادشاہ یہ سن کر شرمندہ ہوا اور اپنی شرمندگی دور کرنے کے لئے پنجاب کا صوبہ دار مقرر کر دیا۔ آخر میں جب بادشاہ کا ارتداد مشہور ہوا تو ان کو مخالفت کی وجہ سے شہید کرا دیا۔

چن بسویشور صاحب یہاں بھی ایسا ہی کاروبار چلانا چاہتے تھے۔ چنانچہ خود لکھتے ہیں کہ یہاں ایک مہینہ بلکہ ہفتہ میں لوگ اتنے مدارج طے کرتے ہیں کہ نبی بنتے ہیں۔ چنانچہ بہت سارے ایسے بالواسطہ انبیاء بنا بھی دیئے۔ جن میں سے ایک ابوالکلام عبدالغنی صاحب شمس الضحیٰ بھی ہیں۔ جن کی کتاب پر بسویشور کی تقریظ بھی ہے۔ ایسے چکر بازوں سے متعلق کسی نے کہا ہے۔

تعجب ہے کہ بے بوالفضل مردک
فرشتہ نے نہ پائی راہ شہ تک
کتاب اتری تو ایسی لغو و معطل
ہر ایک آیت ہے جس کی محض مہمل

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو نفس وشیطان کی چالوں سے محفوظ رکھیں۔ ورنہ شیطان کے جال اتنے پھیلے ہوئے ہیں کہ حفاظت مشکل ہے۔

۳۱۸ قلب انبیاء

دیندار انجمن کے بانی کی مجموعہ چالبازیوں میں ایک ۳۱۸ کا چکر بھی ہے۔ اسے غور سے پڑھیے: ''حدیثوں میں بشارت ہے کہ ہر دور نسل انسانی مسلم میں تین سو اٹھارہ قلب انبیاء ماسبق کے رہتے ہیں۔ قرن اولیٰ میں ان کا مجموعہ تھا۔ فیج اعوج کے زمانہ میں بوجہ فرقہ بازی قلوب منتشر تھے۔ قرن آخری چونکہ حشر کا زمانہ ہے۔ اس وجہ سے وہ تمام قلوب انبیاء ماسبق آخری امین کی صورت میں خانقاہ سرور عالم حیدرآباد دکن میں جمع ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان کے سردار صدیق (چن بسویشور) کی پیدائش کا مقام اس ریاست میں ہے۔ یہ شہر جامع جمیع کمالات ہے اور جلال وجمال کا کافی سامان یہیں ہے۔'' (دعوۃ الی اللہ ص ۴)

مقام پیدائش کا نام ظاہر نہ کرنے میں ضرور کوئی مصلحت ہوگی۔ لیکن دیندار انجمن والے ۳۱۸ قلب انبیاء ماسبق فیج اعوج اور ان (انبیاء) کے سردار صدیق کے مطالب کی وضاحت کریں۔ کیا دیندار انجمن کے بکواس بکنے والے مبلغین کے لئے اب بھی یہ کہنے کی کوئی گنجائش باقی ہے کہ چن بسویشور نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تو انبیاء کے سردار کیسے بنے؟ ان کے کفر میں تو کوئی شک ہی نہیں۔ لیکن یہ دیندار انجمن والوں کی صریح منافقت بھی ہے کہ اپنی کتابوں اور دلوں میں کیا چھپائے ہوئے ہیں اور تبلیغی جلسوں میں عوام کے سامنے کیا کچھ ظاہر کیا جارہا ہے۔ عوام تو ایسے منافقوں کو بس یہی جواب دیا کریں کہ۔

معاف رکھیں ہمیں خدارا انہیں کو ہو انجمن مبارک
ہم ایک گوشے میں اپنے اچھے دے دبائے پڑے ہوئے ہیں

مُردوں کو زندہ کرنے والے

اپنے شانِ مسیحائی کے بارے میں لکھتے ہیں: ''آخرین کے سردار صدیق دیندار کی صحبت سے کئی مثیل انبیاء بنے اور بن رہے ہیں۔ خانقاہ میں جو زندگی وقف کرکے بیٹھتا ہے وہ مریم بن جاتا ہے۔ جب وہ میدان میں نکلتا ہے تو مسیح بن جاتا ہے۔ اسی طرح مردوں کو زندہ کرنے والے ہماری خانقاہ سے نکل رہے ہیں۔ گونگے بول رہے ہیں۔ جن کو اللہ نے یحییٰ، نوح اور موسیٰ پکارا۔ وہ بھی میرے بیعت کردہ ہیں اور قاسم صاحب جن کی مماثلت نوح کی ہے وہ بھی میری بیعت میں ہیں۔'' (دعوۃ الی اللہ ص ۹۱)

دیندار کی صحبت سے کئی مثیل انبیاء بنے اور کئی بن رہے ہیں۔ نبی گری کی یہ صنعت بڑی اچھی ہے۔ کسی طبی کالج کے چانسلر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارا کالج ماشاء اللہ بڑا اچھا چل رہا ہے۔ یہاں کئی لوگ اچھے اچھے ڈاکٹر بنے اور کئی ڈاکٹر بن رہے ہیں۔ کیا خیال ہے دونوں باتوں میں اچھا جوڑ ہے۔ ہم نے جو نبی ساز یونیورسٹی لکھا تھا۔ اس کا اب یقین آ رہا ہوگا۔ گویا نبی بننا ایک کھیل تماشا ہے۔ یا بالفاظ دیگر یوں کہیں کہ دنیا میں جس طرح صنعت وحرفت ایک پیشہ ہے جو آدمی اس میں لگ کر محنت کرتا ہے۔ اس کی ڈگریاں حاصل کر لیتا ہے۔ اس کو اپنی لائن کا نہ کوئی منصب مل جایا کرتا ہے۔ جس سے وہ اپنا کسب معاش کرتا ہے۔ ایسے ہی نبی اور رسول کو سمجھئے کہ وہ کسب معاش یا گزر اوقات کے طریقے میں قادیان کے تمام انبیاء نے نہ صرف اس مقصد کے تحت اپنی نبوت کو استعمال کیا۔ بلکہ اپنے اقوال وافعال سے لوگوں کو یہ سمجھایا کہ نبوت بھی اس قسم کا کاروبار ہے۔ ''اسی طرح مردوں کو زندہ کرنے والے ہماری خانقاہ سے نکل رہے ہیں۔''

اس عبارت کو غور سے دیکھئے اور پھر دیندار انجمن والوں سے پوچھئے کہ اے مردوں کو زندہ کرنے والو! اور نہ سہی اپنے نبی اور خدا کو تو دوبارہ زندہ کر کے لے آ ؤ۔ تاکہ تمہاری اصلاح کر دیں اور امت کی بھی اصلاح ہو گی۔

بزم مشاورت

چن بسویشور نے ایک اہم راز کا انکشاف کیا ہے۔ لکھتے ہیں: ''یہ (اہل اللہ) اہم

معاملات میں قرآن وحدیث میں غور کرنے کے بعد خداوند کریم کے دربار میں مشورہ کرتے ہیں۔"
(معراج المومنین ص ۳۳)

یہ اصطلاح نہ بھولیں کہ چنن بسویشور کے ہاں اہل اللہ اور اولیاء اللہ ہندو سادھوؤں کو کہا جاتا ہے اور بالفرض مسلمان اولیاء اللہ ہی مراد ہوں تو قرآن وحدیث میں کہاں آیا ہے کہ اہل اللہ، اللہ کے دربار میں جا کر مجلس شوریٰ منعقد کرتے ہیں۔ ہاں البتہ اگر اللہ کے دربار سے چنن بسویشور کا دربار مراد ہے۔ جہاں سے نبی اور رسول بنا کر بھیجے جاتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ مگر یہ اہل اللہ بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان اہل اللہ سے اپنی حفاظت میں رکھیں۔ درحقیقت یہ ابلیس کی بزم مشاورت ہے اور یہ اولیاء اللہ کی صورت میں اولیاء الشیطان ہیں۔

علوم شرع میں صفر

چنن بسویشور مأمور وقت کے عہدے پر تو شروع ہی سے قابض ہو گئے اور علوم دینیہ سے ماشاء اللہ مس بھی نہیں ہوا۔ اس لئے اس شبہ کا ازالہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: "معلوم ہوتا ہے کہ مامور وقت یعنی فنا فی الرسول ظاہری علوم میں مشہور ومعروف نہیں ہوتا۔"
(معراج المومنین ص ۳۶)

مأمور وقت کون؟

اوپر کی عبارت میں مامور وقت کا ذکر تھا۔ مگر اس کی تشریح نہیں کی کہ وہ کون صاحب ہیں۔ اگلی عبارت میں اس کا کچھ اتا پتا بھی دیتے ہیں۔ لکھتے ہیں: "فقیر نے گاندھی جی اور محمد علی مرحوم سے کہا تھا کہ تم سب میری اطاعت کرلو۔ انشاء اللہ دس سال کے اندر سوراج دلاتا ہوں۔"
(معراج المومنین ص ۳۷)

امتی بنانے کے لئے ماشاء اللہ نظر انتخاب بڑی اچھی شخصیتوں پر پڑی ہے۔ اچھا ہی ہوا کہ آپ کی تجویز کو ان لوگوں نے نہیں مانا۔ فرما رہے ہیں کہ تم میری اطاعت کرو۔ جیسے "اطیعوا الله واطیعوا الرسول" میں اطاعت خدا اور رسول کا حکم ہے۔

پردہ میں رہنے دو

مأمور وقت کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "معلوم ہوتا ہے کہ مأمور وقت یعنی فنا فی الرسول انسان ظاہری علوم میں مشہور نہیں ہوتا اور وہ سرکاری ملازمتوں اور عہدوں پر مأمور نہیں ہوتا۔ وہ خدا کا مقرر کردہ انسان ہوتا ہے۔ دربار سرکار میں اس کی عزت نہیں ہوتی۔ وہ

ایک پردہ میں رہتا ہے۔تاکہ اللہ کے کام کے لوگ ہی اس کے قریب آسکیں۔"

(معراج المومنین ص ۳۶)

اپنا مبلغ علم جو کچھ چاہیں بیان کریں۔مگر یہ جھوٹ نہ بولیں کہ اللہ کے مامور لوگ پردہ میں رہتے ہیں۔نہیں پردہ نشین عورت ہوا کرتی ہے خدا کے پیغمبر میدان میں آتے ہیں۔جہاں اعلاء کلمۃ الحق اور آپ جیسے جھوٹے مدعی نبوت کی سرکوبی کی ضرورت ہو وہیں پہنچ جاتے ہیں۔البتہ نبی ساز یونیورسٹی آصف نگر سے جو نبی اور مامور بن کر نکلتے ہیں۔وہ ضرور پردہ نشین ہوتے ہیں۔اس لئے کہ بقول آپ کے"وہ مریم بن کر آبیٹھتے ہیں۔" (دعوۃ الی اللہ ص ۳)

یہ ایک ایسا انداز فکر اور افتاد طبع ہے جو ذہنوں کو ابہام اور الجھنوں بلکہ خطرناک نزاکتوں کی طرف لے جاتا ہے۔

سہیلی بوجھ پہیلی

چن بسویشور کی طرف سے ایک گورکھ دھندہ پیش خدمت ہے۔اس پہیلی کو حل کریں۔فرماتے ہیں:"یہ لوگ زندہ ہیں۔یہ جسم کثیف بھی نہیں،لطیف بھی نہیں،ارادہ وعقل بھی نہیں،اطمینان بھی ہیں۔یہ کل ایک دوسرے کے ماتحت ہیں۔یہ کسی کے ماتحت نہیں۔یہ کل ضائع ہونے والے ہیں۔یہ فنا سے خالی ہیں۔خدا کو غائب کر کے مظہر خدا بنے ہیں۔" (معراج المومنین ص ۳۴)

چیستان،مہملات،واہیات

چن بسویشور کی جس کتاب سے یہ حوالے دیئے گئے ہیں۔اس کا نام ہے"معراج المومنین"اس کتاب کا پیش لفظ ایک اور دیوانے مولوی ابواحمد دستگیر نے لکھا ہے۔اس میں کئی عبارتیں ایسی مہمل ہیں کہ ہمیں یقین ہے کہ نہ وہ خود سمجھے ہیں کہ ان سے ان کا مقصد کیا ہے۔نہ ان کے گرو کو ان کے مطالب معلوم ہیں۔عام انسان تو کیا خاک سمجھیں گے۔ایک دو ایسی عبارتیں آپ کے سمجھنے کے لئے لکھتا ہوں۔

"جس طرح جہاد مردوں پر فرض ہے۔اسی طرح قرآن کریم ذات وحدۃ الوجود رحمۃ اللعالمینؐ پر فرض ہے۔"

آگے ارشاد ہے:"اسی حقیقت کے اظہار میں اللہ تعالیٰ جب کبھی روح کے نزول کا ذکر کرتا ہے تو وحدت کا اظہار کرتا ہے۔"

اور جب روح کے اظہار کا ارادہ نہیں فرماتا تو کیا کثرت کا اظہار کرتا ہے؟اس چیستان کا حل مطلوب ہے۔آگے فرماتے ہیں:"ایسے زمانہ میں حضور منبع انوار ﷺ کا رہنا ضروری ہے۔

تا کہ اپنا دربار گرم کریں۔ اس دربار مبارک کی شان بھی فرضیت قرآن سے ظاہر ہے۔"

فرضیت قرآن اور وحدت وکثرت کی یہ اصطلاحات ہماری سمجھ سے بالا ہیں۔ کیونکہ یہ شیطانی الہامات ہیں۔ جن سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ "اللهم لا ملجاء ولا منجا منك الا اليك"

تین کو چار کرنے والا نبی

۱...... "میں بھائیوں کے لحاظ سے بھی چوتھا ہوں اور بہنوں کے لحاظ سے بھی چوتھا۔ چھوٹوں میں بھی چوتھا ہوں اور بڑوں میں بھی چوتھا ہوں۔"

۲...... "میری پیدائش کی گھڑی چوتھی ہے۔ دن چوتھا ہے۔ تاریخ چوتھی ہے۔ صدی بعد ہزار کے چوتھی ہے۔ سال چوتھا ہے۔ یعنی ۴ رمضان پیر کا دن ۱۳۰۳ھ میں پیدا ہوا۔"

(خادم خاتم النبیین ص ۵۹)

یہ دو دلیلیں واقعی بڑی اہمیت رکھتی ہیں نبوت پر استدلال کے لئے اندھے کی لاٹھی چلائی ہے۔

قادیانی نشان

اپنی نبوت پر استدلال میں لکھتے ہیں: "۱۹۲۵ء جولائی کے ماہ میں قادیان گیا ہوا تھا۔ وہاں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے بطور نشان بے موسم بارش بھیجی۔ وہ اس طرح کہ ایک رات کے اندر اطراف قادیان کے تالاب ہوگیا۔ ٹمٹم اور تانگے بند ہوگئے اور کم سے کم پانی راستہ پر ران برابر ٹھہرا تھا۔ لوگوں کی زبانی سنا گیا کہ شاید ہی کسی زمانے میں ایک رات میں اتنی بارش آئی ہو اور اس بارش میں مزید نشان یہ ہوا کہ قادیان کا مشہور کتب خانہ جس میں ہزار ہا روپیہ کی نایاب کتب ہیں۔ ایک حصہ دیوار مع چھت گر گیا اور رات کا وقت تھا۔ بارش زور کی تھی۔ کوئی شخص خبر نہ لے سکا۔ آخر صبح تک تمام الماریاں کیچڑ میں لدی ہوئی تمام کتابیں بری طرح بھیگی ہوئی۔ صبح یہ نظارہ اپنی زبان حال سے پکار کر کہہ رہا تھا کہ جو کتب خانہ قادیان کی علمیت کے فخر کا باعث تھا۔ جن بسویشور کے تصرفات نے اس علم پر پانی پھیر دیا۔ لطف یہ کہ وہ کل کتب دوپہر کے وقت جب دھوپ میں کھول کر ڈال دی گئیں تو وہیں ڈالی گئیں جہاں فقیر نے تکیہ لگایا تھا۔ فقیر بیٹھا ہوا یہ نظارہ دیکھ رہا تھا اور خدائے قدیر کے احسان کا مزا اٹھا رہا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ کتب خانہ زبان سے پکار کر کہہ رہا ہے۔ اے صدیق! قادیان والوں نے ہمارے الفاظ کے غلط معنی کر کے دنیا میں دھوم مچائی ہے۔ ہم آپ کے پاس فریاد لائے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار لهم البشرىٰ فی

الحیوٰۃ الدنیا والآخرۃ'' (خادم خاتم النبیین ص ۳۵)

ایک سے ایک بات کو لیجئے۔ آپ کو اندازہ ہو گیا کہ اس سے اپنی نبوت پر استدلال کرنے والا کس قدر پانی میں ہے۔ ہر دلیل سے چنن بسویشور کی ایک نئی بے وقوفی کا علم ہو جاتا ہے۔ چنن بسویشور قادیان کے کتب خانہ کے بھیگنے سے جس خوش فہمی میں مبتلا ہوئے۔ یہ ان کا قصور فہم ہے۔ قادیان کی کتابوں کا بھیگنا اور بھی ایسے وقت جب کہ جناب چنن بسویشور وہاں رونق افروز ہوں۔ یہ بے معنی نہیں ہے۔ لیکن وہ اس کا مطلب غلط سمجھے ہیں۔ در حقیقت مطلب یہ تھا کہ:
''اے چنن بسویشور! جن کتابوں کو تم اپنا مرکز و مآخذ خیال کرتے ہوئے آئے ہو۔ جن کے حوالے رات دن اپنی تقاریر اور کتابوں میں لکھتے ہو۔ جن سے اپنی نبوت چنن بسویشور، یوسف موعود اور مأمور وقت ہونے پر استدلال کرتے ہو، وغیرہ وغیرہ۔ آج ان سب کتب و دلائل پر پانی پھر گیا۔ یہ سب دلائل و کتب ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے قابل ہیں۔ کیا بے وقوف بنے ہوئے ہو کہ ان سے استدلال کر رہے ہو۔ یہ تھی ان کتابوں کی آواز جو زبان حال سے نکل رہی تھی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار لھم خزی الدنیا وعذاب الاخرۃ''

چنن بسویشور اور خلیفہ قادیان

قادیانیت کے ساتھ عشق کی ابتداء یوں ہوتی ہے۔ ''مختصر حال یہ ہے کہ یوں تو فقیر ۱۹۱۰ء بھی قادیان گیا تھا۔ اس وقت اس سلسلہ کی طرف توجہ نہ ہوئی۔'' (خادم خاتم النبیین ص ۵)

جی ہاں اس وقت نبوت کے راز سربستہ نہیں کھولے ہوں گے۔ مزید ارشاد ہے:
''میری نیک نیتی اور خلوص دیکھو۔ میں نے تلاش حق میں خود میاں محمود صاحب خلیفہ قادیان کی خلافت مان کر ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور قادیان پہنچا اور نیک نیتی سے تحقیقات کرتا رہا اور ان کا عقائد میں غلو کرنا پسند نہ آیا۔ دعائیں کیں۔ آخر اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو بچانا چاہتا تھا۔ وہاں سے نکلا بیعت فسخ کر دی اور لگاتار اس عقیدے کی تردید میں ۱۲ سال کا کام کیا اور بڑے شد و مد سے کام کیا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے فقیر کی دعا کو سنا اور ان کی (قادیانیوں کی) جماعت کا منتظر موعود بنا دیا۔ (دریں چہ شک، مؤلف) اس سے وہی کام محض اپنے رحمانی تقاضا کے ماتحت لے رہا ہے۔ جو اس سے پیشتر بزرگان دین (غلام احمد قادیانی اور ہندو سادھو وغیرہ۔ مؤلف) سے کام لیا تھا۔ اور کثرت سے نشانات ظاہر کئے اور قدرت کو کمال درجہ پر ہمارے ساتھ کر دیا۔''

(خادم خاتم النبیین ص ۲۵)

واقعی نیک نیتی اور اخلاص کی یہ انتہاء ہے کہ پہلے بیعت کر لی۔ بعد میں عقائد کی صحت

وبطلان کی تحقیق کرتے رہے۔ پھر نبوت کی گدی پر خود قبضہ جمالیا اور بالآخر خدا بن بیٹھے۔ مزید ارشاد ہے: ''میں اس فاضل اجل (جو در حقیقت فاضل اجہل ہے۔ مؤلف) کی ہر لعنت ملامت کو اطمینان سے سنتا رہا۔ جب وہ مجھے دنیادار سمجھ کر ریاست کا بت سامنے لائے۔ میں فوراً سیدھا ہو گیا۔ (پہلے ٹیڑھے تھے۔ مؤلف) اور کہا دوات قلم لے آؤ۔ میں ابھی لکھ دیتا ہوں۔ ہزار دفعہ لکھ دیتا ہوں کہ میں پکا قادیانی ہوں (بلاشک وشبہ۔ مؤلف) کاغذ لے کر ذیل کی تحریر لکھ دی۔ صدیق دیندار پکا احمدی ہے۔ قادیانی سلسلہ قادیان سے میاں محمود نے جو جاری کیا ہے۔ اس کا سخت دشمن ہوں اور عقائد جو میاں محمود نے جاری کئے ہیں۔ ان کی بیخ کنی کرتا رہوں گا۔ صدیق دیندار چن بسویشور۔'' (خادم خاتم النبیین ص۲۹)

آگے اور وضاحت کرتے ہوئے اپنے اور ان کے نشانات ذکر فرماتے ہیں: ''اس بات کو گواہ تقریباً تمام دکن کی اقوام ہیں۔ ان کی عبارتوں میں یہ بات چلی آ رہی ہے کہ پہلے دیر بسنت (الوالعزم محمود) ظاہر ہوگا۔ اس کے خیالات سے عالم میں پریشانی ہوگی۔ لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔ اس کے دور کرنے کے لئے چن بسویشور ظاہر ہوگا۔ ان بزرگوں نے ان دونوں کے وجود کی تاریخ ظہور ونشانات بتائے ہیں۔ اس کی کوئی تردید کر دے تو میں ہر شرط منظور کرنے کو تیار ہوں۔ گویا پیش گوئیوں نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کے بتادیا ہے کہ یہ چن بسویشور ہے اور یہ دیر بسنت چن بسویشور کے حالات سے آپ کو ایک حد تک علم ہوا ہے۔ صرف اب دیر بسنت کے نشانات بطور حجت دوبارہ پیش کر کے چیلنج دیتا ہوں کہ اگر نشانات والا دیر بسنت میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کے سوا دوسرا کوئی ہے تو ثابت کر دے تو ایسی صورت میں ہر شرط منظور۔ دیر بسنت (اولوالعزم محمود) والی ایک علیحدہ کتاب تیار ہے۔ اس میں تفصیل وار بیان ہے...... ان نشانات کے علاوہ اور بھی بہت سے نشان ہیں۔ مگر اب میں جماعت قادیان اور تمام سے سوال کرتا ہوں کہ ادھر قدیم کتب اولیاء میں یہ پیش گوئیاں موجود اور ادھر موعود انسان (یعنی میاں محمود خلیفہ قادیان) موجود ہے۔ پھر آپ کو شک میں ڈالنے والی وہ کون سی چیز ہے۔ ان پیش گوئیوں کے ساتھ ہی لکھا ہے یہ دیر بسنت مسلمانوں کو قرآن کریم کے الفاظ کے غلط معنی کر کے بتائے گا اور ایشور اوتار جس کو رحمۃ للعالمین کہتے ہیں۔ ان کی ہتک کرے گا۔'' (خادم خاتم النبیین ص۸)

مزید لکھتے ہیں کہ: ''اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ ایسا شخص عقائد میں غلطی پر رہے گا۔ اس کی اصلاح صدیق دیندار چن بسویشور سے ہوگی اور صاف لکھا ہے کہ دیر بسنت (اولوالعزم محمود) قرآن کے الفاظ کے غلط معنی بیان کرے گا...... اور لکھا ہے کہ چن بسویشور کے عقائد

درست رہیں گے اور چنن بسویشور کے ذریعہ سے دیر بسنت کے عقائد کی اصلاح ہوگی۔"

(خادم خاتم النبیین ص ۱۰)

ہم خود بسویشور کی عبارتوں سے ثابت کر چکے ہیں کہ اولیاء اللہ سے ان کی مراد ہندو سادھو ہیں اور اب یہ حضرت انہی کی کتب قدیمہ کے حوالے سے اپنی اور میاں محمود کی علامات پیش فرمارہے ہیں۔ان میں سے چند کتابوں کے نام یہ ہیں۔

چار مشہور وید یعنی رگوید، سام وید، یجروید، اتھروید، دس گیتا اور بیتا پوراں، ہندوؤں کی جدید کتب میں ہندوازم، ستیارتھ پرکاش، سوامی اور دیدارتھ پرکاش وغیرہ ایسی کتابیں ہیں جن سے چنن بسویشور کو اپنی نبوت کے لئے مزید نشانیاں مل سکتی تھیں۔اگر یہ کتابیں ان کو مل جاتیں تو نہ جانے ان کی خباثتیں کہاں سے کہاں پہنچ جاتیں۔

منجملہ اور باتوں کے یہاں یہ بات بھی لکھی ہے کہ چنن بسویشور کے ذریعہ میاں محمود کے غلط عقائد کی اصلاح ہوگی۔دوسری باتیں کہاں تک سچی نکلیں۔ہمیں فی الحال ان سے بحث نہیں۔لیکن قارئین حضرات بلکہ خود دیندار انجمن کے افراد ایمانداری سے بتائیں کہ میاں محمود کے جو عقائد اس وقت تھے۔کیا ان کی اصلاح ہوگئی۔یا ویسے کے ویسے رہے۔بلکہ ان کے عقائد میں روز بروز مزید خباثتیں شامل ہوتی گئیں۔یہاں تک کہ جہنم رسید ہوگئے۔

میاں محمود کی مزید تقدیس

میاں محمود کی مزید تقدیس بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:"فقیر (چنن بسویشور) جانتا ہے کہ وہ (میاں محمود دیر بسنت خلیفہ قادیان) ایک مرد متقی ہے اور بڑی بشارتیں دینے والا ہے۔ ان سے ہمارا جھگڑا صرف مذہبی چند فروعات میں ہے۔جن کی غفلت سے اصول ہو جانے کا اندیشہ ہے۔اسی وجہ سے میں نے مخالفت کی۔اب مخالفت نہیں ہے۔کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے کہ وہ قریب میں ہمارے عقیدے کے ساتھ ہو جائیں گے۔جس کے آثار گذشتہ چند ماہ سے ظاہر ہورہے ہیں۔"

(خادم خاتم النبیین دیباچہ ص ز، مورخہ یکم رجون ۱۹۲۷ء)

دروغ گورا حافظہ نباشد

مندرجہ بالا عبارت میں میاں محمود سے متعلق لکھا ہے کہ:"ان سے ہمارا جھگڑا صرف مذہبی چند فروعات میں ہے۔"

یاد رہے کہ یہ کتاب خادم خاتم النبیین چنن بسویشور نے ۱۹۲۶ء میں لکھی ہے اور اس کی تصریح انہوں نے خود اپنی سب سے پہلی کتاب دعوۃ الی اللہ کے ص ۴۴ میں کی ہے اور دعوۃ الی اللہ

ان کے دعویٰ ماموروقت و یوسف موعود کے ابتدائی زمانہ یعنی ۱۹۲۴ء میں لکھی گئی ہے۔ یہاں تو یہ لکھتے ہیں کہ میاں محمود سے ہمارا اختلاف چند فروعات میں ہے۔ لیکن اس سے قبل دعوۃ الی اللہ ص ۵۴ میں لکھا ہے کہ میاں محمود کے عقائد غلط ہوں گے۔ نیز اسی کتاب خادم خاتم النبیین کے ص ۸، ص ۱۰، ص ۲۵ اور ص ۲۹ میں صراحتہً یہ لکھا ہے کہ ان کے عقائد ہی خراب ہوں گے۔ وہ غلط عقائد پھیلائے گا۔ لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ قرآن کے الفاظ کے غلط معنی بیان کرے گا۔ وغیرہ! سچ ہے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد، اور یہ تضاد بطور نمونہ یہاں پیش کیا گیا ہے۔ ورنہ ع

یہاں پر عجائب نظارے بہت

نیز دیندار انجمن والوں کے پیغمبر نے محولہ بالا عبارت میں یہ بھی لکھا ہے کہ: ''مجھے اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے کہ وہ (قادیانی) قریب میں ہمارے عقائد کے ساتھ ہو جائیں گے۔ جس کے آثار گذشتہ چند ماہ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔''

اس سے دیندار انجمن میں غلطی سے پھنسے ہوئے سادہ لوح حضرات خوب سمجھ لیں کہ ان کے موجودہ پیشوا اپنے کو بظاہر قادیانیوں سے الگ ظاہر کر کے ان کو کس طرح دھوکہ دے رہے ہیں۔

۴۲۵۷ جھوٹ

اپنی کتاب خادم خاتم النبیین کا ذکر کرتے ہوئے کذب بیانی کا ریکارڈ توڑ دیا ہے:

''اس کے بعد ۱۹۲۶ء میں میں نے ایک کتاب خادم خاتم النبیین لکھی جو اس کتاب کا مقدمہ تھا۔ جس کا ذکر اس کتاب کے ص ۵۸، ۵۹ پر ہے۔ اس زمانہ سے اب تک ۴۲۵۷ الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کلام کیا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث سے بھی اس دعویٰ کا تاریخی، قدرتی اور شہادتی ثبوت ملا۔ یہ کتاب ''دعوۃ الی اللہ'' سنت انبیاء کے مطابق ''انی مغلوب فانتصر'' کے زمانہ میں لکھی جا رہی ہے۔'' (دعوۃ الی اللہ ص ۴۴)

جھوٹ کا ریکارڈ توڑ دیا

۴۲۵۷ جھوٹ بول کر خاموش نہیں ہوئے۔ بلکہ مزید یہ ستم کیا کہ یہ تمام جھوٹ قرآن و احادیث میں تاریخی، قدرتی اور شہادتی طور پر ثابت ہیں۔ ان سب کو تلاش کرنے کی آپ کو کہاں فرصت ہے اور مزید جھوٹ بھی بولتے ہیں مگر کچھ فرصت نکال کر ان میں ایک جھوٹ قرآن یا حدیث سے دکھا دیں تو کرم ہوگا۔

جھوٹ کا بازار تھوڑے روز ہے
بعد اس کے حسرت دل سوز ہے

چنن بسویشور کو ماننے والے دجالوں کی مختصر فہرست

اس سلسلہ میں اپنی کتاب (دعوۃ الی اللہ ص ۵۶، ۵۷) میں کئی قادیانی دجالوں کے نام ذکر کئے ہیں۔ جنہوں نے آپ کے ساتھ اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ یا بیعت ہو کر مان لیا ہے۔ ایک مختصر فہرست چند مشہور عالم دجالوں کے نام کی ان کی اپنی عبارت میں ملاحظہ ہو: ''اہل بصیرت کے لئے میرا دعویٰ سورج کی طرح روشن ہے۔ سعید ارواح کو جب میری خبر پہنچ جاتی ہے تو سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ آمنا وصدقنا کہتے ہیں۔ حسب ارشاد مسیح موعود (مرزا قادیانی) سلسلۂ احمدیہ کے بڑی عمر پانے والوں میں سے جن لوگوں نے میری تصدیق کی ہے۔ ان میں سے مشہور اور ذی اثر اشخاص کے چند نام ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔''

۱...... زبدۃ الحکماء مرزا خدا بخش صاحب مصنف عسل مصفّٰی نے میری تصدیق کی۔ (دعوۃ الی اللہ ص ۵۶)

۲...... سلسلہ احمدیہ کے دوسرے مشہور ذی اثر ایثار میں مشہور انسان ڈاکٹر امین حسین شاہ صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور، شاہ صاحب نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ کا دعویٰ مصلح موعود کا ہے۔ میں نے کہا: ہاں۔ کہا میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کو تیار ہوں...... میں آپ کے اصول وعقائد کو امت مرحومہ کے لئے باعث برکت سمجھتا ہوں۔ میں نے مولوی محمد علی صاحب (امیر قادیانی جماعت لاہور) کو بھی آپ کی نسبت میرے ہم عقیدہ پایا۔ (دعوۃ الی اللہ ص ۵۷)

اس پر کوئی تبصرہ کرے تو کیا کہے۔ بس اتنا کہہ دیتے ہیں کہ

عیسیٰ نتواں گشت بتصدیق خرے چند

یہ فتنہ پھر اٹھایا جارہا ہے

ناظرین! آپ یہ نہ سمجھیں کہ دیندار انجمن کے بانی چنن بسویشور اور دیگر بڑے افراد جہنم رسید ہوگئے۔ تو اب فتنہ ختم ہو چکا ہے۔ بلکہ یہ فتنہ اسی زور شور سے پھر سر اٹھا رہا ہے۔ جس طرح بانی انجمن نے شروع کیا تھا۔ بلکہ یہ فتنہ شروع میں تو کفر وارتداد کی کھلی دعوت کے ساتھ پھیلایا جارہا تھا۔ جس سے عوام کو اکثر وبیشتر ان کی حالت معلوم ہو جاتی تھی۔ مگر اب تو یہ کفر وارتداد کے ساتھ ساتھ نفاق، دھوکہ فریب اور نہایت خفیہ عزائم لئے میدان میں آیا ہے۔ انتہاء یہ ہے کہ

عوام الناس کے سامنے یہ نہیں ظاہر کیا جاتا کہ ہم ان عقائد کے حامل ہیں۔ جن بسویشور کے پیرو ہیں۔ بلکہ کہا یہ جاتا ہے کہ ہم پکے دیندار سرکار دو عالم ﷺ کے شیدائی ہیں۔ مسلمانوں کی بری حالت کو دیکھ کر ہم ان کی اصلاح کو نکلے ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ سادہ مسلمانوں سے دین کے نام پر چندہ لے کر انسانیت سوز کتابوں کی نشر و اشاعت میں لگاتے ہیں۔

شوگر کوٹیڈ ٹیبلٹس

صورت زاہد سے اس کو خضر سمجھا تھا مگر
جب اٹھا پردہ تو ابلیس لعین آیا نظر

دیندار انجمن والے عام طور پر مسلمانوں میں اتحاد، جوش جہاد، اسکولوں اور کالجوں کی اصلاح وغیرہ سے متعلق تبلیغ کرتے ہیں اور یہ تأثر دیتے ہیں کہ ہم مبلغین اسلام ہیں۔ ہمارے تبلیغی مشن کے یہ ابتدائی خاکے ہیں۔ اس طرح سے جاہل عوام خصوصاً نوجوان جنہیں دین کا صحیح علم نہیں ہے۔ جلدی سے ان کے دھوکے میں آجاتے ہیں۔ انہوں نے نشر و اشاعت کا منظم کام شروع کر دیا ہے۔ عام طور پر کتابیں اس منافقانہ انداز میں لکھ کر چھاپتے ہیں کہ عوام ان سے برا تأثر نہ لیں۔ چنانچہ کوئی کتاب لکھتے ہیں تو ادھر ادھر کی ناصحانہ باتیں لکھتے لکھتے بیچ میں ایک آدھ جگہ اپنے بانی انجمن کی کوئی بات ذکر کر دیتے ہیں۔ یا ان کی جانب اشارہ کر جاتے ہیں۔ جس کا اثر یہ ہوگا کہ عوام اور نوجوان طبقہ ان دجالوں سے اس انداز سے متعارف ہوگا کہ ان کافروں دجالوں کے ساتھ ان کو حسن ظن پیدا ہوگا۔ پھر رفتہ رفتہ جماعت میں داخل ہوگئے اور پھر ان کے ساتھ مل کر ایمان سوزی کے ساتھ جب غیرت سوزی کے بھی عادی ہو جاتے ہیں۔ تب ان کو اصل کتابیں جو مقصود ہیں بالترتیب پڑھنے کے لئے دے دی جاتی ہیں اور خبیث ترین لٹریچر جو اصل بانی انجمن کا ہے۔ سب سے آخر میں دیا جاتا ہے۔ چنانچہ بعض لوگ جو دیندار انجمن کے فریب اور بے دینی سے مطلع ہو کر ان سے علیحدہ ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ ہم نے ان کی انجمن میں بحیثیت مبلغ کام کیا ہے۔ لیکن تین چار سال تک ان کی اصل کتابیں ہم کو نہ دی گئیں۔ اس کے بعد جب ہم پر پورا اعتماد ہو گیا کہ یہ ہر طرح سے ہماری بے غیرتی برداشت کر سکیں گے۔ تب انجمن کے بانی کی کتابیں ہم کو دی گئیں۔ جن کی خباثتوں کو دیکھ کر ان سے متنفر ہوئے اور ان سے برأت اور توبہ کا اعلان کیا۔

نشر و اشاعت میں دیندار انجمن کی مکاریوں کی ایک مثال

سعید بن وحید جس کا ذکر اس کتاب میں پیچھے متعدد [illegible] یا ہے۔ اس مہم میں پیش پیش

ہے۔ کراچی میں دیندار انجمن کے نگران کی حیثیت سے یہ خباثتیں تصنیف وتالیف کی صورت میں پھیلا رہا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اس نے کئی کتابیں لکھی ہیں۔ جن میں سے اکثر احقر کی نظر سے گذری ہیں۔ مثال کے طور پر اس کی کتاب "ملی مسائل کا قرآنی حل" کو لیجئے۔ اس میں اس نے بڑے درد انگیز اور دلیرانہ لہجے میں نظریہ پاکستان وغیرہ سے بحث کی۔ کئی خامیوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ کتاب ۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب کے ۵۸ صفحات لکھنے کے بعد اب مقصد کی طرف لطیف اشارات شروع کر دیئے ہیں اور بڑی مکاری سے مقصود اصلی چنن بسویشور کی طرف آیا ہے۔ چونکہ دیندار انجمن والے چنن بسویشور کو نبی ماننے کے ساتھ ساتھ مامور وقت بھی کہتے ہیں۔ اس لئے تدابیر امر اور تعین شخصیت کے دو مختصر عنوان قائم کر کے ان میں چند مثالیں دی ہیں۔ اس کے بعد مقصد کی طرف یوں لطیف اشارہ کیا ہے۔ غرض قرآن پاک میں ایسی کئی مثالیں موجود ہیں۔ جو من جانب اللہ تدبیر امر اور تعین شخصیت کا پتہ دیتی ہیں۔

(ملی مسائل کا قرآنی حل ص ۶۰)

اس کے بعد ماورائے عقل کا عنوان قائم کر کے یہ ظاہر کیا ہے کہ لوگ اگرچہ ایسی شخصیتوں کو پاگل کہا کریں گے۔ مگر یہ اللہ والے ہیں۔ پھر آگے چل کر انتہائی چالاکی سے اس مأمور شخصیت کا نام اس انداز سے ذکر کیا ہے کہ لوگ یہ نہ محسوس کریں کہ مصنف اس کا یقینی فیصلہ سناتا ہے۔ چنانچہ "بشریٰ للمؤمنین" کا عنوان لکھ کر یہ عبارت لکھی ہے۔

ہندوستان تمام مسلمان ہونے والا ہے۔ الہام بانئ دیندار انجمن۔

(ملی مسائل کا قرآنی حل ص ۶۱)

بانی انجمن کا یہ الہام انہوں نے جلی اور خط کشیدہ اس طرح سے لکھا ہے کہ اگلی عبارات کے لئے عنوان کا بھی کام دے۔ مامور شخصیت کا یہ الہام "بشریٰ للمؤمنین" ہے۔

چنن بسویشور جس نے نبوت اور خدائی تک کے دعوے کئے ہیں۔ اس کا نام کتاب ملی مسائل کا قرآنی حل میں اس طرح اعزاز واکرام اور تعظیم کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ "بانی دیندار انجمن حضرت مولانا صدیق دیندار چنن بسویشور قدس اللہ سرہ العزیز۔" (ملی مسائل کا قرآنی حل ٹائٹل ص ۳)

دنیا کے اس بدترین کافر کا نام اس اعزاز کے ساتھ لیا جا رہا ہے۔ جس نے یوسف موعود، مہدی آخرالزمان، نبی، بروز محمد بلکہ خدائی تک کے دعوے کئے۔ اس کے باوجود دیندار انجمن والے عوام کو یہ باور کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ مسلمان ہیں۔

ختم نبوت کی تشریح

مسلمان تو ختم نبوت کی یہ تشریح کرتے ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا۔ خواہ وہ نبی مستقل ہو یا ظلی و بروزی۔ لیکن سعید بن وحید نے ختم نبوت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے: ''کیونکہ اعلان ختم نبوت کا منشاء ہی یہ ہے کہ اسلام اور صرف اسلام ہی دنیا کا واحد دین ہو۔'' (ملی مسائل کا قرآنی حل ص ۶۲)

اس عبارت سے عوام الناس کو آسانی سے دھوکہ دیا جا سکتا ہے کہ بات تو بڑی اچھی لکھی ہے۔ مگر یہ نہیں سمجھتے کہ ختم نبوت کی تشریح جو بالکل واضح ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس کو چھوڑ کر اس تشریح کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ وجہ یہ ہے کہ اس تشریح کی رو سے اگر کوئی مستقل نبوت کا دعویٰ نہ کرے۔ بلکہ ظلی نبی یا بروزی نبی ہونے کا دعویٰ کرے اور یہ کہے کہ اس کا مذہب اسلام ہی ہے تو وہ چونکہ اسلام کو دنیا کا واحد دین مان رہا ہے۔ اس لئے اس کا عقیدہ ختم نبوت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

حکومت سے اپیل

ہم سطور بالا میں دیئے گئے حوالجات کی طرف اپنی عوامی حکومت کو توجہ دلاتے ہوئے تمام مسلمانوں کی طرف سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ چونکہ حضور ﷺ کے بعد چمن بسویشور مدعی نبوت ہے۔ نیز یوسف موعود اور مأ مور وقت اور دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مثیل ہونے اور اس سے بھی بڑھ کر اپنے اندر حلول خدا کا مدعی ہے۔ اس لئے چمن بسویشور کافر مرتد ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کو نبی یا بزرگ بلکہ مسلمان سمجھنے والے بھی کافر ہیں۔ دیندار انجمن والے جو اپنے کو ان کی طرف منسوب کرتے ہیں اور ان کو اپنا دینی پیشوا مانتے ہیں۔ وہ بھی مرتد ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

جس طرح حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو کافر مرتد قرار دے کر غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے اور یہ موجودہ حکومت کا اتنا عظیم کارنامہ ہے کہ وجود پاکستان سے آج تک حکومت پاکستان میں اتنا اہم کارنامہ انجام نہیں پایا۔ اسی طرح دیندار انجمن والوں کو بھی کافر مرتد قرار دے کر ان کے غیر مسلم اقلیت ہونے کا اعلان کرے۔

دراصل یہ قادیانیوں ہی کی ایک شاخ ہے۔ جس کو ہم پیچھے بارہا ثابت کر چکے ہیں۔ مگر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد یہ چالاکی سے اپنے کو قادیانیوں سے الگ ظاہر کر رہے ہیں۔ تا کہ جو حکم قادیانیوں پر ہوا ہے۔ یہ اس سے خارج رہیں۔

ہمیں امید ہے کہ حکومت اس معاملہ پر غور کرے گی اور ناموس خاتم النبیین سید المرسلین ﷺ کی حفاظت کرنے کا یہ دوسرا اعزاز حاصل کرے گی۔

عوام سے اپیل

جیسا کہ ہم بار ہا بتا چکے ہیں کہ دیندار انجمن والے اور ان کا پیشوا کافر و مرتد ہیں اور یہ اسلام کے لئے زہر قاتل ہیں۔ اس لئے سرکار دو عالم ﷺ کی ناموس مبارک کی حفاظت کی خاطر اس معاملہ میں ہر ممکن کوشش سے گریز نہ کریں۔ اس مسئلہ کو جتنا ہو سکے عام کریں۔ عوام کا کوئی مجمع بلکہ کوئی گھر ایسا نہ چھوڑیں جہاں یہ آواز نہ پہنچے۔ اس سلسلے میں ہر قسم کا تعاون کریں۔ اس کے منتظر نہ رہیں کہ آپ سے کوئی اس کی اپیل کرے۔ ان کے خلاف پمفلٹ اور رسالے وغیرہ چھپوا کر تقسیم کریں۔ تاکہ سرکار دو عالم ﷺ کے سامنے قیامت کے روز یہ شرمندگی نہ اٹھانی پڑے کہ: ''تمہارے سامنے میری نبوت بلکہ اللہ تعالیٰ کا مذاق اڑایا جا رہا تھا۔ اس وقت تم کیوں خاموش رہے۔''

دیندار انجمن والوں سے ہمدردانہ گذارش

ہمیں یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ اس انجمن میں جہاں بعض بدبخت جان کر اسلام کی جڑیں کاٹنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ وہاں کچھ ایسے سادہ دل بندے بھی ہیں جو محض اسلام کے نام پر ان کی چرب بیانی سے متاثر ہو کر خدمت دین کے لئے اس انجمن میں داخل ہو گئے ہیں۔

ان سطور میں ہم اپنے ان بھائیوں کو ہمدردانہ نصیحت کرتے ہیں کہ خدارا ان کے عقائد اور مکر و فریب کو سمجھیں اور ان کے دھوکے میں نہ آئیں۔ یہ اپنی عاقبت برباد کر چکے ہیں۔ تمہاری بھی عاقبت برباد کرنے کی فکر میں ہیں۔

میرے بھٹکے ہوئے دوستو

کیا اسلام کا وہ طریقہ آپ کے لئے ناکافی ہے۔ جسے سرکار دو عالم ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پیشتر پیش فرمایا تھا۔ جس کو صحابہ کرام، محدثین اور ائمہ عظام نے بحفاظت ہم تک پہنچایا ہے۔ اس کو چھوڑ کر آپ چن بسویشور اور دیندار انجمن کی گود میں آ کر پناہ لے رہے ہیں۔ خدارا اپنی جانوں پر رحم کھائیں۔ اب بھی وقت ہے اسلام کی رحمت میں اب بھی آپ کو سایہ مل سکتا

ہے۔ اپنی گذری ہوئی خوش فہمیوں سے توبہ کر کے اسلام کے حلقہ کو مضبوط پکڑ لو اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی ارتداد کے اس جال سے نکالنے کی کوشش کرو۔" وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین"

رشید احمد عفا اللہ عنہ وعافاہ!

۲۳ / ربیع الاول ۱۳۹۶ھ، مطابق ۲۵ / مارچ ۱۹۷۶ء

زبردست شہادت

کتاب "بھیڑ کی صورت میں بھیڑیا" کی کتابت مکمل ہو چکی تھی۔ اس کے بعد زاہد صدیقی صاحب سابق مبلغ دیندار انجمن کی کتاب "ہندو اوتار" کے آخر میں ایک زبردست شہادت نظر سے گذری جو درج ذیل ہے۔ (مؤلف)

"۱۷/ مارچ ۱۹۵۷ء کی صبح کو مجھے ایک لفافہ ملا۔ "بے نقاب" اور "یک نہ شد دو شد" پڑھ کر حیدر آباد دکن کے ایک سابق پولیس آفسر نے "انجمن دینداران کا مسلک" کے عنوان کے تحت چند نہایت اہم رازوں کا انکشاف کیا ہے۔

صاحب موصوف کے مراسلہ کے مندرجہ ذیل اشارے نہایت اہم اور قابل غور ہیں۔

۱...... صدیق دیندار چن بسویشور مدارس کے ایک سابق شیعہ خاندان کے فرد، میسور کے متوطن حیدر آباد کی ریاستی پولیس میں ملازم ہوئے۔ ہیڈ کانسٹیبل ہونے کے بعد کسی جرم کی پاداش میں برطرف کر دیئے گئے۔ دوران ملازمت میں ان کا قیام گلبرگہ شریف (دکن) میں رہا۔ اس کے بعد گذر اوقات کی خاطر پیری مریدی شروع کی اور محلہ آصف نگر حیدر آباد (دکن) میں سکونت پذیر ہوئے۔ لنگایت ہندو فرقے کے اوتار کا ڈھونگ رچایا۔ بھگوت گیتا، رامائن اور مہابھارت کو الہامی کتابیں ثابت کرنے پر سارا زور صرف کیا۔ مذاہب عالم کانفرنس کے رنگ میں ہر سال اپنے مکان پر جلسے کیا کرتے۔ جہاں قادیانی عقائد کا پرچار ہوتا اور ہر مذہبی مسئلہ کو غلط انداز میں پیش کیا جاتا۔

۲...... صدیق دیندار چن بسویشور صاحب نے کچھ دن بعد اپنے آپ کو "خاتم النبیین" کہنا شروع کر دیا اور میں نے یہ بھی سنا کہ وہ اپنی پیٹھ پر کوئی نشان بتلا کر اسے "مہر نبوت" کہتے ہیں۔ ان کے فرقے سے تعلق نہ رکھنے والے صحیح العقیدہ مسلمانوں کو انہوں نے قادیان کے ارباب نبوت کی اتباع میں کافر گردانا۔ ان میں تفرقے ڈالنے کی خاطر سازشیں کیں۔ اپنے مریدین کے ذریعہ ان کو لوٹا۔

افزائش نسل اور لونڈیوں کے جواز کے تحت ہر کمزور مخالف کی عورتوں اور لڑکیوں کی عصمت دری کی، بدنام نہاد دینداری اور فقیرانہ لباس کی آڑ میں عیش پرستی کو جاری رکھا۔

مخالفین کے ساتھ اس قسم کی انسانیت سوز و خلاف تہذیب حرکات کا نام "غزوات اور جہاد فی سبیل اللہ" رکھا گیا۔

۳...... تقسیم ہند اور آزادی ریاست حیدرآباد کے بعد ان کی تباہ کاریوں و سیاہ کاریاں لامحدود ہو کر رہ گئیں۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ وہ ڈاکہ زنی ہے۔ جس میں صدیق چمن بسویشور کے مریدوں نے نواح حیدرآباد محلہ بیگم پیٹھ میں ایک ساہوکار کے گھر دن دھاڑے لوٹ مار مچائی اور ایک تجوری جس میں پانچ لاکھ کی نقدی، زیورات و جواہرات تھے۔ لے کر رفو چکر ہو گئے۔

جب ان کی دیدہ دلیری حد سے تجاوز کر گئی تو انہوں نے ریاست کے ملحقہ علاقوں میں لوٹ مار شروع کر دی۔ اس سے اس قدر دھوکہ ہوتا کہ غیر مسلم ان کو رضا کاران اتحاد المسلمین سمجھ کر اخبارات میں اسٹیٹ مسلم لیگ کے خلاف زہر افشانی کرتے۔

۴...... قاسم رضوی صاحب کے دور سے قبل ہی حکومت وقت نے ان کو نظر بند کر رکھا تھا۔ کیونکہ ان کی فتنہ سامانی سب پر روز روشن کی طرح عیاں تھی۔ ان کی زبان بندی کے احکامات مدتوں سے جاری تھے۔ سقوط حیدرآباد کے بعد ان کے مریدین روپوش ہو گئے۔ انہوں نے لباس تک چھوڑ دیا اور آخر کار بھاگ بھاگ کر پاکستان آ رہے ہیں۔

ایک ریاست کو تباہ کر کے اب انہوں نے دوسری سلطنت کو تاکا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ پولیس افسر کے خط کے اقتباسات نقل کرنے کے بعد زاہد صدیقی صاحب لکھتے ہیں: "صاحب موصوف کے مراسلے کا آخری جملہ ارباب حکومت کے لئے زبردست آگاہی و انتباہ ہے۔ میں پھر عرض کروں گا کہ حیدرآباد دکن کے ذمہ دار مہاجرین سے دیندار انجمن اور اس کی ہلاکت آفرینیوں کا ریکارڈ حکومت ضرور طلب کرے۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری حکومت خارجی فتنوں کے کچلنے میں لگی ہو اور یہ اندرون ملک شورش برپا کر دیں۔"

وما علینا الا البلاغ

رشید احمد عفا اللہ عنہ و عافاہ

۱۹ر جمادی الثانیہ ۱۳۹۶ھ